خیالاتِ آزاد

یعنی

مولٰنا آزاد کی ڈکشنری۔ نامہ و پیام۔ خمارستان کے ڈنر۔ ولایت کے شوقی سفرنامے
اشتہار مسرت بار۔ ستایش نیچر۔ بادشاہ نسب امراض حسن کی مالیخولیا جنجال کونسل اور
تار کی خبرون کا اخلاق آموز۔ دانش افروز۔ فصاحت اندوز دلکش مجموعہ

جس کو

شاعر حقیقت طراز پروفیسر سید محمد عبد الغفور صاحب شہباز سابق پروفیسر اورنگ آباد
کالج حیدرآباد و ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن بھوپال و اڈیٹر اخبار دار السلطنۃ و جریدۂ نمائش
و نور بصیرت و جامع موعظہ حسنہ و مصنف مثنوی چہار عشق و پنجۂ خورشید و مسدس شہباز
وغیرہ وغیرہ کے ترتیب معقول مرتب فرمایا ۱۹۰۱ء میں باضافہ حصۂ ثانی دوسری بار

احقر قاضی ابو المظفر مولا بخش رضوان
ساکن نمبر ۵ امام باڑی لین (قصائی ٹولہ) کے
رضوانی پریس کلکتہ میں چھپا

تعداد جلد ایک ہزار

قیمت فی جلد عہ

فہرست مضامین ظرافت آزاد

صفحہ	مضامین	نمبر
ب	فہرست مضامین خیالات	
۵	دیباچہ	
ط	التماس	
۱	مولانا آزاد کی ڈکشنری۔ نئی ڈکشنری (پولیسی۔ آنر۔ انٹرسٹ۔ پارٹی فیلنگ۔ سولیزیشن۔ فیمیل ایڈیوکیشن۔ کورٹ شپ۔ کونشنس۔ تھینکس۔ پارلیمنٹ)	۱
۶	نئے سال کی نئی ڈکشنری (ایڈیٹر۔ نیرٹ۔ سائنٹفک۔ فرانیشر)	۲
۸	تیرھویں صدی کی نئی ڈکشنری (ناکا۔ قرساق)	۳
۱۹	چودھویں صدی کی نئی روشنی کی ڈکشنری (اولاد یا با)...	۴
۲۳	نمبر۲۔ ایضاً (صاحب بی بی)	
۲۷	چودھویں صدی کی پرانی روشنی کی ڈکشنری (نوچی)	۵
۳۰	نمبر۲۔ ایضاً (ڈومنی)	
۳۳	لوکل سلف گورنمنٹ کی نئی چمکتی ہوئی ڈکشنری (الکشن زادہ)	۶
۳۸	نئے سال کی نئی روشنی کی نئی ڈکشنری (آیا)	۷
۴۵	ایضاً۔ (اوڑیا بہرا)	
۵۳	پرانی روشنی کی نئی اسکول ڈکشنری (میاں جی)	۸
۶۰	چودھویں صدی کی پرانی روشنی کی نئی ڈکشنری (بیراگی)	۹

نمبر	مضمون		صفحہ
١٠	مولانا آزاد کا نامہ و پیام		
	نئی روشنی کا نامہ و پیام (مائی ڈیر عفت بیگم) ...	..	٦٦
	ایضاً۔ (مائی ڈیر پاپا) ...	..	٧٦
	ایضاً (مائی ڈیر پاپا) ...	..	٨٣
١١	مہذب نامہ و پیام (مائی ڈیر عبدالرزاق) ..	..	٩١
١٢	اخلاق آموز نامہ و پیام (مائی ڈیر پاپا) ..	..	١٠٣
١٢	ایضاً۔ (مائی ڈیر عبدالرزاق) ...	...	١٠٩
١٣	تہذیب آموز نامہ و پیام (میرے نوجوان دوست)	...	١١٦
١٤	پرانی روشنی کا نامہ و پیام		
	ایضاً۔ نمبر ١ (مائی ڈیر مولانا اودھ پنچ) ..	.	١٢١
	ایضاً۔ نمبر ٢ (ایضاً) ..	..	١٣٣
	ایضاً۔ نمبر ٣ (ایضاً) ...	.	١٤٥
	ایضاً۔ نمبر ٤ (ایضاً) ...	..	١٥٥
	ایضاً۔ نمبر ٥ (ایضاً) ...	...	١٦٠
١٥	سعادت فرجام نامہ و پیام (مائی ڈیر لیٹیکوس)	...	١٧١
١٦	حسرت انجام نامہ و پیام (مائی ڈیر سیلینا)	..	١٩٢
١٧	حسرت فرجام نامہ و پیام (مائی ڈیر سیلینا)	...	١٩٨
١٨	مولانا آزاد کا خمارستان کا ڈنر (خمارستان کے تہذیب یافتہ مدکیون کی تجارت کے جلسہ کا سالانہ ڈنر		٢٠٣
١٩	مولانا آزاد کا ولایت کا شوق (جناب مولانا قبلۃ الایمان صاحب اور اونکے فرزند رشید مرزا تہذیب بیگ کا مکالمہ۔)		٢١٥

۲۰	مولنٰنا آزاد کا سفرنامہ	۲۲۹
۲۱	مولنٰنا آزاد کا اشتہار مسرت بار	۲۳۷
۲۲	مولنٰنا آزاد کی ستایش لیکچر	۲۴۰
۲۳	بادشاہ نسب امراض	۲۵۷
۲۴	حسن کا مالیخولیا (دوستانہ اور بےتکلفانہ گپ شپ) ...	۲۶۱
۲۵	روید اد اجلاس جنجال کونسل	۲۷۱
۲۶	گرما گرم تار کی خبرین	۲۸۶
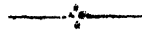
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیالاتِ آزاد

الحمد للہ کہ اب ہمارے ہندوستان مین بھی اہل فرنگ کی فیض صحبت وحکومت اور شریف تربیت و معاشرت سے عالی دماغ اور روشن ضمیر لوگون کے خیالات مین اُس قسم کی آزادی آتی چلی ہے جو ہر قوم کی علمی نشو و نما کے لیے نہایت ضروری ہے جس طرح آزادی جسمانی نشو و نما کے حق مین اکسیر تاثیر ہے۔ ٹھیک اُسی طرح دماغی اور روحانی سرسبزی کے حق مین بھی سمجھنا چاہیے اگر کسی قوم کے خیالات کسی دباؤ کے سبب اُبھرنے نہ پائین تو تھوڑی مدت مین اُس کے افراد کے تمام قسم کے دماغی اور روحانی قویٰ مین ایک خاص قسم کی افسردگی اور پژمردگی پیدا ہوگی اور اُس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اُن سے کوئی دماغی کام اُس خوبی سے بن نہ پڑے گا جس خوبی سے ہر شایستہ ملک کے لوگ کرتے ہین مثلاً انشا پردازی کرین گے تو محدود یعنی اعلیٰ ترقی یافتہ طرز پر مطلق قلم اُٹھا نہ سکین گے اور اگر اُٹھائینگے تو پوری طرح دادِ سخن نہ دے سکین گے تقریر مین اُن کی اتنی وسعت نہ ہوگی کہ اُس مین اعلیٰ و ادنیٰ مضمون کی شگفتگی کے ساتھ گنجایش ہو۔ عادات و خصائل ایسے ہون گے جن کے ساتھ دوسرے ملک کے لوگون سے قومی معاشرت قریب بہ محال ہوگی یعنی کوتاہی نظر سے غیر قوم کی ہر عادت و خصلت کو اجنبیت کی وجہ سے بُرا سمجھین گے۔ لیکن جب وہ دباؤ خیالات سے اُٹھا لیا جاے اور دل و دماغ کے سارے قویٰ کو پوری آزادی کے ساتھ پھولنے پھلنے دیا جاے تو دیکھتے ہی دیکھتے سیکڑون سراپا اعجاز انشا پرداز ہزارون فصاحت در کنار صحیفہ نگار۔ اور لاکھون خوش مذاق صاحب اخلاق پیدا ہو سکتے ہین ایسے کہ جن کی تحریرین قوم کی قوم کے خیالات مین انقلاب پیدا کرین جن کی تقریرین ایک عالم مین ہل چل ڈالین جن کے دل کش عادات اور جان نواز اخلاق دنیا کی دنیا کو اپنی مقناطیسی تاثیر سے اپنی طرف کھینچ لین۔

حکام وقت کی عمدہ اصول سیاست نے اِس قسم کی

آزادی سے ہمکو بے نصیب نہیں رکھا اور یہ
اُسی کا نتیجہ ہے کہ یورپ سی بیچھ اور اسی سے دشمن
ملک ہر جگہ کثرت سی انجمنیں ہیں جو آئے دن جوش
تقریروں کی جادو تاثیر تقریروں سے گونجا کرتی
اور قوم و ملک پر ایک نہ ایک عمدہ اثر ڈالتی
رہتی ہیں۔ علیٰ ہذا اخبارات اور رسائل بھی
بہ کثرت جاری ہیں جن کی قومی محبت میں ڈوبی
ہوئی تحریریں ایک ایک نیا کام قومی بھلائی
کا ہمیشہ ہی کرتی رہتی ہیں۔

(خیالات آزاد) اس آزادی کی عمدہ تاثیر کا
ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ یہ اُس شخص کے خیالات
ہیں جس نے اِس کی عمدہ تاثیر سے پوری طرح
استفادہ کر کے اپنی طبیعی ذکاوت و ذہانت اور
فطری مادہ و قابلیت کو کامل طور پر چمکایا
اور مشرقی انشاپردازی کے اکھاڑے میں
مغربی اصول سے جوان مردانہ قدم رکھ کر
اکثر اعلیٰ درجے کے زور آزماؤں کو صاف
نیچا دکھایا۔ یہ اُس شخص کے خیالات ہیں جس کا
قلم آزاد ہر قسم زمانی و ماہ تک اخبار نویسی اور
وقائع نگاری کی عمارت کا ایک مستحکم اور
استوار ستون رہا ہے جو عالم انشاپردازی

اس شخص کا اس قدر بڑا احسان ہے کہ
ہندوستان میں شاید مکالے کا رلائل اور
گولڈ اسمتھ کا بھی اتنا ہی ہو۔ اِس شخص
نے اپنی وسعت خیالات کے مطابق بزور
ذہانت و ذکاوت اُردو کی انشاپردازی کے
تنگ کوزے میں وہ گنجایش نکالی کہ دریا
کیا دیکھتے ہی دیکھتے سمندر کی سمائی نظر آئی۔
شوخی و ظرافت جو اس شخص کا ایک خلقی
جوہر ہے وہ بھی اس آزادی کے زمانے میں
بے چمکے نہ رہی اور اُس کی چمک دمک اس
غضب کی ہوئی کہ اکثر خیرہ چشم گھبرا گئے اور
بہت سے صاحب نظر چکر میں آگئے۔ اکثر
مجالس میں اِن کے قلم سے نکلے ہوئے فقرات
نقل محفل بنے اور اکثر زبانوں پر ان کے بعض
برجستہ جملے ضرب المثل کی طرح جاری ہوئے
جدت پسندی سے مضمون آفرینی کا جو رستہ
نکالا ایسا نکالا جس پر لوگ قدم بھی بمشکل
رکھ سکتے ہیں منزل مقصود کو پہنچنا تو بڑی
بات ہے۔ اور ساتھ اس مشکل پسندی کے
عام پسند اس قدر کہ ہر شخص اُس پر والہ
و شیدا ہے سب سے پہلے ڈکشنری کی

ایجاد کی۔ اس رنگ نے وہ عام مقبولیت
حاصل کی کہ اُس وقت کے کُل رنگ
پھیکے پڑ گئے۔ اور اکثروں نے جوشِ پسندیدگی
مین اس کی تقلید کرنی چاہی۔ لیکن آخر وہی
مثل ہوئی کہ۔ ع۔

بھاری پتھر تھا چوم کر چھوڑا

ڈکشنری کے بعد خمارستان کے ڈنر کا رنگ
چمکا۔ اِس رنگ کو بھی سوا اِن کے اور کوئی
برت نہ سکا۔ گو بعض مثالین کوشش وسعی
کی پائی جاتی ہین۔ اور وجہ اسکی یہ تھی کہ جسطرح
ڈکشنری مین انتہا کا اختصار تھا۔ اُسیطرح
اِس رنگ مین انتہا کا طول۔ اتنے بڑے
طولانی مضمون کو سر سے پا تک ہر جگہ سے
سنبھالا رکھنا اور اُس مین کسی اعلیٰ تمدنی امر
کی بہ پیرایۂ الیگری معقول طور پر تضحیک کرنا
اُسی شخص کا کام ہے جس کا دماغ ہر سماں کو
وسیع النظری کے ساتھ ملاحظہ اور ہر مضمون
وسیع کو دوسرے مضمون وسیع کے ساتھ
پوری طرح موازنہ کر سکے خمارستان کے ڈنر کے
بعد نامہ و پیام کے پیرائے مین نئی روشنی
اور پرانی روشنی کے شایستہ اور بلند فکر
لوگون کے خیالات نسبت تہذیب یورپ
و ہندوستان کے خوب روشن طور پر
ظاہر کیے۔ اس رنگ مین بھی کسی سے قلم نہ
اُٹھ سکا۔ سفرنامۂ مولنا آزاد افسوس کہ
ناتمام رہا ورنہ اپنی نظیر آپ ہی ہوتا پھر
بھی جس قدر ہے کحل الجواہر بصر ہے۔ اخیر مین
اشتہار مسرت بار اور ستایش نیچر نے
بہت سے نئی روشنی کے مجردون اور
نیچری مناجاتیون کی خبر لی۔ ستایش نیچر
ڈکشنری کے رنگ کی گویا معراج ہے
یہ وہ چیز ہے جس کی مثال اُردو کی انشا
پردازی مین شاید بمشکل ملے گی۔ مین نے
اسکو بعض چوٹی کے قابل لوگون مین
پڑھتے دیکھا۔ عجیب حالت اُن پر
طاری تھی کہ ہر فقرے پر بے ساختہ دل
سے مرحبا اور سبحان اللہ کی صدا
نکلتی تھی چونکہ مجھ کو مولنا آزاد کی تحریرات
سے بہ اقتضاے حالاتِ زمانہ و اتفاقِ
مذاق ایک طرح کا اُنس بلکہ عشق تھا
مین اُنکو مسلسل طور پر جمع کرتا جاتا۔
یہان تک کہ جب اُنکا ایک ذخیرہ وافر

فراہم ہوگیا تو میرے ذہن مین بڑے زور سے
یہ خیال پیدا ہوا کہ آن کو بہ ترتیب معقول
مرتب کرکے یکجا چھپوا دیا جائے تو
غالباً قوم و ملک کے لیے بہت نافع ہوگا
یہ مجموعہ اس خیال کے نتائج کی پہلی قسط ہے
ہرچند فرادے فرادے بھی ہر ایک تحریر
دلپذیر اور بجائے خود جدید طرز کی مفید
انشاپردازی کی ایک اعلیٰ نظیر ہے لیکن
کل تحریرون کی مجموعی قوت عجب شگفت افزا
و جادو تاثیر ہے۔ اور میرا قیاس ہے کہ
ہندوستان مین شاید ہی کوئی انشاپرداز
ایسا ہوگا جس کے قلم سے اتنے مختلف
نو ایجاد رنگون مین اتنی مقبول اور
دلپسند تحریرین نکلی ہون۔ اِس
مجموعے مین جس قدر تحریرین ہین شوخی
و ظرافت آمیز ہین وہ بھی کُل نہین اگر
کل یکجا کی جاتین تو بار عظیم ہوجاتا
بہت سے ڈرامے (ناٹک) جو اس
شخص کے قلم جادو رقم سے مختلف اخلاقی
مضامین پر نکلے متروک النظر کیے گئے۔ اسلیے
کہ وہ بجائے خود ایک رسالۂ جداگانہ کے مقتضی ہین
اور متانت کے مضامین تو اسمین بالکل دئیے ہی
نہین گئے۔ زندگی باقی ہے تو انکا مجموعہ جداگانہ
پیش کش ناظرین کیا جائیگا واللہ ولی التوفیق۔

مھندرو۔ باقی پورہ
۲۰ مئی سنہ ۱۸۸۹ء جمعہ

دیباچہ طراز
محمد عبد الغفور شہباز

التماس

خیالات آزاد کا حصۂ اول
۱۸۸۷ء مین قومی پریس واقع شہر
لکھنؤ سے طبع ہو کر شایع ہوا تھا۔ اُس
حصہ کو جناب پروفیسر مولوی سیّد
محمد عبد الغفور صاحب شہبازؔ عم فیضہ
نے مدوّن فرمایا تھا اور اُنھین کے
اہتمام سے چھپا تھا۔ پروفیسر شہباز
نے اُس حصہ کا ایک نہایت بسیط مفید
مطلب دیباچہ لکھا تھا جو قطع نظر
ایک اعلیٰ درجے کے رہنما اور شوق افزا
دیباچہ ہونے کے اردو زبان کی انشا
پردازی کے حسن لطافت اور پاکیزگی کا
ایک شاہد عادل ہے۔ اُس فصیح و
بلیغ دیباچہ نویس نے یہ بھی ظاہر کر دیا
تھا کہ آیندہ مولنا آزاد کے دیگر
مضامین فیض آگین دانش قرین بطرز
مرغوب و عنوان خوش اسلوب چھپوا کر
ہدیۂ ناظرین والا تمکین کیے جائینگے
چنانچہ وقتاً فوقتاً خیالات آزاد کے
حصۂ ثانی و دیگر تصنیفات متانت و
فصاحت آیات مولنا آزاد کے
اشتہارات مشیر قیصر۔ اودھ پنچ و
دیگر اخبارات مین برابر چھپتے رہے
اور اونکی خریداری کی درخواستین
بھی مختلف اوقات مین آتی رہین۔
اور ان مین سے بعض کتابین مثل
سوانح عمری آزاد و نوابی دربار
وغیرہ اس عرصہ مین زیور طبع سے
آراستہ ہو کر بصیرت افروز شایقین
ہوئین۔ اور ملک و قوم نے اون کی
پوری قدردانی کی۔

خیالات آزاد جو مولنا آزاد کی

پہلی تصنیف ہے اوس کو ایسی
عام مقبولیت حاصل ہوئی شاذ
اُردو زبان مین اس طرز جدید
اور انداز غریب کی کوئی کتاب
چھپی ہو جسکو ایسی عالمگیر شہرت
اور خداداد مقبولیت حاصل
ہوئی اور جسے ایسے ذوق و شوق
سے اردو لٹریچر کے شایقین و
ماہرین نے اس کثرت سے پڑھا
ہو اور پبلک نے جس کی اسقدر
قدر کی ہو۔ حصۂ اول مطبوعۂ
سنہ ۱۸۸۷ء کی تمام جلدین عرصۂ
قلیل مین فروخت ہو گئین اور وہ
کتاب نایاب ہو گئی مگر اوس کی
خریداری کا جوش اور اوس کے
مطالعہ کا شوق زمانۂ دراز تک
ملک کے قابل اور قدردان لوگون
مین بدستور باقی رہا۔ اب اِس
مجموعہ مین حصہ اول کے ساتھ
حصۂ ثانی بھی اضافہ کیا گیا
جس مین وہ تمام جدت آفرین

مضامین اور معرکہ آرا تحریرین
مندرج ہین جو سنہ ۱۸۷۷ء سے سنہ ۱۹۰۳ء
تک اخبار اودھ پنچ مین شائع
ہوتی رہین جن کی ہر اشاعت پر
اِس ملک کے اکثر قابل حلقون
سے شور تحسین و آفرین و صدای
جند اور مرحبا بلند ہوتی رہی۔
ان مضامین حصۂ ثانی کو بھی
بڑی محنت اور جانفشانی سے
پروفیسر شہباز نے مدون کیا
اور تقریباً ایک برس کا زمانہ
ہوا کہ چھپنے کے لیئے مالک مطبع
کے حوالہ کیا تھا مگر افسوس ہے
کہ اُن کی علالت شدید کی وجہ
سے جس سے اونکو (شفا اللہ تعالی)
ابتک صحت حاصل نہین ہوئی سکی
اشاعت مین اسقدر دیر ہو گئی۔
چونکہ اس کی طبع ثانی کے لیے کسی
دیباچۂ جدید کی ضرورت معلوم
نہین ہوتی اسلیئے مسبوق الذکر
دیباچہ اپنی جگہ مین مندرج ہوا۔

کیونکہ یہ دیباچہ حصۂ ثانی کے
واسطے بھی اُسی قدر مناسب
اور مفید مطلب ہے جسقدر
حصۂ اول کے لیے تھا۔
چونکہ پروفیسر شہباز بوجہ
علالت اس مجموعہ کی طبع کی
نگرانی سے معذور ہوے اسلیے
اون کے حسب الارشاد حقیر
نے اس امر اہم کی انجام دہی
کا ذمہ لیا اور باوجود کم بضاعتی
اور عدیم الفرصتی کے اِس
مشکل کام کو انجام تک پہنچا دیا۔
اس مجموعہ مین مضامین مندرجۂ
ذیل اضافہ کیے گئے ہین جو حصۂ
اول مین نہ تھے۔
لوکل سلف گورنمنٹ کی نئی چمکتی
ہوئی ڈکشنری۔
نئے سال کی نئی روشنی کی نئی
ڈکشنری۔
پُرانی اسکول کی نئی اسکول
ڈکشنری۔

چودہوین صدی کی پُرانی روشنی
کی نئی ڈکشنری۔
حسرت انجام نامہ و پیام۔
حسرت فرجام نامہ و پیام۔
بادشاہ نسب امراض۔
حُسن کا مالیخولیا۔
روئداد اجلاس جنجال کونسل۔
گرما گرم تار کی خبرین۔
اُمید کی جاتی ہے کہ قدردانان
علم و فن کو عموماً اور اُردو انشا
پردازی کے انداز جدید کے
مشتاقون کو خصوصاً (جن کو
مدت دراز سے حصۂ اول
کی تلاش اور سالہا سال
سے حصۂ ثانی کے چھپنے کا
انتظار اور اشتیاق تھا)
اس مجموعہ کے شایع ہونے
سے نہایت درجہ کی مسرت
ہوگی اور ملک و قوم اسکی
پذیرفتگاری ایسی گرمجوشی سے
کرے گی جس جوش و شوق سے

اسکے پہلے حصہ کی قدردانی کی گئی تھی۔ خدا کرے اسکو بھی وہی مقبولیت عام اور شہرت تام حاصل ہو جو اسکے پہلے حصہ کو ہوئی تھی۔

الملتمس

محمد عبدالحمید متخلص بہ حمید غفرلہ ولابویہ

نمبر ۹ پورحیت پور روڈ کلکتہ
مورخہ ۲۹۔ فروری سنہ ۱۹۰۸ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا آزاد کی ڈکشنری

نئی ڈکشنری

نئی روشنی کے گھر کے کروسن لمپ مسٹر اودھ پنچ بہادر زاد ظرافتہ۔ واللہ آکا آپ تو تہذیب کے بلون پر سوار ہو کر روم روس کی لڑائی اور مدرسۂ تہذیب آموز مغربی و شمالی کی کارگزاری کے ملاحظے کے لیے ایسے رفو چکر ہو جایا کرتے ہین کہ آپ کا پتا لگنا دشوار ہے۔ یہ لیجیے چند ایسے انگریزی لفظون کے معنی جنکے جاننے کی اندنون ہر ہندوستانی کو ضرورت ہے پیش کش ناظرین باتمکین اودھ پنچ کرتا ہون آپ بھی چونکہ تیرھوین صدی کے ایک نئی روشنی والے محقق ہین۔ اس لیے امید ہے کہ اگر میری تحقیق غلط ہو تو آپ براہ عنایت مجھے ہدایت فرمائین گے۔

لفظ	معنے
پولیسی	خیالی پلاؤ۔ مفت کرم داشتن۔ لہو لگا کے شہیدون مین نام۔
حکمت عملی)	بانگ بے ہنگام۔ خودستائی خودغرضی۔ وعدہ فراموشی۔ آشنا فراموشی۔ گیدڑ بھبکی۔ ہوائی بندوق کی آواز۔ ممبران پارلیمنٹ کے آپس کا ناز و نیاز۔ سکر ور کو دبانا۔ زبردست سے ڈرنا۔ اپنی قوت خیالی کو مبالغے سے بیان کرنا۔ اپنے منھ میان مٹھو۔ زبانی جمع خرچ۔ وقت کی پرستش

خیالی لڑائی مین حریف کو شکست دینے پر نازش - ہان مین ہان ملانا مارتے کے آگے اور بھاگتے کے پیچھے جانا - کسی کے جلتے ہوے گھر سے تاپنا -

آنر (عزت) مفہوم خیالی - جی خوش کرنے کے لیے ایک موقر لفظ - لندن کے اخبار نویسون کی خامہ فرسائی کے لیے ایک نفیس تختۂ مشق - پھوٹی ہوئی ہانڈی - نقارخانے مین طوطی کی آواز - عنقا - ایک قسم کا ولایتی مکسچر جو تالیف قلوب کو مفید ہے - نئی طرح کا ولایتی آلو جو کبھی زمین سے نکالا نہین جاتا اور جسکی بو سے لارڈ لوگونکا دماغ معطر رہتا ہے -

انٹرسٹ (حقوق) وہ چیز جسکی حفاظت ضروری نہین - ساری دنیا کو اپنا جاننا - ایک شکل تصوری دوسرون کو ڈرانے کے لیے قائم کرنا - ایک نازک ہڈی جسپر ایک محلے کے ایک ہی رنگ اور نسل کے کتے اس ہیبت ناک طرح سے لڑین کہ اُن کی آواز سے دوسرون کے ڈرنے کا احتمال ہو - ایک قسم کے تمدن کی مچھلی جو کبھی جال مین پھنستی نہین - حبش کے جنگل کا کالا خرگوش جسکی تلاش مین بہت سے امریکا کے ڈاکٹر گئے ہوے ہین -

پارٹی فیلنگ (پاسداری جماعت) مرغ بے ہنگام کی طرح چلانا - غول بیابانی کا قائم مقام بنکر اپنے ہم قومون کو راہ راست سے بہکانا - بیہودہ شکایت - ناجائز تہمت ناحق پسندی کا کوٹ جاکٹ پہنکر ایمان پرستی کا ذوق اپنے معاندین کے بدنام اور ذلیل کرنے کی نیت سے دوسرے کے گھر مین نقب زنی - ظالمون کو رحیم ثابت کرنے مین لڑنا - بیوی کیسی سے عداوت ازلی - ذرا رتبے کے کھونے کا صدمۂ جگر گداز - بے پر کی خواہش پروانہ کوئی سنے یا نہ سنے اپنی کہے جانا - خانگی معاملات مین موافقت غیر کے مقدمے مین فقط زمانہ سازی کے خیال سے لفت

لفظ	معنے
سویلیزیشن (تہذیب)	اپنے ہم وطن کو نیم وحشی جاننا اپنے بزرگون کو (اولڈ گوس) کہنا- جاکٹ پتلون پہننا- سڑک پر چلتے وقت سیٹی بجانا- چھڑی ہلانا- اور بوٹ پٹکنا- آلو کھانے کا شوق شراب پینے کا ذوق- دُم دار ٹوپی کا استعمال- گردن مروڑی مرغی حلال- البرٹ فیشن سے بالونکو ترشوانا- تیل کے عوض ریچھ کی چربی سر مین لگانا- ولایت سے میم لانا- انگریزی جانین یا نہ جانین مگر اخبار پڑھنا- ہارمونیم کی گت پر براندی کی جھونز مین پیرون سے تال دے دے کر ناچنا-
فیمیل ایڈوکیشن (تعلیم نسوان)	عام جلسون مین اپنی بہو بیٹیونکو لیجانا- اپنی میم کا ناچنے کے جلسے مین ایک وقت کے لیے دوسرے کی میم سے مبادلہ کرنا- کمزور لڑکیونکو تھوڑا تھوڑا پوٹ پلانا مس بابا

لفظ	معنے
	لوگون کو ہوا کھلانا- کالی میمون کو انگریزون کی ملاقات کے لیے جبراً وقہراً لیجانا- اور اگر وہ وہان جاکر شرمائین تو جوش تہذیب سے گھونگٹ کھولدینا-
کورٹ شپ (عشق ازدواجی)	شادی کے قبل عورت مرد مین ایک قسم کی پاک محبت- کسی جوان مرد کو جوان عورت اور کسی جوان عورت کو کسی جوان مرد کی طرف شادی کرنے کے لیے ایک طرح کی پُر لطف اور مزہ دار رغبت- بغل گرم کرنا- کسی جوان طرحدار خوبصورت پارسا عورت کی طبیعت کو بنظر شادی کرنے کے اپنی طرف راغب کرنے کی نیت سے فقرہ بازی- اور اُسکے دل کو لُبھانے کے بعد بعض موقع پر خود غرضانہ عشقبازی کے اصول سے کبھی کبھی دغابازی کسی نیک عورت کو

طا پڑھانا قانونہ ۱۲

لفظ	معنے
	امیدوار شادی بنا کر بعض خاص ضرورتون کے لیے یا کسی خاص حکمت عملی کے سبب قرار قبل شادی زن و مرد کے باہمی پسند کے مبادلے کے وقت ایک قسم کا تہذیب آموز اور شرم سوز اور خوشگوار پیار حُسن کی تجارت زن و مرد کے لیئے بے خلش راحت۔ نوجوان خاتونون کی آرائیش کے انجن کا چارکول[1] مردون کے افسانہ عشق مشہور کرنے کا ولایتی ڈھول۔
کونشینس (حقانیت)	ایک خاص قسم کا مادہ سنگ مثانہ جو مدبّرون کے دماغ کا جزو لاینفک ہے۔ اور جس کو کسی ڈاکٹر نے آج تک پہچانا نہین۔ ہر قسم کے معاہدے کا خاص ضرورتون کے لیے توڑ دینا جان کو حکمت عملی کی اسپرٹ سے
	تر رکھنا۔
تھینکس (شکریہ)	انگریزی معصوم لفظون کا اولڈ پاپا۔ خشک تحسین خشک سلام خشک احسان۔ وہ پانی جسکے اندر صرف ہوا ہے۔ وہ لفظ جو دنیا بھر کو خوش کرنے کے لیے بلا صرف کسی قسم کے ایک مجرب دوا ہے۔ وہ انعام جو سال بھر تک دل و دماغ کے خون کرنے کا صلہ دیتا ہے۔ وہ تمغا جو سیکڑون کو جان نثاری کی حسن خدمت کے عوض مین ملا ہے۔ وہ پُر معنی لفظ جس نے حاتم دلونکی سخاوت کی داد دی ہے۔ وہ کرامت کی پڑیا جس نے بڑے بڑے رجواڑون کے دل و دماغ کی خبر لی ہے۔ وہ دولت لازوال جس کا تہذیب یافتہ دنیا مین بے انتہا خرچ ہے وہ تسخیر قلوب کا نسخہ جو اکثر

[1] پتھر کا گولا ۱۲ [2] ایک قسم کا انگریزی کھانا سرلوح کی صورت کا ۱۲

لفظ	معنے
	سرکاری کاغذ کی پیشانی پر درج ہے۔خوش کرنے کا کم خرچ بالانشین آلہ۔وہ رئیس بادشاہ مزاج جس کا لفافہ بغیر کمخواب اور زربفت کے درست نہین ہوتا۔وہ پُرتاثیر دعا کہ ہزار بلا کو زبان سے نکلتے ہوئے ٹال دے۔ وہ تسخیر باتاثیر جو دم بھر مین دوست کو دشمن بنائے۔وہ دم کل جو کم ظرفون کو دم بھر مین غرور اور عُجب کے آبِ مصفّا سے ربڑ کے تکیے کی طرح پھُلا دے۔ وہ قہقہہ انگیز زعفران کہ بابا فغانی کو ایک آن مین ہنسا دے۔
پارلیمنٹ (جلسۂ ممبران ملکی)	مدبّرون کا آشیانہ۔فصحا اور بلغا کی پرورش کا زچہ خانہ کسی ملک کے قابل لوگون کی قوت گویائی کے تماشا دکھانے کا تھیٹر۔وہ پالی جہان کا اصیل

لفظ	معنے
	اور ٹینی دونون کثیر زبانی لڑائی کا میدان۔خیالی پلاؤ بیچنے والے کی دُکان۔باہمی نفاق اور نزاع رشک وحسد کا تنور خیالی اور لسانی کشتی کا مہذب اکھاڑا۔ تمدن کے دنگل مین حکمت عملی کے مطابق وزرا کے چت پٹ ہوجانے کا نہارا۔مغربی فخر و نازش کی حفاظت کی مضبوط دیوار۔ملکی مصلحتون اور قومی حقوق کے بچانے کا سنگی حصار ستم دیدون کی چارہ جوئی کا وہ عمدہ و نادر داوری گاہ جہان کوئی کالا وکیل نہین۔انصاف آموزی کا وہ اسکول جہان روسیون کے ظلم ناحق کے انسداد کی کوئی عمدہ سبیل نہین۔عقل بچانے اور گپ ہانکنے کا بلند زینہ۔قومی دولت۔قومی عزت قومی قوت۔قومی لیاقت۔قومی

لفظ	معنے
	فصاحت۔ اور قومی شوکت کا خزینہ۔ جنوری بسنہ ۱۸۸۸ عیسوی
	راقم۔ آزاد

نئے سال کی نئی ڈکشنری

لفظ	معنے
یوروپین کنسرٹ (یورپ کے سلاطین کا اتفاق)	ظاہر میں شہد۔ باطن میں سم۔ اندرونی اختلاف باہمی جنگ وجدل کا عنقریب پھوٹنے والا بم۔ یورپ کے صحیح النسب اور معصوم حکمت عملی کے بچے کے جھولنے کا ہنڈولا۔ مصنوعی اتفاق۔ پرانی کاوش تاریخی عداوت۔ اور پرشوکت دھمکی کے جھلانے کا جھولا۔ کمزور کے دبانے کا ہتیار۔ باہمی قوت اور موافقت کی حفاظت کا حصار۔ مدبران یورپ کے دریائے عقل کی بلند موج۔ خیالی جنگ گاہ تمدن کی آراستہ فوج۔ صلح ناموں کے شروط بجا لانے کی

لفظ	معنے
	تاکید۔ ماتحتی نیگرو کے واسطے قوت اثر نوید۔ سلاطین یورپ کے مواثیق کی منفعت کی روشن دلیل۔ دنیا کی آزادی کا ضامن محجوب الیراثون کے حقوق کا سرپرست۔ اور کمزور سرکشوں کا وکیل۔ مشرقی مسئلے کے حل کرنے کی کھرل۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو کمزور بنانے کی ولایتی کل۔ کمزور سلطنتوں کے لیے بٹوارے کا نیا قانون۔ ترکی کی آیندہ ترقی کا نہایت نیک شگون۔ دوسروں کے انتظام خانگی میں دست اندازی کا بہانہ۔ اصیل کے واسطے سنگریزہ اور تیتری کے لیے دانہ۔ ناروا اصرار۔ دلشکن دباؤ۔ ناجائز جبر۔ احمد کا مردہ۔ محمود کی قبر۔ اندرونی اختلاف کے ڈھانکنے کا سرپوش۔ وزارت انگلستان کے بادۂ کہن سالی کا

لفظ	معنے
	آخری سرجوش۔ شاہان یورپ کے نیک نیتانہ اتفاق کی تیغ کا خوبصورت نیام۔ ترکون کے لیے ایک روح افزا۔ جان پرور اور مسرت بار پیام۔ پُرانے مریض کے لیے نیا پرسکرپشن[سلہ] سلطنت ٹرکی کی انتظامی رپورٹ پر گورنمنٹ یورپ کا زبردست رزولیوشن۔ مہذب شاہون کے آشوب چشم کا علاج ایک پنتھ ہزار کاج۔
سائنٹفک فرانیٹر (علمی سرحد جنوبی)	سفارت کے دورخی پہلو کا اور پُرمعنی محاورے کے مطابق ایک خیالی سرحد۔ روسی یاجوج وماجوج کے روکنے کے واسطے سکندری سد۔ بدعہد وحشیون کے ملک پر لشکرکشی کا بہانہ۔ پیچیدہ مسائل تمدن کے بکھرے اور اُلجھے ہوے بالون کے سلجھانے کا عمدہ شانہ۔ افواج ہند کے زنگ آلودہ اسلحہ کی صیقل۔ نامی گرامی سپہ سالارون کے ڈھالنے کی کَل۔ ہندوستانی قلیون اور بارکشون کی جفاکشی۔ اور والیان ملک کی اطاعت و وفاداری کی آزمایش۔ کنسرویٹو گورنمنٹ کی باصرہ نواز بہار دانش وحشی اور پُرآشوب ملک مین مہذب اور شایستہ سفارت کا مرکز قرات خون بارو خون چکان تمدنی اسرار۔ ایک دانشمند سکرٹری کے دماغ کا بدرنگ اور بدبو تیل بے اصول مصالح ملکی اور بیجا شور وغل اور خیالی حملے کے خوف کے سمندر کی وھیل۔ شاعرون کے داد دینے کے لیے ایک نادر مضمون۔ مخالفین کا مُنھ بند کرنے کے لیے پُرتاثیر افسون۔

[سلہ] نسخہ جو ڈاکٹر دیتے ہین ۱۲

لفظ	معنے
	وہ طلسمی سرحد جو باصرے کی رسائی سے باہر ہے۔ وہ فنونی سرحد جس سے بانی کی سفارت کی قابلیت ظاہر ہے۔ افاغنہ کی شورپشتی کی سنگین سزا۔ سرحدی مفسدون کے مزاج کو اعتدال پر رکھنے کی مجرب دوا۔ ترقی تجارت کا ہادی۔ غیر آباد ملکون کا سبب آبادی۔ بیرونی بلاؤن اور آفتون کے روکنے کا حصار۔ ایک داغدار دائمی خیالی اور تاریخی یادگار۔ امیر شیر علی خان کی تقدیر کی سیاہ لکیر۔ روسیو کے خیالات کشورکشائی کے پیر کی بھاری زنجیر۔ وہ اسم جسکا مسمی اب تک کسی کو ملا نہین۔ وہ عقدۂ لاینحل جو آج تک کسی طرح حل ہوا نہین۔ دنیا مین مشہور سات عجائبات تھے اور یہ ہشتم ہے۔ مگر افسوس کہ ہندوستان کے خزانے کے ڈوبنے کا یہی قلزم ہے۔ ہندوستانیون کی عقل کی رسائی کی حد۔ خیالی حلقہ خیالی سد

جنوری ۱۸۷۹ء

راقم۔ کوئی نہین

تیرہوین صدی کی نئی ڈکشنری

لفظ	معنے
نایکا	تماش بینون کے کمزور شش کے لیے نزلۂ حار۔ عاشق مزاجون کے فلک آرام و اقبال و کامیابی کا ستارۂ دنبالہ دار۔ عشرت سرشت نوجوانون کی دل شکنی اور ایذا رسانی کا تیز اور سم آلود ہتیار۔ حسن پرست نوخیزون کے دیدۂ امید و تمنا مین کھٹکنے والا نوکدار خار۔ شیطان کی خاص سواری کا شورپشت کٹر اڑیل ارجل اور بدذات رہوار دجال کے چار گوشۂ دنیا مین چڑھکر پھرنے کا کہنہ بوسیدہ

لفظ	معنے
	اعضا شکن اور زندہ ہوا دار۔ احسان فراموشی عہد شکنی مکاری اور دغا بازی کے کوہ آتش فشان کا تیرہ و تار دھوان دھار اور دبا بار بخار۔ رند مشربون کے اقالیم قلوب کا تحس نحس اور برباد کرنے والا آزار۔ حکمت کا وہ زندہ پور تمنٹو جو خم فلاطون پہ ہنستا ہے۔ وہ ذی اختیار متلوّن المزاج خود غرض اور خوشامد طلب ٹاین جسکی فتنہ ساز اور خون بار چشمکون سے طرفۃ العین مین سیکڑون عاشقون کا حسرت کدۂ دل بنتا اور بگڑتا ہے۔ وہ شعلۂ ہستی سوز جو لپک کر آتش کدۂ آذر کی آگ کی زبان کا مُنہ چوم لیتا ہے۔ وہ نحس اکبر کہ کسی آباد مکان پر بیٹھنے کے قبل تیمنًا و تبرکًا اُسی کا بدنام اور نا فرجام نام بوم
	لیتا ہے۔ وہ نادر نادر جسکا خراج نا امید حسرت زدون اور مظلوم امیر زادون کے دل کا خون ہے وہ اژدر مردم در جسکے بلا نوش پُر وسعت اور عمیق غار آتش بار شکم کے دولت ریز خزانے مین گنج قارون مدفون ہے۔ وہ ڈینگو فیور[لہ] جو قبر تک مین انسان کی ہڈی کو جلاتا رہے۔ وہ درد مند حکیم جو مریض عشق کو مرتے وقت تک بشاش بشرے سے زہر کا پیالہ بے تکلف اور بلا تردد اور بے کھٹکے پلاتا رہے۔ وہ تپنچہ جسکی گولی کبھی جگر کے اِدھر اُدھر نہین ج وہ اصفہانی تیغ ستم جس کی ضرب بجز دل کے اور کسی عضو انسانی پر پڑی نہین۔ وہ سامری جس نے اپنی نظر کے مقیاس المزاج کی گرم و سرد آزمائی سے سیون

لہ ایک قسم کا بخار جس مین ہڈیوان تک مین درد ہوتا ہے ۱۲

لفظ	معنے
	بقراط کو شیشے مین اُتارا ہے۔ وہ شوُر پھنکیت جس نے بڑے بڑے کامل پھنکیت اور سیت کو دم کے دم مین ہشیار کر کے بے پانی کے مارا ہے۔ وہ نئی قسم کی بے حیا اور بے رحم وبا جس کے بھگانے کی کوئی مؤثر دعا نہین۔ وہ مرض لاعلاج جس سے جان بچانے کی کوئی مفید دوا نہین۔ وہ عقرب جس کے نیش کا مرغوب نشانہ گاہ دل ہے۔ وہ خونخوار بے مروت اور ظالم جیلر جس کی پرخشم پرعذاب پرہیبت اور وحشت ناک آنکھ کمزور دل اور خصلت کے خوشتین فراموش دل فروشون کے لیے چاہ بابل ہے۔ وہ نازآفرین گل جس مین رنڈیان بنتی ترشتی اور ڈھلتی ہین۔ وہ جادو تاثیر گھریا جس مین آفت کی پڑیان اکسیر بننے کے قبل برسون جلتی ہین۔

لفظ	معنے
	وہ تیز روشن دماغ اور بلند خیال معلم جو نامی گرامی ملازادون کو گلستان کے باب پنجم مین سبق پڑھائے وہ علامۂ دہر جو ۔۔۔۔ میم والے نئی روشنی کے مولویون کو طفل مکتب سمجھ کر بزرگانہ شفقت اور پیار سے اپنی بہار دانش مین پہلی ہی دنیا کی حکمت بتائے۔ دنیا کے گنجینۂ حسن کا مار۔ ایک تیز تجربہ کار اور ہشیار چڑیمار۔ مفت کے زر وجواہر توُلنے کی عمدہ ترازو بھولی اور انیلی غارتگران ایمان کی سرپرست پشت پناہ اور قوت بازو۔ وہ گدی نشین بہتر فرقے کا سلسلہ جس سے براہ راست ملا ہے۔ وہ پرانی خونخوار باگھنی جس کی غرش سے جوان مردون اور آقاؤن کا کلیجا مثل بید کے ہلا ہے۔ وہ پیر نابالغ جس کی عمر کسی سال گرہ مین بحساب تعداد کبھی

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	گھٹی نہین۔ وہ بدچلن چنچل کمن		انجن جو ہمیشہ روان ہے۔ دل
	سال اور بدخصال چھنال جس		جلون کے مارنے کی وہ توپ
	سے معلم الملکوت ایسے تیز تجربہ کار		جس مین نہ بارود ہے نہ دھوان
	اداشناس دم باز اور زود		ہے۔ خونین جگرون کے اشک
	آشنا کھلاڑی سے بھی کبھی اچھی		گلفام کی پرشور موج کے روکنے
	طرح پٹی نہین۔ حرام کاری کے		کا پشتہ۔ حیلہ و فریب و دغا و مکر کا
	ہمیشہ روشن آتش دان کے		کچا کشتہ۔ عیاشون کے مزاج
	گرم کرنے کا کول۔ شرفا کے افسانۂ		کو اعتدال پر لانے والی دوائون
	ذلت اور رسوائی کی شہرت		کی قرابادین۔ بیسواپنے کی بساط
	دینے کا بے ڈول ڈھول۔ عاشقون کے		کا فرزانہ فرزین (یا امیرزادون
	داغ دار دل کے توس کرنے کا		کی رسوائی اور بربادی کا تماشا
	فراہی پان۔ گلستان فسق و فجور		دیکھنے کی دوربین)۔ وہ زنجیر
	کا ہمیشہ بیدار پاسبان۔ بادیۂ		جس کا ہر حلقہ گرداب بلا ہے۔
	عشرت کا پرانا غول۔ حسن کے		وہ اخگر جس سے ہزارون دل
	تجارتی جہاز کے پال اُڑانے		دادون کا خرمن امید جلا ہے۔
	اور لگانے کا مضبوط مستول۔		وہ بیلون جو ہجر زدہ سرون کی بربادی
	ستم کیشون کی کشتی جور و جفا کی		کی ہوا کے کبھی اُڑا نہین۔ وہ بم
	پتوار۔ بازار حسن و عشق کا مشہور		کا گولا جو کبھی سینۂ عاشق کے سوا
	دغا باز اور فریبی ساہوکار۔		اور کسی مقام پر پڑا نہین۔ وہ
	خواہش کی ریل گاڑی کا وہ		رہزن جسکی کسی نپل کو ڈھین کوئی

لفظ	معنے
	تعزیر نہین۔ وہ چور جس کے پکڑنے کی کوئی تدبیر نہین۔ بگڑنے والون کے ادراک حرارت شوق کا وہ تھرما میٹر[۱] جس مین خطا نہین۔ مریض درد الم کے لیے وہ زندہ ڈسپنسری[۲] جس مین بجز شربت مرگ کوئی دوا نہین۔ وہ مغ جس کے خم خانے کے متوالے کو قیامت تک ہوش نہین آیا۔ وہ سمندر جس کے سامنے کبھی دریاے بیدار مغزی وہشیاری کو جوش نہین آیا۔ وہ عاشق گر جس نے اپنی سحر آموز آنکھ کی ایک گردش سے سیکڑون میان مجنون اور ہزارون فرہاد بنائے۔ وہ کافر جس نے لاکھون کعبۂ دل توڑ کر کروڑون بتخانۂ بیداد بنائے۔ وہ بوم جس کا ویرانہ امیرون کا

لفظ	معنے
	کاشانہ ہے۔ وہ لالچی مرغ زرو جواہر جس کا دانہ ہے۔ عاشقون کے پہلو کا ایذا رسان بچھوڑا۔ شورپشت عیاشون کی ادب آموزی کا کوڑا۔ وہ عمان بلا جس مین ایک مرتبہ ہر نا تجربہکار شناور دریاے الفت نے غوطہ کھایا ہے۔ وہ سمندر جس مین غوطہ خورون نے ہمیشہ دُر کی جگہ سنگِ خارا پایا ہے۔ وہ افعی جس کے خوف سے زہر زرد ہو جائے۔ وہ کھرل جس مین عاشقون کا دل آن کی آن مین پس کر گرد ہو جائے۔ وہ جونک جو دولتمندون کے بدن مین ایک قطرۂ خون چھوڑ کر کبھی چھوٹی نہین۔ وہ فساد کی شیشی جو آج تک کسی قسم کی ٹھکر سے ٹوٹی اور پھوٹی نہین۔ وہ اژدہا جو اپنی سانس کی کشش

[۱] مقیاس الحرارۃ ۱۲ [۲] دواخانہ ۱۲

لفظ	معنے
	اور کوشش سے دور دور سے روز تازہ شکار کھینچ لائے۔ وہ بے پیر بسوا جو دوست دشمن امیر فقیر باپ بیٹے چھوٹے بڑے سب کو ایک گھاٹ پانی پلائے۔ وہ سولی جس پر شوق سے ایک مرتبہ کون جوانی مین چڑھا نہین وہ پھانسی کی رسّی کا حلقہ جسکی طرف کس اسیر الفت کا گلا شتاب مین شوق سے بڑھا نہین۔ رنڈیون کی محفل گرم بازاری کا پر نور لیمپ قرم ساقون کے لشکر نحوست پیکر کا محفوظ کیمپ۔ رجواڑون اور شہزادون کی دولت کی بالائی اُٹھانے کا کفگیر۔ مجسّم ریاست شکنی تعلقہ لاخراج جاگیر۔ تماش بینون کے سیاہ نامۂ اعمال کا شیرازہ۔ دنیا سے سیدھے دوزخ مین جانے کا وسیع بلند اور کشادہ دروازہ۔ عیاشون کے بے غیرت دل کے
	فشار کے لیے فولادی پنجہ۔ دنیا مین گنہگارون کے عذاب کے لیے قدرتی شکنجہ۔ مکتب عشق کے طلبا کے پھنسانے کا جال دلدادون کی جان کا جنجال۔ امیر زادون کا منی بیگ۔ غیبی خزانے کی بڑی دیگ۔ چھنالون کی گرو گھنٹال تماش بینون کی سزائے اعمال خوانِ حُسن کا سرپوش۔ جو نما گندم فروش۔ ایک لئیم شحیم لالچی تندخو غضبناک بلا یک بے رحم اور بے مروت دلالہ۔ فرعون کی مان شیطان کی خالہ۔
قرم ساق	نایکا جی کا وزیر۔ حیرت انگیز تعویذ تسخیر۔ رنڈیون کا ظفر تکیہ۔ بڑی بی کا گاؤ تکیہ۔ مریض عشق کے لیے اکسیر۔ مجرمان داوری گاہ الفت کی خلاصی کی غیر مسترد نظیر شریف زادون کی بے آبروئی کا اخبار۔ مہ وشون کے حُسن کی

لفظ	معنے
	شہرت کا اشتہار۔ شیطان کی
	خاص سواری کا گھوڑا۔ کوچۂ
	بربادی بنیاد تماش بینی کا ایذا
	رسان روڑا۔ پری وشون کا
	گربۂ دستر خوان۔ عیاشی کی
	روح۔ حرام کاری کی جان۔ عشق
	انگیز خبرون کے لانے لیجانے کا
	تار۔ زانیون کے غنچۂ دل کے
	کھلانے کی باد بہار۔ کھوٹے
	کھرے تماش بینون کی آزمایش
	کا معیار۔ رنڈیون کا باپ۔
	رنڈیون کا چچا۔ رنڈیون کا یار۔
	وہ سمندر جو ہزار برس تک آتش
	کدۂ مکر و فریب مین جلا ہے۔ وہ
	بڑی چوٹی کا حرام زادہ جو جورو خصمون
	کے کنار عاطفت مین پلا ہے۔
	رنڈیون کے شکمی تعلقے کا پٹواری
	آتشک سوزاک اور جملہ
	امراض سوداویہ کا بیوپاری۔
	شمع رویون کی مجلس کا حاضر باش

لفظ	معنے
	پروانہ۔ عیاشون کی گرفتاری کا
	پروانہ۔ بیواؤن کی منفعت کا
	معتمد نگہبان اور حافظ۔ کسبیون
	کی نابالغ چھوکریون کا ولی محافظ
	چھنالے کے ست نلے کا لاسا
	حُسن و عشق کی چوسر کی بازی کا
	بڑا اونچا پاسا۔ رنڈیون کے
	رفع ضرورت کا آلہ۔ ایک بلائے
	بے درمان۔ ایک فتنۂ محشر
	در آغوش۔ ایک آفت کا
	پرکالہ۔ امیر زادون کا کھلونا۔
	بدمعاشون کی منت کا کھرا
	دونا... شہیدون کی مغفرت کا
	سہارا۔ سیماب مزاجون کی طبیعت
	کے تھرما میٹر کا پارا۔ نایکا جی کی
	کونسل کا قانونی ممبر۔ شرارت
	افساد اور دغا کی چلم کا محفوظہ
	چنبر۔ رنڈی بازون کے لیے ہلال
	عید۔ نوجوانون کے لیے مست انگیز
	تعویذ۔ وہ خاک کا پتلا جو ہزار شیطان

لفظ	معنے
	کی خاک سے بنا ہے۔ وہ شقی ازلی
	جس کو اُس کی ماں نے بڑی شکل
	اور نہایت دقت سے رو رو کر
	جنا ہے۔ زناکاری کے ایوان کا
	سنگی ستون۔ مقہور۔ مطعون۔
	مذموم۔ ملعون۔ یا مجسم بھنگ۔
	مجسم تاڑی۔ مجسم افیون۔ وہ
	ستارہ جو ہمیشہ خورشید طلعتون
	کے مطلع شفقت پر چمکتا ہے۔
	وہ پیک صبا رفتار جو شب گردی
	اور کوچہ گردی مین کبھی نہین تھکتا
	ہے۔ وہ فتنہ شرارت اور دغا
	جس کی زمین ہے۔ وہ حنا ہمیشہ
	پنجۂ افساد جس سے رنگین ہے
	ستم کیشون کی تلوار کی ڈاب۔
	میخانۂ عشرت کے متوالون کے
	دماغ روشن رکھنے کی پُرانی شراب
	ماہ رویون کے سلام و پیام کے
	صاف ہونے کا فلٹر۔ تمنا۔ آرزو
	وعدہ۔ اور توبہ کے خون کے رکھنے کا

لفظ	معنے
	شفاف اور بے داغ کنٹر۔ بڑی
	بی کا عصاے پیری۔ طائفہ
	دارون کا آلۂ سخت گیری۔ وہ
	کبوتر تریئۂ ادبار جس کا بام ہے
	وہ قاصد کسی رنڈی کا پیام جس کا
	سلام ہے۔ رنڈیون کے خاص
	وعدون کے پکنے کا تنور۔ معدن
	حرفت کا کوہ نور۔ وارستہ
	مزاجون کی ہتکڑی۔ بائی جی کے
	محل کی زندہ ڈائرکٹری۔ فاجرہ
	عورتون کی مکاری کے لمپ کا
	تیل۔ بازیچۂ آشنائی کا بنانا
	بگاڑنا جس کے بائین ہاتھ کا
	کھیل۔ رئیسون کو لوٹنا جس کا ہنر
	وہ بزرگ جن کو رسوائی کا خیال
	نہ خدا کا ڈر۔ دوسرے کی بربادی
	کی حسرت انگیز حالت پر جس کی
	امید کی بنا۔ وہ سعید ازلی جنکو
	بھلائی کرتے کسی نے دیکھا نہ سنا
	باپ دادے کے حرام زادے

لفظ	معنے
	ہونے کا جس کو غرور ۔ بے عزتی و بے تمیزی سے ہر دم مخمور دریاے فرقت سے پار اُترنے کا پل ۔ خیابان فریب کا تر و تازہ گل ۔ وہ مستقی کسی کا پھنسانا جس کے لیے حج اکبر ہے ۔ وہ کالا جس کا پُر اثر منتر زر ہے ۔ فاحشہ کے ثبوت عظمت کا کفیل ۔ رنڈیون کا ایڈووکیٹ جنرل ۔ اٹرنی اور وکیل ۔ وہ مفرح معجون جو مفرح یاقوتی سے زیادہ مطلوب ہے ۔ وہ دواء المسک جو ہر طبیعت کو موافق اور مرغوب ہے ۔ رنڈیون کے شکی تعلقون کا متوالی پیٹھ پیچھے شیر اور مُنھ پر بلی ۔ شیخ نجدی کا پیارا ولی عہد ۔ ایک حرام زادہ ایک نمک حرام ۔ ایک بدعہد وہ تیر انداز امیرون کا گھر جس کا نشانہ ۔ وہ چند رئیسون کا دل جس کا آشیانہ غارت گرنیکی

لفظ	معنے
	زرہ ۔ غارت گردن کا چار آئینہ ۔ غارت گردن کا بکتر ۔ رنڈیون کا ناظر ۔ رنڈیون کا پیشکار ۔ رنڈیون کا محافظ دفتر ۔ گرما گرم ۔ ناتجربہ کار اور من چلی چھوکریون کی طبیعت کی حفاظت کا حصار ۔ نائکاجی کا خزانچی ۔ نائکاجی کا مہاجن ۔ نائکاجی کا ساہوکار کاشانۂ ذلت کی قندیل ۔ مال مفت کے لیے عمرو عیار کی زنبیل ۔ نوجوانون کی آتش شوق کے لیے باد تند ۔ دیوثی کے اسٹنڈ کا خوش رفتار و چالاک سمند ۔ تماش بینون کے گلے کا ہار ۔ خدا کی لعنت ۔ خدا کی مار ۔ خدا کی پھٹکار ۔ یعنی سوزش شوق کی پچکاری ۔ باعث ذلت سبب خانہ براندازی ۔ باقی حرام کاری ۔ وہ بچھو جس کا نیش مزہ دار اور خوش گوار ہے ۔ وہ ملا زادہ جس کی روشن رائے

لفظ	معنے
	سارے حرام کاری کے قواعد و رسوم وضوابط کے فیصلے کا دارو مدار ہے۔ عشرت کی جھیل کی مرغابی میکدۂ راز و نیاز کا مست الاخترافی مالِ حرام ہضم کرنے کا سوڈا واٹر اقبال وادبار کے تماشے کا تھیٹر گل آتشک کا فدائی عندلیب مرضِ عشق کے بیمارون کا مشہور اور نامی طبیب۔ نشۂ دولت کے خمار کے رفع کرنے کا صبوحی جام عیاشون کے طائرِ دل کے پھنسانے کا زمین دوز دام۔ ہفت اقلیم زناکاری کا دارا۔ کیکاؤس۔ اور جم ہے۔ وہ مرکب القوی دوا جو رنڈیون کے حق مین تریاق اور تماش بینون کے حق مین سم ہے۔ وہ رئیس زادہ جو وراثت مین سنگ مثانہ اور سوزاک پاتا ہے۔ وہ ہونہار بچہ جو مان کے پیٹ ہی مین

لفظ	معنے
	بھون بھچڑ کاتا اور آنکھ چمکاتا ہے۔ ناتجربہ کار لونڈون کے طائرِ دل کے بند رکھنے کی کابک تماش بینون کو ڈرانے دھمکانے اور سیدھا بنانے کا چابک۔ عیاشون کے گال کا کالک چونا پارساؤن کی ریش کا بزرقطونا۔ آبِ زیرکاہ۔ مارِ آستین موردِ لعنت مستحق غضب مستوجب نفرین۔ وہ بچھیرا ناچنا بتانا۔ گانا آلاپنا جس کی کلیل ہے۔ وہ مجرم سپاہی پریزادون کا اُٹھانا بٹھانا جسکی دلیل ہے۔ وہ بادِ موافق جس سے ہزارون عاشقون کی امید کا بیڑا پار لگتا ہے۔ وہ ٹیلیگراف کا آفس جہان سے سارے جہان کی رنڈیون کے مکان مین تار لگا ہے۔ وہ ہشیار اور تجربہ کار باغبان جو گل کو غنچہ کرکے دکھائے وہ غنچہ جو سرشاران بادۂ الفت کو

لفظ	معنے
	بجز خونِ دل اور کچھ نہ پلائے۔
	وہ نامی خلیفہ جس نے فوجداری
	کے دنگل مین اکثر شیر بزن فرہاد
	کے جوڑون کو لڑا دیا ہے۔ وہ
	پہنچیت اُستاد جس نے جب
	چاہا میدان عیاشی مین کسی کو
	گھٹا اور کسی کو بڑھا دیا ہے۔
	تاجداران مملکت حُسن کا طلا
	دست افشار۔ فساد کا ٹیلا۔
	مکر کا پہاڑ۔ شرارت کا انبار۔
	وہ چور عصمت کی گٹھری پر ہمیشہ
	جس کی نظر ہے۔ وہ مومن بندہ
	جس کا پیر جس کا پیمبر جس کا
	خدا زر ہے۔
	وہ تیز اور ہوشیار عہدہ دار
	جو برسون ابلیس کا قائم مقام
	رہا۔ وہ نامی کارگذار حرام کاری
	کے کارنامے مین جس کا ہمیشہ نام
	رہا۔ ستم کیشون کی جفا کی پیچ لڑانے
	کا کارتوس۔ ایک تیز گوئندہ۔
	ایک باخبر مخبر۔ ایک بدذات
	جاسوس۔ دل چلون کا دبیر۔ دل
	چلون کا سفیر۔ دل چلون کا مشیر۔
	گل رخون کا مرشد۔ گل رخون کا
	پیشوا۔ گل رخون کا پیر۔ رنڈیونکا
	طوق۔ رنڈیون کی ہیکل۔ رنڈیونکا
	مالا۔ سیکڑون کا سر۔ ہزارونکا
	سالا۔ کسبیون کا مایۂ عجب و نازش۔
	صحیح المزاج نوجوانون کی صحت کا
	باعث کاہش۔ رنڈیون کی
	کمند۔ رنڈیونکا تیر۔ رنڈیون
	کی کمان۔ رنڈیون کا دین۔
	رنڈیون کا مذہب۔ رنڈیون
	کا ایمان۔

جنوری سنہ ۱۸۸۰ عیسوی۔

راقم

آزاد

چودہوین صدی کی نئی روشنی کی ڈکشنری

لفظ	معنے
اولڈپاپا (پدر بزرگ والا)	الزام حرام زادگی کے سینہ دگار اور دل خراش تیر کے روکنے کی مضبوط اور محفوظ ڈھال۔ ابا جان کے لیے ایک شرعی اور قانونی آلہ بکار آمد و قابل استعمال۔ حقارت یار چشمکون کا خانگی نشانہ گاہ۔ حماقت جہالت اور بدتہذیبی کا مددگار و پشت پناہ۔ نوجوانون کی خود غرضانہ زرکشی کے حق مین بے خلش عمل دست غیب۔ ہمارے لیے سراپا عیب۔ پرانی روشنی کے ہزارون ہنرمندون کا خالق مجازی) نئی روشنی کے لاکھون پرفنون کی متاع عزت و آبرو کے لیے ایک نیستان سوز آتشبازی۔ دنیوی ضرورت کا اسباب دینے وقت
	عمرو عیار کی زنبیل۔ اثبات حلال زادگی کے واسطے بے نظیر دلیل۔ تہذیب یافتہ سعادت مند اور بلند اقبال نوجوانون کی خیالی عظمت کے گھٹانے کا ایک خطرناک آلہ۔ بداخلاقی کا مزبلہ۔ اور بدتہذیبی کا پرانا اور گندہ پرنالہ روشن خیال لڑکون کی آزادانہ آسایش کا چراغ گل کرنے کو طوفان بلانشان۔ دقیانوسی خیالات کے اقلیم سوز کوہ آتش فشان کا شعلہ ور گریبان دھوان دھار دخان۔ بے ضرورت دنیا مین دینی اور دنیاوی امور مین دخل دینے کو ہر وقت طیار۔ باوجود ہزارون دل فریب سامان جنت پر بے دیکھے بھالے ایمان لائے ہوئے کے گورنمنٹ ملک جاودانی کی بخشش کے نام سے ہزارہ کا شتکاری شقلت مین بیچ تمیز انہ

لفظ	معنے
	غیر ضروری رغبت سے شبانہ روز کوشان۔ غیر مسلسل بے اصول اور دقیق قانون وراثت کو اپنے غیر محتاط عمل درآمد سے پیچیدہ بنانے اور دولت آبائی کے منتشر اور پارہ پارہ کرنے پر نہایت نازان۔ سفر ولایت کے اخراجات کا پرامیسری نوٹ۔ داغِ افلاس چھپانے کا عمدہ پرانا کوٹ۔ سامانِ عیش و عشرت مہیا کرنے کا غیبی خزانہ۔ چراغ خاندان کا بے وقوف مدہوش اور بے تمیز پروانہ۔ آزادی نسواں کے لیے برق آفت۔ اُنیسوین صدی مین مسلمانون کی سب سے بڑی شامت۔ عورتون کے ہولناک اور مصیبت نشان زندان کا نہایت سنگدل دربان۔ ہم لوگون کا سبب ذلت۔ وجہ حسرت۔ اور باعث حرمان۔

لفظ	معنے
	محدود خیالات اور نقص تعلیم کے سبب سارے جدید علوم و فنون کی امداد اور فوائد سے یک قلم بے نیاز۔ نیم وحشیانہ ڈھل مل یقینیون کے باعث معتقد جن و ملک قائل شیطان و خبائث گرویدۂ انبیا و خدائے کارساز۔ ازالہ حیثیت عرفی کا سرسبز باغ جبہہ اولوالعزمی و بلند نامی کا بدنما اور بدرنگ داغ۔ نوجوانون کی ہمت۔ اُمنگ۔ اور آزادی کا سبب کاہش۔ اپنی حماقتون کے صلے مین چند بزاخفش نما حمقا کا باعثِ نازش۔ کالے صاحبونکی تاریکی الوان کا روشن اکس پلینیشن[1]۔ غیر مہذب عادات اور وحشت انگیز خصائل کا انٹرنیشنل اگزبیشن[2]۔ وہ فولادی ہتوڑا

[1] تشریح ۱۲ [2] بڑا نمائش گھر ۱۲

لفظ	معنے
	جس نے اپنی ظالمانہ چوٹون سے
	بیسیون ہونہار تہذیب یافتہ
	نوجوانون کی ترقی کے سرکو گنجا
	کردیا - وہ ڈسپاٹ (حاکم جابر)
	جس نے اپنی جابرانہ حکومت اور
	وحشیانہ خصلت کی بے تمیزانہ
	اثر پاشی سے سیکڑون فیشن ایبل
	(وضعدار) کم سن مسٹرون کے
	پرستان آستان آشیانونکو
	اُن کے حق مین شکنجہ کردیا - ہماری
	ملکوتی آفرینش کو دنیا مین ذلت
	انگیز طور سے قوہ سے فعل مین
	لانے کی بد قطع اور ناہموار کل
	ہمارے سمند اولعزمی آزادی
	کے پیرون کے پھنسا رکھنے کی
	نہایت بدرنگ غلیظ اور
	دشوارگزار دلدل - جاہل اور
	متعصب عورتون کے ایک
	غول کی خانگی پرستش کے
	دیوتا بننے پر نازان - باجی کی

لفظ	معنے
	معصومانہ قرآن خوانی سے
	خوش - ہمارے اسباب ترقی اور
	سامانِ تہذیب سے نالان -
	بادۂ ارغوانی کے بدیہی اور حکیمانہ
	فوائد کی مذمت پر اُنیسوین صدی
	مین داد طلب - اپنے بوسیدہ خیالات
	اور غیر مسلسل آرا پر خوشامدی
	اور بے اُصول مصاحبون کی ایک
	جماعتِ سراپا حماقت سے ہر وقت
	صاد طلب - تقدیر کے وہمی اور
	خیالی ظفر تکیے پر خندہ پیشانی سے
	جان نثار - فرشتون کی قدرت
	پرواز حوضِ کوثر کے آب جان نوش
	اور وجود آسمان و شیطان تک
	اس زمانۂ عروجِ تہذیب و شائستگی
	مین بھی دل سے اقرار کا
	خواستگار - جملہ قسم کی اسپرٹ
	خواری سے تنگ - اور اسپرٹ
	خوارون سے برسر جنگ - فدائے
	افیون - شیدائے چرس -

لفظ	معنے
	اور عاشق ننگ۔ ناعاقبت اندیشانہ اور وحشیانہ استحصال خواہش نفسانی کی ترنگ مین نمایان ضرر انگیز تقسیم جائداد کے نقصان رسان اثرون سے بدنیتانہ چشم پوش ساری قسم کی اخلاقی تمدنی اور ملکی جواب دہیون سے ازلی سبک دوش۔ وہ اژدر جس کی شعلہ فشان سانسون نے ہماری ترقی کے باغ کے لہلہاتے ہوے پتون کو جلا کر خاک کردیا۔ وہ خونخوار بلا کو جس نے روح قومی کو زمانے کے ہنڈولے مین بچپن ہی مین گلا گھونٹ کر ہلاک کردیا۔ وہ مار گنج جو دولت قومی کے خزانے کے دروازے سے کبھی ہٹا نہین۔ وہ پوجا جسکی عمر کا دریا ہماری بدنصیبی سے گھٹا نہین۔ مشرقی بہنون کو

لفظ	معنے
	مغربی بھائیون سے زینۂ اخلاق و موانست پر آزادانہ اور معصومانہ طور سے جذب حرارت روح قومی کی غرض سے بھی ملنے دینے مین ہزار رنگ سے مفسدہ پرداز مہذب نوجوانون کو حیوان سیرت وحشی نژاد عورتون کے ساتھ زنجیر ازدواجی مین جکڑ کر جابرانہ اور ظالمانہ اُن کی ہر طرح کی دنیوی ترقیون مین رخنہ انداز کم ہمتی اور پست خیالی سے اولاد کی عبادت اور خدا پرستی کے صلے کی دستوری مین جنت مین بے خلش طور سے دائمی مزے اوڑانے کا امیدوار۔ بڑا شب زندہ دار۔ روزہ دار۔ اور نماز گزار۔ سفر حج کے نام سے اپنے بدنما دانتون کے گلدستے کو کھلا دینے والا۔ سفر ولایت کے مغفرت اثر ذکر پر طیش کے مارے

لفظ	معنے
	آسمان اور زمین ہلا دینے والا غیرون کے ذریعے سے باسراف زرکثیر گھر بیٹھے جج کرنے پر مغرور۔ اولاد کی تعلیم ولایت کے خرچ کے لیے ہر طرح مجبور۔ عورتون کے تعصب وجہالت کی آگ کے بھڑکانے مین طوفان کی طرح معین۔ لڑکون کے مہذب کوٹ پتلون اور پھندنے دار لال ٹوپی سے ہمیشہ چین بجبین۔ وہ روشن خیال حکیم جس کی رائے مین (سوائے ٹرکی) کل ملک یورپ جہنم ہے۔ وہ حالی دماغ مدبر جس کے نزدیک سفر ولایت مسلمانون کے حق مین سم ہے۔ گریبان تہذیب کو جنھون نے اپنے خون ریز ناخنون سے ہندوستان مین چاک چاک کر دیا۔ ہر شربت و مفرح کو جنھون نے فرط تشدد سے
	ہمارے حق مین زہر بجائے تریاک کر دیا۔

راقم

نئی روشنی کا ہستی سوز چراغ

۱۸۸۵ عیسوی

نمبر ۲

چودھوین صدی کی نئی روشنی کی ڈکشنری

لفظ	معنے
مہذب	دلکش۔ دلربا۔ اور دل فریب
بی بی	جڑی۔ میان سے سن مین دس بیس برس بڑی۔ حلقۂ اغیار مین اکثر وقف جلوہ گری۔ لباس انسانی مین بے پر کی پری۔ وہ جادو جو سر چڑھ کر بولے۔ وہ زندہ ترازو جو اپنے پُرفسون آنکھون کے پلون مین ہر انسان کو

لفظ	معنے
	تو لے۔ غنچۂ دلِ احباب کے
	کھلانے کی ہوائے بہار۔ ایک
	انار۱۰ ...... عمدہ اور مہذب
	خانگی شکارگاہ۔ نزاکت۔ دل
	فریبی۔ محبت اور سلیقے کی ہمیشہ
	آباد نمایش گاہ۔ مہذب دماغون
	کے معطر رکھنے کا سدا بہار
	گُل شبو۔ سوسائٹی کا پھڑکتا ہوا
	اور دلچسپ دستنبو۔ میان
	کی نہایت معتمد مشیر۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ
	کی بہت بیدار مغز وزیر۔ ہمدردی
	کی کان۔ محبت کی جان۔ میان
	کی دولت اُڑانے کا طوفان
	بلا نشان۔ ہر گھر کے لیے صحت بار
	ہوا۔ ہر انجمن کے لیے تہنیت کی
	صدا۔ میان کی سرتاج۔ ایک منفقہ
	اور ہزار کاج۔ ہر پیشے اور ہر کام
	مین نہایت آسانی اور غیر محسوس
	طور سے استعمال پزیر۔ میان کی
	افزایش عزومراتب اور ترقی

لفظ	معنے
	عہدہ مین اکسیر تاثیر۔ شوہر کے
	ہر عزم کی قوت بازو۔ بے ضرر
	سحر۔ پُر لذت کرامت۔ بے خطا
	جادو۔ خزانۂ راحت و آرام کی
	خوبصورت کلید۔ ضامن عشرت
	جاوید۔ چمنستان عشرت و نمایش
	کا مصنوعی طاؤس۔ وزرا کے
	خفیہ اور پیچیدہ دلی تمدنی
	منصوبون کا دل ربا جاسوس۔
	وہ خوش رنگ پُر تکلف خوش
	کیف اور تند شراب جسکا نشہ
	عزیزون کی محبت۔ کنبے کی
	رعایت۔ مذہبی حرارت اور
	قومی عادت کو یک قلم مٹا اور
	بھلا دے۔ وہ حور وش تجربہ کار
	روشن دماغ اور ادا شناس دایہ
	جو بڑے بڑے قابل۔ ہمہ دان۔
	آزاد۔ اور وارستہ مزاج
	جوانون کو اپنے آغوشِ عاطفت
	مین دو چار تسکین بار تھپکیون سے

لفظ	معنے
	مثل شیرخوار بچون کے عمر بھر کے
	لیے خوابِ غفلت مین سُلاوے
	وہ مہذب خاتون جس کی ہر ادا
	اخلاق بار۔ جس کی ہر چشمک
	محبت ریز۔ اور جس کی ہر
	حرکت دلاویز ہے۔ جس کا ہر
	قول میان کے حق مین فرمانِ
	سعادت نشان جس کی ہر بات
	مین میان کی نجات اور جو کہ
	اُن کے لیے تمام عالم مین سب
	سے بڑھ کر بکار آمد اور تشفی
	بخش دستاویز ہے۔ مرض بد
	اقبالی اور ناقابلیت کی صحت
	کا وہ چلتا ہوا نسخہ جس مین کبھی
	خطا نہین۔ رسائی اور ترقی
	کا وہ طلسمی کفایت آموز گنج
	جس مین آگ نہین۔ پانی نہین
	ہوا نہین۔ وہ تریاق جو اپنی اثر
	فشانیون سے اپنے شوہر کی سم
	آلود۔ اور ظلم انگیز حکمت عملی کے

لفظ	معنے
	شیون خیز۔ اور ماتم ریز ضررون
	کا آسانی سے ازالہ کردے۔ وہ
	آفت کار پرکار۔ جو نقطے کے برابر
	چھوٹی قسمت کو صفحہ سوسائٹی پر
	اپنی پُرحکمت اور سحر تاثیر گردش
	سے بڑھا کر ہالہ کردے دلی مرادون
	کے ملنے کی بشارت کی مبارک
	فال۔ کالے آدمی کی ہفتاد
	پشت کی شامت اعمال۔ ہر
	میز کا صحت بخش اور شامہ نواز
	گلدستہ۔ تیرہ گون اور سیاہ بخت
	نوجوانون کی قیروش۔ ناون
	عقل کا کافوری دستہ بعض
	کالون کے دنیوی امور مین مددگار
	اور مارنگار مگر اکثر کیلیے دائمی مصیبت
	پُرخلش خار۔ اور باعثِ ادبار
	میان کو ریل کی ریل پیل مین تو شتر
	عفت و محبت در آغوش تو
	مہذب محفل رقص و سرود مین
	اپنے کرتب سے غرور کا موقع

لفظ	معنے
	اور حلقۂ احباب مین غم تراش اور فرخندہ فرجام شراب پرتگالی کا جام دے۔ گھر مین عمدہ عمدہ لذیذ چیزون کے اصرار اور پیار سے کھلانے مین جان نثار کالی نانی امان سے کہین بڑھ کر کام دے۔ میان کو پُر فشن سوسائٹی مین گھٹانے بڑھانے کا آلہ۔ ایک برق آفت۔ ایک شررہ ہزار اخگر در جگرہ۔ ایک آتش کا پرکالہ۔ بازارون مین اپنے گرما گرم اور روز افزون سودے سُلف سے میان کے نام کو جگانے والی۔ ہزار بار بگڑنے پر اُن کو ہزار بار بنانے والی۔ امان جان کی شفقت۔ باجی کی ہمدردی۔ دادی امان کی نازبرداری۔ یہ سب اُسمین موجود۔ بڑے بڑے گرو گھنٹال فیلسوف اُس کے سامنے

لفظ	معنے
	اظہارِ اطاعت و فرمان برداری مین سر بسجود۔ ہمیشہ روان چشمۂ فیض۔ ہمیشہ بہار گلستان۔ اور ہمیشہ سرسبز بار آور شجر۔ طریقۂ عشرت کا ہادی۔ مسلک تہذیب کا ہادی۔ اقلیم شائستگی کا ہنرمند رہبر۔ کالے بھائیون کو عزت دینے اور ڈرانے کی چیز۔ سمندِ عقل و ہوش کی جولانی کے لیے مزہ دار مہمیز۔ دنیا مین عافیت اور عاقبت مین مغفرت کا سامان دوست۔ اتالیق معلم۔ اور جانانِ شترِ بے مہار نوجوان کی مہذب نکیل۔ ہندوستانی کے لیے مصیبت انگیز اور دائمی دلیل خوش رنگ اور صحیح القوی لڑکون کے ڈھلنے کی مہذب اور خوشنما[سله] مشین مصنوعی آرایشون اور رنگ آمیزیون سے مجسّم ارتنگ چین۔ مہذب

سله کل ۱۲

لفظ	معنے
	اور خوبصورت بچون کی تمثال عاشق مزاج مچھلیون کے پھنسانے کا پر تکلف جال۔

راقم

نئی روشنی کا ہستی سوز چراغ

سنہ ۱۸۸۶ عیسوی

چودھوین صدی کی پرانی روشنی کی ڈکشنری

لفظ	معنے
نوچی	نائکا جی کے امید و بیم اور راز و نیاز کا تجارتی جہاز۔ بڑی بی کے لنڈورے اور سنڈے مرغ طمع کا نوخیز اور امید ریز اڑ پری وش پر پرواز۔ بڑی بی کے اڑگڑے کی خوب صورت برنا پونی کی جوڑی۔ بازاری اکا۔ گزارے کی کشتی۔ کرایے کی گھوڑی۔ وہ خواب پریشان

لفظ	معنے
	فتنہ ہاے خفتہ کو جگانا جس کا کام ہے۔ وہ خود غرض دوست سلام جس کا ہزارون طرح کی ذلت و رسوائی کا پیام ہے۔ وہ چنچل جس کے کوتل مین شیطان کی خالا ہے۔ وہ سپاہی جس کا سب سے کارگر اور دل خراش ہتیار نظر کا بھالا ہے۔ وہ ساقی جو بادۂ خود فراموشی و بے حیائی کا پیالہ اپنے پُر بلا حلقے کے رندون کو پلائے۔ وہ شمع رو جو بزم عشق مین ہزارون سوختہ دلون کو صورتِ پروانہ جلائے۔ وہ قصاب جس کی نظر کی تیز چھری عشاق کے دلون کی کم زور گردنون پر پل کے پل مین پھر جاتی ہے۔ وہ بے وفا بے مروت اور عہد فراموش طوطا جس کی آنکھ اپنے دل دادون کی طرف سے چشم زدن مین پھر جاتی ہے

لفظ	معنے
	وہ بے حمیت میزبان جو اپنی بزم عشق کے مہمانون کی ذلت اور رسوائی کو طشت از بام کرکے اپنا نام کرے۔ وہ کامل ڈاکٹر جو اپنی زبان کے پُر اثر نشتر کو مجروحان زخم محبت کے تہ کام کھینچے بے لاگ دل کے اندر اپنا کام کرے۔ روپیہ بنانے کی وہ مستحکم اور ترقی پذیر ٹکسال جس نے اپنا سکہ تماش بینون کی اقلیم قلوب پر بٹھا دیا۔ جعلی محبت کا وہ زرِ قلب جس نے اپنی عام پسندی سے اصلی اور سچی محبت کے سونے کی قیمت کو کور باطن نوجوانون کی نظر مین گھٹا دیا۔ تماش بینون کے نامۂ اعمال کی سیاہ تختی۔ نوجوانون کی سب سے بڑی شامت اور بدبختی۔ بڑھاپے مین بڑی بی کی امیداساس لاٹھی فنرسی

لفظ	معنے
	قوتِ بہیمی کی خوب صورت کاٹھی۔ وہ صحت سوز کوچہ جس کی ہوا سم آلودہ ہے۔ وہ عزت وحمیت سوز آتش جو ہمیشہ بے دود ہے۔ وہ اخبار ذلت بار جس کی سرخی آبرو کا خون ہے۔ وہ شفاخانہ جس کا دماغی اعتدال سراسر جنون ہے۔ نانگاجی کا دل رُبا آلۂ جفاکاری مشعل عفت سوز حرام کاری۔ حرام کاری کی اونچی دُکان کا سڑا گلا پھیکا پکوان۔ بوڑھے تماش بینون کے لیے اُن کے اصول سے حلوان۔ نانگاجی کی وہ ٹیڑھی اُنگلی جو تنگ نظر امرا کے روغن طلا کی تنگ دہن مٹکی مین کامیابی سے گھستی اور نکلتی ہے وہ شمع جو دن رات سوختہ دلون کے روغن جان سے جلتی ہے۔ وہ مکارہ جو دن بھر مین

لفظ	معنے
	گرگٹ کی طرح ہزارون رنگ
	بدلتی ہے۔ کبھی ڈرتی کبھی ہلتی۔
	کبھی چمکتی۔ اور کبھی مچلتی ہے۔
	تماش بینون کے ڈھالنے کا
	خوب صورت سانچا۔ روسیاہی
	کا ہوش ربا طپانچا۔ اپنے
	مطلب کا کھلاڑی۔ شہوت
	پرست نوجوانون کی مٹھیل
	گاڑی۔ نانگاجی کے دام کا دا
	کاکل آوارگی کے سلجھانے کا
	شانہ۔ وہ سڑی بوٹی جس پر
	جیفہ خوارانِ خوانِ حرام کاری
	لڑتے ہین۔ وہ آوارہ اور مکارہ
	جس کی صحبت مین نوجوان اکثر
	بگڑتے ہین۔ خمیر بے حیائی کی وہ
	روٹی جس کو باپ بیٹے کے
	دسترخوان پر بے تکلف لگتے
	دیکھا۔ آتش دوزخ کی وہ
	چنگاری جس کو سوختہ بخت
	نوجوانون کی باد بربادی سے

لفظ	معنے
	اور زیادہ سلگتے دیکھا۔ لچے
	شاعرون کے مجہول خیال مین
	سیماب مزاج اور مہ پارہ۔ واقع
	مین ذلت کا فوارہ۔ گردش کا
	ستارہ۔ جفاکیش عیارہ۔ اور
	صحت سوز خام پارہ۔ شعراے
	ہند کی عروس مضامین کی نقل
	وحرکت کا میانہ۔ اُن کے فرسِ
	خیال کا پُراثر تازیانہ۔ نانگاجی
	کی شکارگاہ کا چیتا۔ تماش بینون
	کے رام کرنے کا بے خطا اور
	دل سوز فلیتا۔ قرم ساق پوری
	مین طاق۔ ابلہ فریبی مین مشاق
	وہ خودغرض جو عاشق مزاج
	نوجوانون کو زرکشی کی غرض سے
	اپنے شکنجۂ محبت مین ہمیشہ کسے
	زائیدہ کسے و ... کسے قرمساقو
	دیدۂ امید کا بصیرت نواز کاجل
	ظاہر مین سلام۔ باطن مین پیام
	اجل۔ چند بے غیرت لونڈون کا

لفظ	معنے
	مایۂ غرور۔ اکثر بے تمیز۔ عموماً بے حیا۔ کم تر ذی شعور۔

راقم۔ آزاد

۱۸۹۶ عیسوی

نمبر ۲

چودھوین صدی کی پُرانی روشنی کی ڈکشنری

لفظ	معنے
ڈومنی (ایسے چال چلن کی)	بعض بیگمات کا جان دار اور مزہ دار آلۂ تفریح۔ شکم عفت کی جگر خراش اور روح فرسا تیغ۔ وہ شرابِ خانہ خراب جو آوارہ منش بیگمات کو خوب پچتی ہے۔ وہ خانہ برانداز اور دغاباز جو حقا اور ناتجربہ کارون کی نگاہ کم مین سے اکثر ہم جنسی کے پردے مین چھپ کر بچتی ہے۔ بعض گھرون مین ہواے بربادی بنکر چلتی ہے۔ اکثر محل سراؤن سے جان دولت وعفت کو نکال کر نکلتی ہے بیگستان مین بربادی کی منادی۔ بدچلن اور کمزور خصلت کی عورات مین افعال شنیعہ کی بادی۔ بدنصیب مردون کا آبروشکن رقیب۔ شہوت پرست عورتون کے امراض خواہش نفسانی کا پُرانا طبیب۔ پٹنے۔ پٹانے اور پٹنے والی جٹنے جٹانے اور جٹنے والی۔ ایک بوسیدہ اور فرسودہ آلے کے زور پر نیچر سے ہمیشہ وقف خانہ جنگی۔ مختلف لذتون کے حاصل کرنے کی ضرورت سے مرد و عورت کے مذاق کے مطابق استعمال پزیر ہو کر ایک سچی تصویر دورنگی قطع نسل کا وہ

لفظ	معنے
	آزمودہ۔ رحم نواز۔ لذت افزا اور بے خلش نسخہ جو ہمیشہ تیر بہدف ہے۔ وہ ساحل ہزار آفت در بغل جس مین ابر نیسان کا قطرہ پڑتے ہی تفِ بے آبروئی سے برق خرمن صدف ہے۔ وہ مہلک فالج جو سوا چہرۂ ننگ و ناموسِ امرا کے اور کہین ٹرتا نہین۔ وہ خارِ ذلت جو سوا دیدۂ عزت کے اور کہین گڑتا نہین ہے وہ برق دم جس کی گرما گرمی سے دل چلی اور سیماب مزاج بیگمات کی طبیعت مین ہمیشہ لذت انگیز تہ و بالا جس کی بدولت ہر سال بیسیون گھرون کا دِوالا مظلوم شوہرون کے حقوق پر مداخلت بیجا کی عادی۔ اکثر اونچے گھرون مین سبب خانہ بربادی اکثر زن و شو کے بیچ مین ایسا
	سدِ سکندر جس کا آدھا باہر آدھا اندر۔ وہ سُرنگ جس کے ذریعے سے محلات مین سیکڑون قسم کی ذلت و بربادی کا خفیہ دخول ہوتا ہے۔ وہ نحس اکبر جس کا سایہ پڑتے ہی ہزارون قسم کی بلاؤن اور آفتون کا نزول ہوتا ہے۔ زن و شو مین ایک غیر ضروری عقد حائل ہے مردون سے اکثر متنفر عورتون پر عموماً مائل۔ وہ طویلہ خراب کن گھوڑی جو کم تر اپنے تھان پر دانہ گھاس کھاتی ہے۔ وہ فتنہ نشان مادیان جو پرائے خانہ باغون مین نیک نامی اور عزت کے لہلہاتے ہوئے پھول پتون کو چوری سے چرآتی ہے گانے بجانے کے بہانے اکثر گھرون مین آنے جانے والی۔ کہین بنی بنے کہین اپنے کو مصنوعی

لفظ	معنے
	بنا بنانے والی۔ ابتداے بلوغ سے اپنے شوہرون سے بےجا کھٹ پٹ۔ اپنے مطلب کی بیگمات سے ملتے ہی جھٹ پٹ غٹ پٹ۔ دنیا مین بلا استثناٗ اپنے مردون کی اپنی نسل کے قائم رکھنے پر نازان۔ شیخ سدو کا بے غل وغش نطفہ غصب کرنے پر حصول ترکہ پدری سے کہین زیادہ شادان۔ بدوضع عورتون کے امراض شہوت کی صحت کے لیے علاج الامراض بالمثل کے اصول سے لذت افزائی کے ساتھ استعمال پزیر کالبد نسوانی مین لونڈے بازون کی معکوسی تصویر۔ بال توڑ کی کیل کی طرح شکل سے اندر سے نکلتی ہے۔ اس قحبہ کی حکمت عمل کی ہانڈی مین مردون کی دال بہت کم گلتی ہے۔

لفظ	معنے
	مردون سے رقابت کی ہمسری پر تنتی ہین۔ شوہرون کو بگاڑ کر اکثر ڈومنیان بنتی ہین۔ رقیبون پر بھولے سے بھی ان کی نظر محبت آفت بار ہے۔ رسا نہین ڈومنی کا یار سدا خوار ہے۔
	وہ تماش بین جو طلا و امساک کی تائید سے بے نیاز ہے۔ جس کو خلاف وضع فطری اپنی قوت کی کامیابی پر ہمیشہ ناز ہے۔ چکنے پھڑکنے پھڑکانے مین طاق۔ چھلنے بھڑکنے بھڑکانے مین مشتاق۔

راقم

آزاد

سنہ ۱۸۸۶ عیسوی

لوکل سلف گورنمنٹ کی نئی چمکتی ہوئی ڈکشنری

لفظ	معنے
الکشن زادہ (بعض)	ووٹ کی امید اساس کشتی کے بے اصول مستول پہ اپنی خودغرضی کی لمبی اور خوشنما دُم کو لٹکا کر بیٹھنے والا طائر۔ جہلا اور حمقا کو باغ سبز دکھا کر اور بے شمار اور بیکار ایسے وعدے کرکے کہ جنکو ایفا نے مدت ہوئی طلاق دیدی تھی۔ اپنے دام فریب مین لانے مین ماہر۔ کمشنر بننے کے زرریز خیال سے ہمیشہ مسرت کے ساتھ قرضداری سے ہمکنار۔ حلال خورون اور غریب آوارہ سیرون پر خواہ مخواہ حکومت کرنے کے نشہ مین سیہ مستانہ سرشار۔ الکشن کے دو مہینے قبل ہی سے اخلاق اور انکسار مجسم۔ ہر ادنی و شر

لفظ	معنے
	کی مصنوعی تعظیم کے خیال سے ہر دم کمر خم۔ الکشن کے طوفان وحشت نشان کے اٹھتے ہی باد مخالف کی طرح ہر ادنی اعلی کے گھرون مین در آنا۔ مان نہ مان مین تیرا مہمان کے اصول پر ہر دوست دشمن کے مکانون مین بے تکلف آنا جانا۔ خود ستائی کا ڈنکا ہر موقع پر بے موقع بجائے۔ اپنی تعریف کی گیت ہر مجلس و محفل مین نہایت بے سری دُھن مین بیحیائی سے گائے۔ میونسپل رولر بنکر حکام عالی مقام کی کوٹھیون کے احاطون مین ایک خودغرضانہ پولیٹیکل لوٹ پوٹ کرکے اپنے حصول مطلب مین سرگرمی سے کوشان۔ ہر اکھاڑے پن سے اور دوکان مین سنگ فرشانہ استقلال سے کھونٹون بیٹھکر

لفظ	معنے
	اپنے اظہار حکام رسی اور رعیت پروری مین ہمیشہ دُر افشان۔ وہ لالچی اور بھوکا بلا جس کا مُنھ کسبیون کے دروازے کی طرح کسب منفعت کے خیال سے ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ وہ روئین تن آدمی جو اپنے حصول مدعا کی ضرورت سے سیکڑون قسم کی تکلیف۔ ہزارون طرح کی مصیبت اور لاکھون قسم کی ذلت۔ روزانہ ایک فرزانہ ادا سے سہتا ہے۔ ایک منافقت اور بیجا تعلی کی ناخوش گوار ادا سے اپنے کو تمام شہر کی صفائی کا ضامن بناتے والا سفہا اور حمقا کی جماعت مین اپنے رسوخ اور رسائی کے بڑھانے کے خیال سے اپنے کو حلال خورون کے عہدون کے امیدوارون کا ملجا و ماوا جتانے والا۔

لفظ	معنے
	ایلیکٹ ہونے کے بعد ہی اپنے ہر طرح اور ہر درجہ کے خاقانِ مجازی کے سلام لینے سے بیزار۔ بلکہ ہر طرح کی اذیت رسانی اور نقصان کرنے پر شدت سے اصرار۔ ہر کہ و مہ کے قدم پہ ایک بازیگرانہ چالاکی سے ٹوپی گرا دینے مین مشاق۔ ابلہ فریبی اور احمق نوازی کے فن مین طاق۔ کسبیون تک سے اپنے رفع ضرورت کے وقت بہت کچھ کام لینے والا عوام الناس پر رعب فشانی کی غرض سے اپنے خیالی عزیزون اور ملاقاتیون مین بہت سے زندہ اور مردہ حکام عالی مقام کا بے تکان نام لینے والا ایکشن ملنے کے بعد پھر تین برس تک دور ہی سے اپنے محسنون کو سلام۔ معافی جھکیں ہر گلی ہر کوچے

لفظ	معنے
	اور ہر تیت بے پر زور شور سے
	ہرا دی اور ہر اعلیٰ ٹیکس پیپیر
	(ٹیکس دینے والے) سے کلام
	وہ انسان جس کو خود غرضانہ
	شوق حکومت الیکشن کے
	تین مہینے قبل سے سگ دیوا
	بنا کر شہر مین پھراتا ہے۔ وہ احمق
	جو بازار امتحان کمشنران مین
	بازاری لوگون مین اپنی گانٹھ
	کا بہت کچھ کھو کھا کر نہایت
	تلخ مگر مفید تجربون سے اپنے
	دماغ کو بھراتا ہے۔ چہرۂ
	خودنمائی کا بدنما خال۔ لوکل
	سلف گورنمنٹ کی رعایت
	انگیز بھبتی کا پرانا کلال۔ ایسے
	اذیت رسان اور عافیت سوز
	حشرات الارض جن کی کثرت
	الیکشن کے موسم مین دیکھی
	جاتی ہے۔ وہ سم آلود ہوا جو
	رشک، حسد، کینہ اور بغض کی

لفظ	معنے
	دوزخ سے یکسر دنیا مین آتی ہے
	بعضون کی بد دعا کی مشہور جانداری کی
	امرا کے سزائے اعمال کے لیے
	ایک نئے قسم کی مہلک اور
	مہیب تپ باری۔ وہ سپاہی
	جو سنکھ لڑنے سے معذور ہے
	وہ مرغ جو ہمت اور مردانگی
	کی پالی سے اپنی پرخم اور نوچی
	ہوئی دُم کو دبا کر ایک بزدلانہ
	اضطراب کی ادا سے بھاگنے مین
	مشہور ہے۔ قومی نفاق اور
	خاندانی عداوت کی ایسی کل
	کل جو چوبیس گھنٹے یک لخت
	چلا کرتی ہے۔ وہ بے سبب
	مشتعل اور آتشکدہ در آستین
	آتش جس سے اخلاقی انبساط
	اور تمدنی ترقی کی ہڈی اکثر
	جلا کرتی ہے۔ نامی اور خرد ماغ
	متوکلہ عورتون کے گھرون مین
	چور دروازے سے گرم فشانہ

لفظ	معنے
	مداخلت بیجا کرکے داخل ہونے کا شرافت اساس ہاپس قومی غیرت۔ عمدہ خیالات شرافت۔ مذہبی حمیت۔ مفید تمدنی قوت اور لوکل سلف گورنمنٹ کی ترابا تباہ فریب۔ کینہ افروز اور بصیرت دوز نائٹ سوآئل کے مدفون کرنے کا پرانا بدبو اور وبا در آغوش سنڈاس۔ وہ مہلک طاعون خود غرضی اور خانہ جنگی جس کی بہت بڑی علامت ہے شہر کی صفائی اور صحت کا وہ منتخب محافظ جس کا صلہ حسن خدمت عوام کی دشنام فضیحت اور ملامت ہے۔ وہ مبصر اور دوربین اندیش مرغا جو اکثر اپنی کاوش اور کوشش سے خس و خاشاک کے ڈھیرون پر سے بکمال چستی و چالاکی نوفطرت خلاہات غیر مناسب کے

لفظ	معنے
	جواہر ریزے چن لیتا ہے۔ وہ فطرت آشنا ملاح جو اپنی ڈرنیگ کی ڈونگی کو ساحل الیکشن کی طرف مخالفون کی ظاہری اور اندرونی مخالفت کی باد مخالف سے ہمیشہ ایک ہوشمندانہ طور سے بچا کر کھیتا ہے۔ وہ الیکشن نزادہ جو موسم الیکشن مین ہر سوار اور پیادے کا خود غرض اور خوشامدی ہمزاد ہے۔ وہ قانونی کاریگر جسکی خود غرضانہ اور ستم انگیز کارروائیون کی اکثر کی زبان پر فریاد ہے۔ وہ خروس بے ہنگام جو نشۂ کم ظرفی مین وقف خود ستائی۔ جہلا اور حمقا کے بہلانے پھسلانے اور دام فریب مین لانے کے لیے ایک خاص قسم کی قوت کہربائی۔ وہ صاف باطن جو اکثر میلے اور بدبو جھرلوین کے

لفظ	معنے
	صاف کرنے کے بہانے سے اپنے
	اکثر پیچیدہ اور ناپاک عشقیہ
	معاملات کی صفائی کیا کرتا ہے۔
	وہ شہرت پسند اور انگشت نما
	غیر تمند حاکم جو ہر تین برس پر
	عوام الناس کی پر خلش اور
	پر شورش انگشت نمائی کے
	مزیدار نشانہ بننے کی مسرت افزا
	امید پر جیتا ہے۔ میونسپل آئین کو
	لیلی معاملات مین آئین محبت
	سے تطابق دیکر ایک خوشنما
	ادا سے برت کر دکھانے والا۔
	اکثر اپنی رعیت نوازانہ شب
	گردیون مین محض ادا سے
	فرض منصبی کے خیال سے
	ممنوع السیر مقامات مین
	عالم سرخوشی دماغ مین بیباکانہ
	جاتے آتے والا۔
	کسی رحم دل کی غلط پالیسی
	اور ناتجربہ کاری کی بدیہی

لفظ	معنے
	سرکاری دلیل۔ ہر طرح کی
	کاوشون۔ ہر قسم کی عداوتون
	اور تمام دنیا کی شکایتون کے
	محفوظ طور پر جمع رکھنے کے لیے
	عمرو عیار کی زنبیل۔ وہ کجکول
	گدائی جو تمدنی بھیک لینے کی
	غرض سے ہر تیسرے برس
	گردش ایام کی طرح گھر گھر اور
	در در ایک سیارہ سیر سرعت
	سے پھرتا ہے۔ وہ شہاب ثاقب
	جو ایک ناگہانی بلاے آسمانی
	کی طرح اکثر غربا کے ستانے
	اور جلانے کے لیے اون کے
	گھرون پر خانہ ویرانی کی نیت
	سے گرتا ہے۔ کونسل قانونی
	کا پہلا امید خیز زینہ۔ مجسم نفاق
	ہمہ تن پولیسی۔ زمانہ ساز اور پرکینہ

راقم

مولنا آزاد
کی
نئے سال کی نئی روشنی کی نئی ڈکشنری

لفظ	معنے
آیا	مغربی نسوانی آزادی- شوخی اور چستی کی بگڑی ہوئی تصویر- باوجود بدرنگ ہونے کے ہزارون عمدہ رنگ سے صاحبان عالیشان کی کوٹھی مین استعمال پزیر میم صاحبون کی آرایش کا ہندوستانی جاندار اور خدمت گزار آلہ- شدت گرما گرمی اور بیحجابانہ سیماب وشی سے ہمسایے کی عورتون کی نظر مین ایک پربلا شعلہ جوالہ- کوٹھی کی تمام بیش قیمت اور کمیاب چیزون کے اعلان کا بہت بڑا نقارہ- بابا لوگون کے جھولنے اور سونے کا محفوظ اور مضبوط چرمی گہوارہ- برق وشانہ گرم رفتاری کی مصنوعی آدا سے ہر قدم پر دم بدم سایے کو بھڑکانے والی- غیر معمولی آرام و آزادی کی بیقرارانہ گدگدی سے وحشی غزالانہ اپنے سایے سے بھڑک بھڑک کر کوٹھی کے خانسامانون خدمتگارون اور مشعلچیون کی آتش شوق بھڑکانے والی- مصیبت دیدہ عہدہ دارون کے اکثر برے وقتون مین کام آنیوالی ہندوستانی روسیا امرا اور عاملون سے ہر سہ پہر اور تیوہار مین معمولی طور سے انعام پانے والی- وہ ہندوستانی ٹیلیفون جو انگریزون کی کوٹھی سے ہمیشہ جاری ہے- وہ عقرب جس کا ایک نیش

لفظ	معنے
	ہزارون سنگینون کی چوٹون پر بھاری ہے۔ وہ ساحری جس کے ایک منتر سے ہزارون آفت اور لاکھون بلا ٹلتی ہے۔ وہ انسان جس کے سایے سے پری تک جلتی ہے۔ رئیسون کے خاص کمرون مین نسیم سحری کی طرح جس کو بے روک ٹوک آنے جانے کی اجازت ہے۔ جس کی ادنی اسی بے اعتنائی اور آزردگی بڑے بڑے لوگون کے لیے سبب شامت ہے۔ اپنے اوباش ناجنس خواجہ تاشون پر کورٹ شپ کی ناقص مشق کرکے کبھی کبھی تکلیف اور رسوائی سے بغلگیر اور ہمچشمون کی ذلت بار اور جگر فگار جھڑکیون کے اثرافشان تازیانون کی پے درپے چوٹون سے کبھی کبھی عقد نکاح سے دائمی

لفظ	معنے
	پا بہ زنجیر۔ اپنی رسائی کو دوسرے کی نظر مین تیز کرکے دکھانے کی نیت سے بلاضرورت کوٹھی کے مختلف کمرون سے نہایت ایٹ ہوم ہوکر ایک ظاہری بے پردگی کی ادا سے بار بار آنے جانے والی۔ ہر قدم پر ہزار طرح کی نو ایجاد اٹھکیلیون سے جھم جھم کر اپنی خوش ادائی اور بانک پن کا محبت انگیز اثر عاشق مزاج گھورنے والون کے دلون مین جمانے والی۔ ہر قسم کی اداؤن سے دلربائی اور ابلہ فریبانہ سخن طرازی میم صاحبہ کے مُنہ لگ کر دوسرے ملازمون پر خواہ مخواہ زبان دراز۔ نیفو کی اکلائی۔ نیکر لگے کی گوٹ۔ اور دریس کے لہنگے کی زیبایش وقت خرامش کن انکھیون سے مضطربانہ

لفظ	معنے
	دیکھ دیکھکر ایک میٹھی نگاہ نیم باز کے اشارے سے ہر ایک طرحدار نوجوان سے اپنی نیم میمانہ خوش وضعی پر داد کی خواستگار باوجود کم سن ہونے کے اپنے خیال عظمت کی افزایش کی پالایش سے سن ملازمین کو بھی اور چپراسیون کے چچی خالہ اور تائی کہکر پکارنے پر بزرگانہ ٹھاٹ اور تیور بدلکر جواب دینے کو طیار۔ مذہب عشق کے اکثر رسوم کو مغربی فیشن سے غیر مکمل طور پر خانگی حلقون مین برت برت کر دکھانے والی۔ یورپ کی تہذیب کی ہوا کو اپنی خصلت کے فانوس مین بند کر کے ہندوستان کے خس و سفال پوش مکانات مین پرجوش اداسے لانے والی۔ صاحبان

لفظ	معنے
	عالی شان کی ترقی۔ رخصت اور تبدیلی کی صحیح خبرون کے چھپنے کے واسطے ہوم گزٹ کا پرچہ مستزاد ہے۔ وہ نیم سرکاری اخبار صداقت آثار جو کل قوانین کے اثر سے مستثنے اور ہر قسم کی جواب دہیون سے آزاد ہے۔ یوروپین مذموم خصائل کی نقالی سے کبھی مغربی ڈومنی بنکر مشرقی ملکون کے مطلع پر ستارہ دنبالہ دار کی طرح آڑی اور ترچھی ہو کر لٹکتی ہے ساق سیمین کی نمایش کے لیے چلتے چلتے قصداً لہنگے کو ٹانگون سے الجھا الجھا کر بار بار پٹکتی اور جھٹکتی ہے۔ اپنے شوہرون سے اکثر خانہ جنگی۔ نیٹو اور انگریزی برے خصائل کی ایک سچی تصویر دو رنگی۔ اپنے ہمقوم اور ہمسایے کے

لفظ	معنے
	خیال مین ذات پات کھو کھاکر کمانے والی - گھر سے ایک بار تلاش روزگار مین نکل کر پھر لوٹ کر گھر مین کم آنے والی - اکثر اپنے ظالم اور بے انصاف شوہرون کی بدسلوکی اور بے اعتنائی کی سیلی سے غصے اور رنج مین ڈوب کر ابر سیاہ کی طرح گھر سے نکل جانے والی - اکثر ساس نند کی ایذا رسانی اور دلآزاری کی تاب نہ لاکر حکام عالی شان کی کوٹھی مین آرام اور امان پانے والی - صفائی اور پھرتی مین واقعی بے نظیر ہے - مصیبت کے وقتون مین اکثر مظلومون کی بھی دستگیر ہے - کوٹھی سے روزمرہ نادر معلومات اور تازہ واقعات عالم کا ایک ذخیرہ لاکر ہمسایہ والیون مین ایک غیر معمولی کھلبلی مچانے والی
	اپنی ذاتی کوشش اور محنت سے اپنے ہم قومون مین بہت کچھ واقعی اور اصلی راحت و آرام پانے والی - ہمسایے مین ہر شخص پر ایک تحکم کی ادا سے اپنا رعب جمانے پر جس نے اودھار کھایا ہے - ہر فصل بہار مین شملے اور نینی تال کی صحت مالا مال ہوا سے جس نے اپنی صحت کو چمکایا ہے - اکثر نازک اور مشکل مواقع پر صاحب کی خوابگاہ مین بیسیون اور عہدہ دارون کا ٹیکٹ لیجا کر سیکڑون شرفا کو آفتون اور مصیبتون سے بچانے والی اپنے خاص خاص حسن خدمت کے صلے مین بہت کچھ واجبی انعام واکرام پانے والی - اکثر امور خانگی مین میم صاحب کی مشیر - کمتر نیک بخت اور

لفظ	معنے
	سیدھی۔ اکثر چالاک اور شریر۔
	مس بابا لوگون کی بڑی پیاری
	بابا لوگون کی بہت دولاری۔
	بابا لوگون کی ٹھیل گاڑی کی
	خوش رفتاری سے غیر محسوس
	طور پر ہندوستانی بابون کو
	پرورش اولاد مین ہواخوری
	کی جان پرور تاثیر کی ایک
	نہایت پرتاثیر تعلیم دینے
	والی۔ بیمون کی خصلت کی
	اثر ریزی کو نہایت آسانی
	سے اپنی سرشت بیمون سرشت
	مین بے تکلف و تکلیف قبول
	کر لینے والی۔ بیبیون پینگ
	متکاف۔ الیٹ اور ٹیلر کو
	ہوّا اور گودی کی نانی کی خوفناک
	کہانی سے ڈراتی ہے۔ اکثر اون
	کے سلاتے وقت لوری کے
	بہانے دبی آواز سے ایک آدھ
	خوش آیند تان بھی اڑاتی ہے۔

لفظ	معنے
	لفٹننٹ گورنر ہونے والے
	مغربی پودھون کو اپنے کنار
	عاطفت کی کیاری مین برسون
	سچی محبت اور خالص ہمدردی
	کے آب حیات سے سینچ کر پال لینے
	والی۔ لڑکپن کی معصومانہ
	مدہوشی مین انکو روز بیبیون
	پر آفت اور پر مصیبت موقع
	مین ہوشیاری اور نمک حلالی
	سے سنبھالنے والی۔ وہ
	ہندوستانی جس کی ساری
	خصلت کی یوروپین سازش ہے
	ایک دریس کے لہنگے پر جس کو
	کمخواب کے پاجامے سے زیادہ
	نازش ہے۔ آیا آیا کی جان نواز
	آواز انگلو انڈین کے بچون کے
	نچانے کا سب سے پر اثر ہندوستانی
	باجا ہے۔ ہر ایک انگریز کا بچہ
	آیا کی گود مین فرط بے پروائی و
	آرام و مسرت سے ایک ہندوستانی

لفظ	معنے
	راجا ہے۔ وہ ہندوستانی فیمیل اتالیق جس کی ضرورت ہر کوٹھی مین ہوتی ہیے۔ وہ ہندوستانی عورت جو اپنے ملک کے تعصب انگیز اور حماقت ریز خیالات کو صاف کرکے ولایتی صابون سے دھوتی ہے۔ پیرانی کی کرامت کی خوشبو میم صاحبون کے شامے کے بالاخانے مین خفیہ پہنچانے والی۔ ولایتی عورتون کے کمزوری خصلت کے چور دروازے سے اکثر اونکے اعتماد اور اعتقاد کے کمرے مین غیر ملک کی عورتون کی غیر معمولی قدرت کے خیالات لانے لیجانے والی۔ نذر و نیاز کے مد خرچ کے لیے میم صاحبہ کی خاص پاکٹ پر مداخلت بیجا کی عادی ہے۔ اُن کی خوش عقیدگی اور پیر پرستی کی اکثر

لفظ	معنے
	خوش عقیدہ لنسوانی اور درگاہی حلقون مین زندہ منادی ہے۔ شادی بیاہ اور جملہ تقریبات مین اپنے ہم جنس اور رحم دل آقا سے عطیۂ تائیدی پاتی ہے یہی سبب ہے کہ ایسی تقریبون مین نہایت سیر چشمی سے سیر کرکے اپنے میہمانون کو کھلاتی ہے۔ ڈانک کے دوہرالے لینڈو[1] کے مخملی گدے پر نہایت شان وشوکت سے دم سیر بیٹھکر جذبِ حرارتِ تفاخر کرکے بابا کو ہوا کھلانے والی۔ فرسٹ کلاس کے سیلون مین میم صاحبہ سے پہلے اپنی نابالغ امانت کو لیکر جگہ پانے پر مسکرا مسکرا کر اسٹیشن والون پر اپنا غیر معمولی داب و رعب جمانے والی۔ اکثر انگلو انڈین خاندان کا

[1] ایک قسم کی نوایجاد اور نفیس گاڑی ۱۲

لفظ	معنے
	زندہ اور صحیح شجرہ ہے - بابا لوگون کی سیر کا نفیس تری بجرہ ہے۔ مختلف ملکون اور شہرون کی سیاحی کے متعلق واقعات اور حالات کو ایک تجرا اور ہمزاجی کی ادا سے ہمسایے کی عورتون کو سنانے پر معزور ہے۔ ہر وقت اوس کو اپنی مرفہ الحالی - اور نوکری کے پنشے کا ایک مزہ دار سرور ہے - گھر سے نکل کر بگڑ کر بنتے والی اپنی قوت بازو کی کمائی پر سلف ہلپ کے غرور سے تننے والی پنشن لیکر ذات مین آتی ہے - مبلغ سنگین دیگر اکثر حصہ پانی کھلواتی ہے تا دم موت گھر بیٹھے اپنے عمر بھر کی محنت کا خوش ذائقہ میوہ کھاتی ہے - اکثر خاندان عالی سے نمک حلال آیا لوگ عمر بھر لائق پرورش

لفظ	معنے
	پنشن پاتی ہین - پنشن کے بے خلش - راحت رسان اور تسکین بار سایے مین اپنے بال بچون کو لیکر بڑے اطمینان اور پوری آزادی سے ایک عمر تک زندگی بسر کرنے والی پیری کے تیرہ و تار وحشت آثار اور کلفت در کنار راتون کو اپنے کامیاب سوانح عمری کے تصور کے نشے مین بے پروائی اور عافیت کی گہری نیند مین سحر کرنے والی - علی بابا ایسے قدر انداز نشانہ باز اور چھنکیت محرر کی تجربہ کار اور پرکار درکنا الماسی نوک قلم کے کھونچون سے اپنے دامن خصلت کے اکثر عمدہ اور تعجب انگیز پہلوون کو بچا جانے والی ملکی اور قومی ہمدردی اور محبت سے اپنے ہموطنون کی

لفظ	معنے
	کامیابی مین معین ہونے اور اپنی خصلت کی سچی تصویر کھینچنے کی غرض سے بیجا بانہ ہماری ہر خیال کی پوری زد پر آنکر اپنا اصلی جلوہ اہل عالم کو دکھانے والی۔ راقم آزاد
اوڑیا بیرا	صاحبان عالیشان کا محرم راز۔ پری وشون کا مرکب راز و نیاز۔ ناتجربہ کار اور کم سن انگریزون کی عقل کی ہندوستانی کلید۔ وارستہ مزاج رند مشرب اور عشرت پسند نوجوانون کے لیے ہلال عید۔ انتظام امور خانہ داری مین اکثر میم صاحبہ کا قائم مقام ہے یورپین لوگون کی مزاج دانی اسپر تمام ہے۔ ہر معنے مین کوٹھی کا مالک و مختار۔ ہشیار۔

لفظ	معنے
	امانت شعار اور خدمت گذار۔ اپنی قومی خصلت کی قوت اور خوبی سے بڑے بڑے مدبرون کی ناک کا بال۔ جفاکش۔ وفا کیش اور نمک حلال اپنی جوابدہی کے خیال کے طبعی مہمیز اثر ریز کی پر لذت خلش سے ہر کام کو برق وشانہ سرعت اور گرما گرمی سے انجام دینے پر مجبور۔ لڑکا جوان بوڑھا ہر ایک اپنے کام مین لائق و فائق اور صاحب شعور جو بیس گھنٹے مین ہر انگریز جس کی ذوربین اور خصلت شناس آنکھ مین تُل جاتا ہے۔ مغربی سائنس علم اور زبان کے بلا استعانت یورپین خصائل اور عادات کے مشکل اور نازک پہلوون کا عقدہ جسپر مجرد ذہانت کے زور سے بڑی آسانی سے

لفظ | معنے

کھل جاتا ہے۔ ہر کوٹھی کے پیکر
انتظامی کا یہی سشریان ہے۔
سردار سردار ہمیشہ بیدار کی
غیر حاضری مین صاحب بے
دست و پا اور کوٹھی قالب
بیجان ہے۔ اپنی کرگسی نظر اور
روبہ منشی کی قدرت سے کمتر
اپنے آقا کی ملامت اور گھر کی
کی ذلت اور اذیت سہتا ہے۔
انگریزون کی مشکل پابندی
اوقات اور مستقل اور یکرنگ
عادات کا یہی ایک ہندوستانی
اپنی ذہانت اور خصلت کی
قوت سے لاجواب جواب
ترکی بہ ترکی ہمیشہ دیتا رہتا ہے۔
انگریزون کی عافیت و آرام
کا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ اون کی
کھلائی اون کی دائی اون کی
انا اون کی دایہ۔ اون کی
اکثر نیک نہاد افراد سے

لفظ | معنے

مغربی وضع کی قرم ساقی مین
کمال کا پایہ پایا ہے۔ تب تو کہین
کلکتے مین سیکڑون خالی
کوٹھیون کو پری پیکرون سے
بسایا ہے۔ اس نے یوروپین
خیالات کے آلات سے عیش و
عشرت کے بیسیون نئے دروازے
اس ملک مین کھولے ہین
اس نے سیکڑون تازہ وارد
مسافر دور سے گاڑی پر دیکھکر
اپنی میزان چشم مین تولے ہین۔
وہ بوم جس کے قدوم نحوست
لزوم سے دار السلطنۃ ہند مین
علی العموم خالی مکان آباد
ہین۔ گلستان عشرت کا وہ
تجربہ کار اور ہشیار باغبان
جس کی عنبر فشان دم کی خوشبو
سے آج ہزارون خالی گھر
رشک باغ شداد ہین خالی
کوٹھیون کا وہ زندہ اشتہار

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	جو بلا استعانت مزدورون کی		شکار اپنے دام بلا مین پھنساتا ہے
	کوچہ و برزن مین لگتا ہے۔ وہ		وہ مہاجن جس کی کوٹھی کا کام
	فاجر تاجر جو اپنے معصیت		سواے گردش ایام کے اور
	مالامال مال کا ذلت اشتمال		کسی بلا و آفت سے بند نہین۔
	حال راہ گھاٹ مین بے تکلف		وہ بیپاری امراض متعدیہ کی
	خریدارون سے کہتا سنتا ہے۔		اعلانیہ تجارت مین بھی جس کو
	وہ نئے قسم کا نقاش جو ہر رنگ		کسی طرح کا قانونی خوف اور
	کی پریون کی نوک پلک اور		گزند نہین۔ وہ رسا اور عام پسند
	گات وات کی تصویر ہاتھ		تاجر جس کا مرکز تجارت سراپا
	کے قلم سے کھینچکر سرگرمی اور		ذلت و آفت ایک مدت سے
	شوخ چشمی سے ناتجربہ کار اور		ناف دار السلطنۃ مین قصاب
	سرشار نوجوانون کو نہایت		ٹولی قرار پایا ہے۔ اور جس نے
	حرارت انگیز اور مضرت خیز طور		خلاف قانون وسط شہر مین
	سے سڑکون مین دکھا دکھا کر		ساتھ شہرت کے نوجوانون کا
	لبھاتا ہے۔ وہ کہن مشق صیاد		ذبح بنا کر لاکھون روپیہ کمایا ہے
	ہمہ تن بیداد جو عقاب قانونی		برانڈی کے خالی بکس کے پر ندامت
	کے شہرون کے سایے مین ہر طرح		و نکبت تخت پر مالکانہ ٹھاٹ
	کی عقوبت سے محفوظ رہکر جو فروش		سے دربار خالی مکان پر بیٹھکر اپنی
	گندم نما اصول سے روزانہ رنگ		ہزار شرارت و فساد در جلو نظر
	برنگ کا دانہ دکھا دکھا کر تازہ		کی پر شرارہ اشارون کی کمند

لفظ	معنے
	پرگز منہ سے سیکڑون بدنصیب جوان لڑکون اور حرصی بڈھون کو دور دور سے گھیر کر حرام کاری کے مزبل ہزار بابل در بغل مین ذلت و مصیبت کے پے در پے غوطے کھلاتا ہے۔ وہ گرگ باران دیدہ جو روز روشن مین آدمیون کے جنگل مین ایک خالی مکان پرستان سامان مین غول نشانہ دغابازی اور رابلہ فریبانہ سخن سازی سے گلرخون کے فرزان اور تابان حلقے مین نونہالان چمن جوانی کا خون حمیت و عزت ایک مدت سے بیدریغانہ اور ظالمانہ بہاتا چلا آتا ہے نسوانی طبیعت پر عجب ازلی دسترس پایا ہے۔ قضا و قدر نے انکے اکثر افراد کو بالخلقۃ قرمساق بنایا ہے۔ تسو ا ان سے اسکو ایک طبعی موانست ہے۔ جنانچہ

لفظ	معنے
	مکانون مین اس ہمایون اور میمون الو کی ریاست ہے۔ بیسیون گھرون سے نیرنگ کا سرنگ بنکر سیماب وشون کو اوڑا لیا۔ بچاسون گھرون مین دیا دیا۔ اور سیکڑون گھرون سے دیا لیا۔ اس بوم کے پرانے ویرانے زینت و خوبی مین گلستان کا دم بھرتے ہین۔ اس چوپان کے عشرت پناہ چراگاہ مین حیوان سیرت انسان چارپایون سے کہین متبذل حالت مین چرتے ہین۔ ہر قوم اور ہر قسم کی بدچلن عورت پر اسکا جادو چلتا ہے۔ اسکی قرمساقی حکمت عملی کا عقدہ بڑی مشکلون سے کھلتا ہے۔ رنڈیون کا دل فساد منزل اسکے بابا کا گھر ہے۔ ان اہرمنون کا اوڑن کھٹولا دن رات پریرویون کے دربدر سے بیحجابی

لفظ	معنے
	صد ہا گوہر حسن و شباب مین ایسا داغ لگاتا ہے جو نقش تقدیر کی طرح کسی قسم کے پُرزور رگڑے سے مٹتا نہین۔ وہ قلزم عربدہ جوئی معصوم فریبی اور بدخوئی جس کا تموج انگیز جوش خروش کسی فصل مین ہزارون تدبیرون سے بھی ایک قطرہ گھٹتا نہین۔ رنڈیون کی طبیعت پر اسکے بابا کا گویا اجارہ ہے۔ اس کا ہر اشارہ۔ تیر بہدف۔ اور اسکی ہر بات اونکے سمع قبول کا گوش آرا گوشوارہ ہے اپنے اوٹرن کھٹولے پر پری رویون کو پردہ سے اوڑالاتا ہے۔ اکثر بد نصیب پردہ نشینون کو بے پردہ کرکے دو منزلے سہ منزلے پر بے تکلف دن کو لیجاتا ہے مشکل سے مشکل معاملے کو جھٹ پٹ نپٹا دینے والا۔

لفظ	معنے
	سنگ فرقت کو آن کی آن مین عاشقون کی راہ سے ہٹا دینے والا۔ وہ مرشد جس نے اپنا سلسلہ بہتر فرقے سے بلا عذر غرقی و خشکی براہ راست ملایا ہے وہ گنڈا پنڈا جس نے حرام کاری کا ہزارون گندہ انڈا اپنے ہر قوم کے مہمانون کو نہایت خندہ پیشانی سے کھلایا ہے۔ وہ عامل بے بدل جو اشارون سے سیکڑون کی تمنا اور ہزارون کی آرزو بے خلش طور سے نکالنے پر قادر ہے۔ وہ چڑیمار جس کے دام بلا کا محبوس اکثر غریب مسافر اور وارد صادر ہے۔ اس کی ہر حرکت پر خاص ولایتی مذاق قرمساقی کا گہرا رنگ ہے۔ ذات شریف کا رنڈیون کے بھسلانے مین عجیب طرفہ ڈھنگ ہے۔ وہ عیار

لفظ	معنے
	جس کا گذرا ون خوفناک پرستانون مین اکثر ہوتا ہے جہان پرندکا پر نہین چلتا ۔ وہ سمندر سیرت کبوتر جبکا باوجود آتشکدہ آشیان ہونے کے بھی ایک پر نہین جلتا ۔ اپنی نرم مزاجی سے خسروپسند گرویون کا طلا دست افشار ہے ۔ اونکے نشۂ عنایت و مرحمت سے بیہشیار ہروقت سرشار ہے ۔ لال بی بی کا بھولا بھالا کا لاکھلونا یہی عیاشونکی دلی مرادون کے برآنے کے لیے کھڑا دونا ہے ۔ اس کے اشارون کی تار برقی خدا جانے روز کتنی کوٹھیون سے لگی رہتی ہے اس کی عیاری مکاری اور ابلہ فریبی کی ندی ہمیشہ باغات کے نیچے سے بہتی ہے ۔ کلکتہ مین آن کر اس کا الو کہین ٹھین جاتا ہے ۔ اسکے خالی مکان مین اس کا
	شکار خود اُڑکر آتا ہے ۔ وہ کھرا دوکاندار سوائے نقدی جس کا کوئی کاروبار نہین ۔ وہ صاف معاملہ بیاپری جس کی آڑھت کا کوئی باقیدار نہین ۔ وہ ڈاکٹر آف لا جس نے ۱۴ آئین کے سارے اخلاط پیچیدگی اور دقت کو اپنی پرقوت اور پرجودت خصلت اور طبیعت کے غیر محسوس اور بے ضرر حقنے سے عملی طور پر بالکل نکالا ہے ۔ وہ حکیم جس کے شفاخانے مین حرارت خیز اثر تپاک قلب اور شرارت ریز اختناق الرحم کا علاج بغیر تائید آلات خارجی اور داخلی تدابیر سے تمام عالم کے ڈاکٹر خانون سے نرالا ہے شکار کی بو سونگھنے مین گرے ہونڈ (ایک قسم کا شکاری کتا تیز تر وقت شامہ دکھاتا ہے ۔ تب تو کہین

لفظ	معنے
	ہر جنگل اور جھاڑی سے تازہ تازہ
	شکار ڈھونڈھ کرلاتا ہے۔ وہ ادا
	شناس مرد جو فاجرہ عورتون کے
	مزاج مین اونکے ہمجنسون سے
	بھی کہین زیادہ دخیل ہے جس کا
	وجود تا محمود خالی کوٹھی کے قرب
	مین موجود رہنے کی بدیہی دلیل
	ہے۔ ہواے نفسانی کے لیے حب
	شفا ہے۔ حُب کا وہ چلتا ہوا
	نسخہ جس مین بہت کم خطا ہے۔
	ایک عالم کے نوجوانون کی
	رفع ضرورت کا ضامن ہے۔
	سارے جہان کی آوارہ اور
	بےخانمان رنڈیون کا مامن
	ہے۔ وہ شغال بدخصال جو
	دارالسلطنة ہند کے کوچہ و
	بازار مین بےخلش آزار مشغول
	سیر و شکار ہے۔ وہ رازدار اور
	خجستہ فال دلال جو اکثر
	ملامت و ذلت در آستین

لفظ	معنے
	حالتون مین بڑے بڑے ذی دولت
	اور پرشوکت لوگون کا محرم
	اسرار ہے۔ وہ کمند فتنہ کمر بند
	جو کلکتے کے اکثر خالی مکانون
	سے لٹکتا ہے۔ وہ نوک دار خار
	جو مہذب اور نیک سیرت
	آدمی کی آنکھون مین کلکتے مین
	ہر دم سیر و تماشا کھٹکتا
	ہے۔ وہ مقناطیسی پہاڑ جس نے
	سیکڑون غریب اور معصوم
	عورتون کے جہاز عفت و عصمت
	کو توڑ پھوڑ کر غرقاب کیا۔ وہ
	مالک دوزخ جس نے دنیا مین
	سیکڑون رانیون کو آتش
	آتشک سے جلا جلا کر خوب
	شدید عذاب کیا۔ وہ دوست
	جس کا ارمغان سوزاک آتش
	فشان اور جان ستان ہے۔ وہ
	گربہ مسکین جس کی کھال مین بڑا
	خونخوار اور مردم آزار بھال

لفظ	معنے
	نہان ہے۔ وہ وضعدار ایک
	پھندنا نما چینی فشن اور دبالدا
	ٹیکے ایک بالابر کی معمولی چکین
	اور ایک سادی دھوتی مین
	بڑے استحکام کے ساتھ محدود
	ہے۔ وہ پختہ مغز اور جذرس جن
	کے دل پر دروازۂ جدت
	متعلق آرایش و زیبایش
	ظاہری بالکل مسدود ہے۔
	مارکر دار پیچدار چینی چوٹی کا جواب
	اپنے مخفف دمدار ٹیکے سے
	دیتا ہے ہر کارخانے اور ہر جگہہ
	مین اکثر چینیون کے مقابل میز
	مشکل اور دقت پسند کام کا
	بیڑا اوٹھاتا ہے۔ ہر کام مین
	اسکو صبح سے شام تک بلا
	مفرحات و منشیات استغراق
	ہے۔ ہر پیشہ اور ہر فن مین عموماً
	مشاق اور دستکاری مین خصوصاً
	طاق ہے۔ وہ کوہ استقلال جو

لفظ	معنے
	اپنے آقا کے عنایت و کرم کی
	چوٹی تک پہنچکر بھی کمتر تزلزل
	مین آتا ہے۔ وہ بیدار مغز جو
	ہمیشہ اپنے مذہب عادات اور
	وضع کو خارجی غیر ضروری اور
	دلربا چیزون کے اثر سے بچاتا ہے
	اپنے ٹیکے کے سحر آموز اور سرو
	آغوش گرہ کے سہارے سے
	عاشقون کے وعدۂ وصال
	اور عیاشون کے حال وقال کو
	صحیح طور سے یاد رکھتا ہے۔
	اپنی جادو اثر نظر کی پرفتنہ گردشون
	سے نوجوانون کو اونکے مختلف
	قسم کی تمناون کے برآنے کی
	امید دلا دلا کر ہمیشہ شاد رکھتا
	ہے۔ مہوشون کا جویندہ مہوشون
	کا گوئندہ مہوشون کا جاسوس ہے
	نہایت دنی۔ شدت سے کم بین
	اور بڑا ہی مکھی چوس ہے۔ وہ
	احمق نواز جو ہر الو کو بے پر کی

لفظ	معنے
	اوڑا اوڑا کر پردے - اپنے مشہور ترین پیشے مین بیشک مصداق ہر کارے و ہر مردے اسکی خلقت مین جفا کشی سرتابی اور دریدہ دہنی ہے صورت اور سیرت مین یہ اوڑیا ایک قسم کا ہندوستانی چینی ہے -

راقم

آزاد

مولنا آزاد

کی

پُرانی روشنی کی نئی اسکول ڈکشنری

لفظ	معنے
میان جی - (مذکر اسم)	ہندوستانی تعلیمی جھیل کا ایک تشنہ گرسنہ تنگ چشم اور بےپروبال قاز - بندۂ حرص معدن طمع اور مخزن آز - مملکت

لفظ	معنے
	تعلیم مین فرط ظلم سے ہلاکو کا رتبہ جسکو حاصل ہے - وہ بلاے بےدرمان جو چند صدی سے ہمارے ملک کے معصوم لڑکون پر بےطرح نازل ہے - وہ ستم پیشہ اوستاد جسکے شاگرد زار روس کے نہلسٹ رعایا سے کہین زیادہ مورد آزار اور زار و نزار - وہ جفاکیش معلم جس کے مکتب کے طلبہ ہر وقت بغاوت پر کمر بستہ اور تیار - تلامذہ کے ساتھ جس کا ایک بدمزاج اور سنگدل آقا کا برتاؤ ہے - وہ عمان بلا نشان غیظ و غضب جس مین ہر موسم مین برسات کا سا چڑھاؤ ہے وہ چرخ جہالت و حماقت جو ہونہار پودھون کی طبعی جہت اور جودت کے پیسنے مین گردش ایام کے چکر اور فلک کجرفتاری

لفظ	معنے
	ادبار بار اور رپہ آزار چکی سے
	بڑھکر کام دیتا ہے۔ وہ نا تجربہ کار
	سوار جو تعلیم پذیر گھوڑون کے
	منھ مین تھوڑے سے معمولی
	کلیل کرنے پر درشتی اور سختی کی
	نافرجام لگام بے ہنگام دیتا ہے
	وہ عطار جس کی دوکان مین
	محبت وہمدردی کی بو نہین۔
	وہ پیر و مرشد جس کو اپنے
	مریدون سے نرمی سے بولنے
	کی خو نہین۔ وہ اوستاد جس کی
	تعلیم مین فائدے کی امید سے
	بے سود۔ وہ معلم جس کا نامسعود
	طریقۂ تعلیم ہمہ تن عنت ربود۔
	ہر فارسی کتاب کے پڑھانے
	مین ہندی کی چندی کرنے والا۔
	ہر چھاپے کی کتاب پر اپنے
	اخفاے جہالت اور اظہار
	قابلیت کے لیے خواہ مخواہ
	کچھ نہ کچھ عیب دھرنے والا۔

لفظ	معنے
	گلستان جن کی دست برد تصرف
	سے پامال ہے۔ بوستان غریب کا
	بھی جن کی کاٹ چھانٹ سے
	برا حال ہے۔ وہ مدرس جو
	علم وہنر کے بہانے خدمتگاری
	سکھائے۔ وہ اتالیق جس کی
	صحبت پر منفعت مین لڑکونکو
	علاوہ اور فوائد کثیرہ کے حقہ
	برداری بھی آجائے۔ وہ زبردست
	ٹیچر (سبق آموز) جو صرف اپنی
	قوت بازو سے شاگردون کو
	سبق یاد دلائے۔ وہ باکمال
	اوستاد جو علم کی تلخ گوئی کو اکثر
	گالی کے ساتھ گھول کر پلائے۔
	ہر بات کے نہ ماننے پر لڑکون
	کو دو ایک لات اور پانچ سات
	چپت لگا دینے والا۔ لات جوتے
	سے سخن شنیدن ہیچ دولت کے
	معنے عملی طور سے بتانے والا۔
	اپنی خود پسندانہ اور ناخردمندانہ

لفظ	معنے
	بے تمیزی سے غیر تمند اولوالعزم
	لڑکون کی غیرت اور ہمت کا
	خون بہانے والا۔ ناعاقبت
	اندیشانہ تہدید اور تعزیر سے
	مفسد اور شریر لڑکون کو فرعون
	بے سامان بنانے والا۔ مکتب کے
	لڑکون سے اپنے روزانہ ہفتہ وار
	یا ماہانہ مواجب کے بموجب
	حسن سلوک کا عادی ہندوستانی
	بچون کی ابتدائی تعلیم کے سبب سے
	بڑی بربادی۔ بغیر امداد قانونی
	جس کا تعلیمی ٹکیس نہایت
	آسانی سے ہمیشہ وصول ہوتا ہے
	سوای مشاہرۂ معمولی جس کو
	غریب امیر سب کے لڑکون سے
	ہر ہر پرب اور تیوہارین بہت
	کچھ حصول ہوتا ہے۔ وہ خودمختار
	بادشاہ چارپائی کی صورتین
	جس کا تخت روان۔ اکثر زینہ
	ڈیوڑھی وسائبان اور کبھی کبھی

لفظ	معنے
	زینت صحن مکان۔ پلنگ یا
	پلنگڑی کے اورنگ پلنگڑی
	سلطنت کا تیمور لنگ۔ معاملہ
	شناس اور معاملہ پرداز عقل
	معمولی سے با فوج اطفال ہمیشہ
	برسر جنگ جن کے اثر تعلیم
	سے ذہین لڑکا کودن بنجاتا ہے
	کبک و کلنگ جن کی صحبت
	فیض سرشت سے زاغ و زغن
	بنجاتا ہے۔ وہ بدمزاج تبسم جسکے
	لب تک آتے آتے سم ہوجاے
	وہ ترش رو جس کی بدصورت
	چین جبین کے تھپڑون سے قہقہہ
	سامعے تک جاتے جاتے صدا
	ماتم ہوجاے۔ وہ دیندار جو
	ہر ٹھاکر کا پرشاد مانگ کر
	خود کھاتا ہے۔ وہ لالچی جو اکثر
	لڑکون کو دم دے دے کر
	کھانے کی چیزین اونکے گھرون
	سے باربار منگواتا ہے۔ وہ متقی

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	جسکو مزے کی چیز کھانے مین حرام		مختار ہے - جھاڑ پھونک کے
	حلال کی اکثر تمیز نہین - وہ بھوکا		بہانے عورتون کی کمزوری عقائد
	کُلّین برہمن جس کو کھانے کے		کے سرنگ سے اکثر محلات مین
	مقابل مین جان تک عزیز نہین		آنے جانے والا - اپنی خودغرضانہ
	وہ شرعی گینتی جس کو پرائی مرغی		خواہشون کی تشفی کے لیے اکثر
	کے حلال کرنے مین ادھوری		گھرون کو بگاڑ کر اپنا کام بنانے
	اعلان کی سان پر پوری تیزی		والا - وہ عجیب و غریب بم کا
	حاصل ہو - وہ عُرفی پاک طینت		گولا جو برسون کے بعد عفت
	جس کے ناصاف معدے مین		وعصمت کے مستحکم قلعون کو
	ناپاک ٹھیکرے کی مزیدار فرنی		یکایک اوڑاتا ہے - وہ مہوس
	بے لاگ داخل ہو - وہ مغلوب		جو اپنی جوانی کی اکسیر سے اکثر
	الغیظ سفاک جس نے اپنے		کُہن سال اور بدسیرت عورتون
	بہانمانہ غصے مین بعض لڑکونکو		کی خواہش نفسانی کی ... مین
	نہایت بیدردی سے ہلاک کیا		حرارت طبعی کی آتش بے دود
	وہ بادِ سموم جس نے بیسیون		کی آنچ مین سونا بناتا ہے - نکاح
	نونہالان چمن ذہانت وجودت		ثانی کے بے شمار فوائد اور مجبوراً
	کو اپنے پر حدت طپش سے جلا کر		ضرورتون کی طرف چشم زدن
	خاک کیا - وہ مرغ جس کا مرغوب		مین ایک صوبے کے دوربین
	نشیمن لالہ زار ہے - وہ ملازم		لوگون کی آنکھ مین اپنی شامت
	جو بعض گھرون کا واقعی مالک		اعمال کی سیاہی سے عملی سرمہ

لفظ	معنے
	لگا کر اون کی چشم بصیرت کو
	کھول دینے والا۔ بڑے بڑے
	متعصب باغیرت صاحب
	ہمت اور شریعت پرست
	حضرات کی ایک عمر کے نکبت
	قرین تہ نشین خیالات کی
	ہمدردی کو اونکے قدح دل
	تعصب منزل مین ایک غیرت
	پذیر نظیر کی اونگلی سے نہایت
	بیدردی سے گھنگول دینے والا
	ایک چھٹی جانماز ایک مٹی کے
	لوٹے اور ایک موٹے سونٹے
	سے ریاستون کو سر کرنے والا۔
	اپنی کمر ہمت کی جوانمردانہ اور
	آزادانہ قوت سے اکثر
	رئیسون کے دل مین دائمی گھر
	کرنے والا۔ وہ اوستاد جو
	کبھی کبھی خود غرضی سے شاگرد
	کو آشنا اور جورو بناتا ہے۔
	وہ قاری جو لحن مصری کا نقاب

لفظ	معنے
	منھ پر ڈال کر قرارت کے پردے
	مین شاگرد کو اپنی فریفتگی اور
	دلدادگی کی کہانی سُناتا ہے۔
	کہین ملا قل آعوذ یا کہین عامل
	کہین پیر کہین فقیر بنتا ہے۔
	ہر ہر رنگ مین اپنی مصنوعی
	خصلت پر شرارت رحم سے
	روز سیکڑون تازہ فتنے اور
	ہزارون نئے فسادیہ مجسم
	تزویر بنتا ہے۔ وہ عامل جو
	خود سرچڑھ کر سر سے پڑھے
	جن کو اوتارے۔ وہ ملاح جو
	آقا شاگرد سب کو ایک ہی
	گھاٹ پار اوتارے۔ دائی ماما
	کو ربط بڑھا بڑھا کر گھات پر
	چڑھا کے اور اون سے ہنسی
	دل لگی کا ناتا رشتہ لگا کر
	دل لگانے والا۔ طرحدار اور
	بداطوار لونڈیون کو دام فریب
	مین پھنسا کر آقا کے گھر سے

لفظ	معنے
	بھگانے والا۔ شیرۂ ابوجہل
	سے جہالت کی میلی کچیلی دھوتی
	دھونے والا۔ عقل وہوش کو
	دنیا مین آنے کے چند ہزار برس پیشتر
	کھونے والا۔ اکثر گھرون مین
	امور انتظام خانہ داری مین
	میان کی قائم مقامی کرنے
	والا۔ بعض گم نام عورتون کو
	اپنے نافرجام تعلق سے بدنامی
	کے پیرایہ مین نیک نامی کرنے
	والا۔ لالہ زارون مین ساگ
	پات ترکاری اور دودھ دہی
	کھا کھا کر پٹھا بنا ہوا۔ جس کی
	پیشانی پر حلقۂ دام تزویر کی
	شکل مین سجدے کا ایک بڑا
	سا گھٹا بنا ہوا۔ امیرون کی
	طرح آپ کو بھی چپی کی عادت
	ہے۔ غریب شاگردون پر یہ
	بھی ایک بہت بڑی آفت ہے۔
	پیر دابتے وقت بے اختیارانہ

لفظ	معنے
	اونگھ جانے پر بے تحاشا چٹک
	جھاڑنے والا۔ اسی طرح اور
	خوش فعلیون سے شاگردون
	کے روبرو اپنا گریبان عزت
	اپنے ہاتھون آپ پھاڑنے
	والا۔ وہ ٹھاکر للانی کا جھوٹا
	جس کا پرشاد۔ وہ اوستاد
	جس کے شاگرد ہزارون رام
	پرشاد اور گوری پرشاد۔ فارسی
	زبان جس کی جان کو ہندوستان
	مین چند صدی سے برابر روتی
	ہے۔ اردو بھی جس کے ظلم سے
	اپنے گھر مین آرام و تسکین سے
	کم سوتی ہے۔ کایتھون کی ڈیوڑھی
	کی دائمی زمین اور آبادی کہین
	مکتب کے ہادی کہین لڑکون
	کے ہادی۔ کہین تعلیم نسوان
	کے منادی۔ خانہ آبادی کے
	رنگ مین خانہ بربادی کا باعث
	جیسیون بے وقت نکاح اور

لفظ	معنے
	پچاسون باضابطہ شادی کا
	باعث۔ ذہین لڑکون کے
	شکوک کی گرد کو اونکے دامن
	خیال سے چھڑی مار مار کر اوڑا
	دیتا ہے۔ خاص خاص شاگردون
	سے رعایت کی خاطر بھی بہت
	کچھ لیتا دیتا ہے۔ موزون شعر کا
	ناموزون پڑھنا جس کے
	عروض مین صنعت ہے۔ جس
	کی بدولت سعدی نظامی اور
	جامی کے کلام پر صدیون سے آفت
	ہے۔ بہار دانش جس کی ساری
	بہار دانش ہے۔ جامع القوانین
	اور انشاے مادھورام کے
	سمجھنے پر جس کو بے انتہا نازش
	ہے۔ خوشحال الصبیان کی
	بے جوڑ تک بندیون پر خوش
	گوری المصادر کی بے ترکیبون
	پر غش۔ وہ حقہ باز ٹھٹھیرا جس نے
	قند سیاہ کے سانچے مین سیکڑون

لفظ	معنے
	حقے ڈھال دیئے۔ وہ حیوان نسب
	انشاپرواز جس نے بھیڑ
	بکریون مین بھی اپنے بہت سے
	برخوردار نورچشم مشفق مہربان
	اور قبلہ وکعبہ نکال دیے۔
	رزم گاہ مناظرہ مین کج بحثی
	جس کا ایک دل فگار اور
	ٹیڑھا ہتھیار ہے۔ جہالت اور
	حماقت کے سرنگون ستون پر
	جس کے قصر عقل کو ہمیشہ
	برعکس قرار ہے۔ غصے کا وہ
	تھرمامیٹر (مقیاس الحرارۃ)
	جو انقلاب فصل و آب و ہوا
	سے کبھی گھٹا نہین۔ وہ سنگ
	سینہ جو بچون کی امنگ جودت
	اور معصومانہ آزادی و شوخ
	طبعی کے سینے سے کبھی ہٹا نہین
	اپنی قابلیت کو جہلا اور کم استعداد
	لوگون کی نظر مین بڑھانے کے
	خیال سے کبھی کبھی قابل اور

لفظ	معنے
	ذی علم لوگون پر بدرچاچ اور مرزا رفیع السودا کے بعض مہمل معنے بند شعرون کے ڈھیلے زور سے لگاتے ہین - جس کلوخ انداز خام خیالی کے اونکو اکثر خلاف امید لینے کے دینے پڑجاتے ہین -

راقم

آزاد

مولینا آزاد کی چودہوین صدی کی پورانی روشنی کی نئی ڈکشنری

لفظ	معنے
پیرانی	مختلف ڈھب کے پیر میان کی عام مونث ہونے پر شدت سے مغرور - برعکس نہند نام زنگی کافور -

لفظ	معنے
	ہندوستانی عورتون کی عام جہالت اور ڈھل مل یقینی کی بدیہی اور روشن دلیل - سیکڑون قسم کے فتنہ و فساد اور ہزارون طرح کے مکر و حیلہ کی پر الی سبیل - اعتقادی کابک کی لوٹن کبوتر بنکر سیکڑون تازہ شکار اپنے دام بلا مین پھنساتی سیکڑون خوش حال اور آسودہ گھرون کو اوجاڑ کر اپنا بسیرا بساتی ہے - جوانی مین پیری اور پیری مین اکثر جوانی کا دم بھرنے والی - بیگمات کی سادہ لوحی اور نیک طینتی سے استفادۂ ناجائز کرکے اونکے دلون مین گھر کرنے والی - ہر سن اور ہر فصل مین باوجود بیوہ ہونے کے دلھن بنکر عقیدتمندون کے خوبصورت اور پرجوش حلقے مین ہمیشہ

وقف جلوہ ریزی۔ باوجود ملے
پنچ کے مگسی کھرپرے اور برش سے
برسون بڑے اہتمام سے ملے
دلے جانے کے بھی اصالت کی
کرامت کی اصلی قوت سے ہر وقت
ایک بچپن اور الھڑ بچھیڑے کی
سی برق وشانہ تیزی۔ گانے
بجانے کی آواز پر گداز پر تھرکنے
لوٹنے اور بھڑکنے والی بیٹھک
کی اوقات مسرت و فرحت آیات
مین مردون کے سایے سے نہایت
مضطربانہ معصومانہ اور وحشیانہ
انداز سے ایک مصنوعی خوف
کی ادا سے بھڑکنے والی۔ وہ بے
تیز گھوڑی جو ہر قسم کے دانے اور
گھاس پر بے تکان منھ ڈالتی ہے
وہ طلسماتی فقیرنی جو بھولی بیگمات
کے اعتقاد کی جھولی مین خدا
جانے کیا ڈالتی اور کیا نکالتی
ہے۔ وہ بازی گرنی جس کی
حیرت انگیز آبرو ریز چٹپٹے کے

کھیل بے چٹ پٹ بیسیون
نیک بخت عورتون کی آبرو
کو عشق بازی کا سبق پڑھا کر
کھویا۔ وہ معلمۃ الملکوت جس
کی پر شرارت طینت کے
پڑھے ہوئے مسحر جن نے
سیکڑون پری وشون پر مسلط
ہو کر عفت اور عافیت کی
کشتی کو ایک آن مین ڈبویا
چند صدیون سے شیخ سدو
کی پر آفت ریاضت اور
پر شرارت کثرت کا مستحکم لچھی
مال کھم۔ خیالی لال شہید کے
لشکر نحوست پیکر کا پر شوکت
پرانا نورانی سفید پرچم۔ وہ غارتگر
مال و آبرو پیرون کی زیر مشق
کی مشق پر جس کی مشق ستم
ایجادی کی بنیاد ہے۔ وہ ہلاکو
جس کے شب خون سے علی
العموم سیکڑون محل سراؤن
اور غربت کدون مین ایک

لفظ	معنے
	عالمگیر فریاد ہے۔ تمام قسم کی ولایتی ہندوستانی مصنوعی اور اصلی آلات عشرت کے کمال حسن استعمال پر بہر روش کی بداطوار عورتون کا جس کی نسبت ایک عام حسن ظن ہے۔ لوٹنے اور لٹوانے کے دلفریب ڈھکوسلے نخرے اور بندشین ایجاد کرکے بیوقوف عورتون کے دلنشین کرنے اور اس پردہ مین درپردہ پردہ نشینون سے اپنا کام نکال لینے مین کامل فن ہے۔ مصنوعی پری وشانہ پر و بال سے اپنی نمایش کے پرپرزون کو درست کرکے بیٹھک کے عشرت افزا اور عقیدت بار اکھاڑے مین پری بنکر چمکتی ہے۔ پیر میان کے خیالی اور وہمی تسلط کے تصور پر مجنونانہ انداز اور

لفظ	معنے
	بیہوشانہ تیور سے بہت سر دھنتی منھ سے کف جاری کرتی اور حاضرین ارادت قرین کے قرین خیال مضامین و مطالب کو ایک جہل پیرایہ دیگر بڑے کے رنگ مین خوب بکتی ہے۔ وہ عاملہ جو اپنے گلے کے نحوست در کنار پھول کے ہار کی پنکھڑی گل اندام خاتونون کو صاحب اولاد ہونے کے لیے بڑی شگون اور لاکھون خوشامدون سے تبرکاً دیتی ہے۔ مملکت نسوانی کی وہ سلطانہ جو ہر درجے اور ہر فرقے کی عورتون سے حسن ارادت کا خراج ہر رنگ سے لیتی ہے۔ وہ آفت سامان مادیان جو پیرون کی سواری مین تھان سے کہین زیادہ بے شان وگمان شان

لفظ	معنے
	دکھاتی ہے۔ اور معمولی تواعد کے برخلاف اپنے ہمجنسون کے حلقے مین باوجود گلاب اور کیوڑے کے دریا دلانہ بارش کے بے انتہا گرماتی ہے۔ امیرانہ اور زرق برق لباس و پوشاک سے علیحدہ علیحدہ ہر روپ جی بھر کر بھرنیوالی ہر قعر ذلت و رسوائی سے عجب بے باکانہ اور عقیدت سرشارانہ آن و بان سے بے تکلف ابھرنے والی۔ جعلی افعال اور باطل اوہام کو اصلی پیرایہ دینے مین مالک و مختار بعض کے عقیدے مین جنات کی مدخولہ بعض کے خیال مین ولیہ اور بعض کے نزدیک ایک قسم کی اوتار۔ بعض خیالی مفسد اور عیاش خباثث کو فرضی طور سے اپنی

لفظ	معنے
	گردن پر مسلط کروا کر لیے دھڑک بڑے مضبوط محلسرا ون کے قلعون پر چڑھائی کرنے والی۔ سیکڑون نوجوانون کو اپنے ناوک مژہ اور دلفگار غمزون سے مار کر خود بھی دو چار پر بطور تبدیل ذائقہ مرنے والی۔ نیم مدہوشی مین اس ہوش و گوش سے مٹکنے چٹکنے اور بتانے والی کہ کالکا بندا اگر دیکھ پائین تو کان پکڑ کر اوس کے ہاتھ پر نئے سر سے ایمان لائین۔ بیٹھک کے اوس جنون تازہ در ہنگامہ آرائش پر اس طور پر حال و قال کرنے والی کہ اگر قاسم علیخان اور میان ستو کبھی خواب مین بھی سن پائین تو تمام عمر پھر کبھی بین اور طبلے کو ہاتھ نہ لگائین۔ کم سن اور

لفظ	معنے
	نا تجربہ کار عورتون کو اپنی کرامت انگیز اثر افشانیون سے رام کرنے مین مشاق ۔ سیدھی اور بھولی بہو بیٹیون کو مختلف فقرون اور ترکیبون سے بہکانے اور ورغلانے مین طاق ۔ پیر میان کی سواری مین رہکر کس ٹھاٹ سے جوگن کا حسن افروز روپ بھرنے والی ۔ ہر مشکل سے مشکل حاجت کو مصنوعی جذب کے عالم مین کس آسانی اور ہوشمندانہ نادانی سے سر کرنے والی ۔ لٹ کھولے لوٹ لوٹ کر لوٹتی اور لٹواتی ہے ۔ لڑھک پڑھک کر پوجتی پجتی اور پجواتی ہے ۔ وہ دیوی جس کا مختلف مذاق اور ممالک کے جنات سے محبت و آشنائی کا

لفظ	معنے
	ناتا ہے ۔ وہ انسان جس کے سر پر رات رات بھر ارواح خبیثہ کے آنے جانے کا برابر بندھا ہوا تانتا ہے ۔ مختلف قوم کے بھتنون کے عیاشانہ جمناسٹک کا ادبار بار بار ۔ بیوقوف ہندوستانی عورتون کی گردش قسمت اور خون عفت کا بے قرار مرکز قرار ۔ عورتون کی جملہ اغراض تمام تمنا اور ساری مرادون کے لیے حصول کا دامن ۔ ہر وضع کی بد وضع ہر روش کی بد چلن اور ہر قماش کی بد قماش عورتون کی ملجا اور مامن ۔ وہ وبائی بخار جو عورتون کے اعتقاد کی ہڈی مین سمی طور سے سما جاتا ہے ۔ وہ مضرت رسان گھن جو اکثر بیوقوف اور جاہل عورتون کی دولت و عفت

لفظ	معنے
	کو لگ کر سنہیان کھا جاتا ہے مردون کے پیرو شاہ اور عاملانہ مذاق کا لاجواب زنانہ جواب۔ اصطلاحی پیری سے بظاہر ہم بغل اور معنوی طور پر شباب کے ساتھ ہمخواب۔ وہ مشاق شعبدہ باز جو اپنے شعبدون کو کرامت اور اعجاز کا پرداز دے وہ پیر طریقت جو اپنے چیلون کو بیٹھک کے محافل مین اپنے حال اور قال سے سوز اور ساز دے۔ وہ دلالہ جس کی سہیلیان سہل سے سہیل مین تھکلی لگاتی ہین۔ وہ پرانی شیطان کی خالہ جس کی بد اصل اصیلین دم بھر مین آسمان کی سیکڑون خبرین لاتی ہین۔ وہ مہوس جس کی نرمی اور گرما گرمی کی

لفظ	معنے
	گھریا مین امیرزادیون کے طلائی کڑے گلتے ہین۔ وہ غماز جس کی میٹھی باتون سے سنگدلون کے دل چشم زدن مین موم آسا پگھلتے ہین۔ وہ مغنی جس کا بے سرا باجا ہمیشہ شیطانی صماخ خراش دھن مین بجتا ہے۔ وہ ایکٹرس جس کی بیٹھک کا پلاٹ فارم ہر طرح کے عروسی سامان سے پرتکلف طور پر سجا ہے وہ غیر مہذب اور دیو سیرت ہندوستانی دیوتا جس کو یوریشین اور ہر قسم کی سست ایمان ہندوستان زاد انگریزنین بھی باوجود دعوی تہذیب مغربی ہزارون ہزار نذر و نیاز بہزار عجز و نیاز چڑھا چکی ہین۔ وہ حلقۂ شرارت تخمیر جس مین

لفظ	معنے
	بڑی بڑی پر فریب غارتگران جان و ایمان بھی مشکلات کی زنجیر سے خلاصی کی فکر مین بیہوشانہ اپنی گردن پھنسا چکی ہین۔

راقم

آزاد

مولنا آزاد کا نامۂ پیام

نئی روشنی کا نامۂ پیام

لندن۔ سودمٹن اسٹریٹ۔ نمبر ۳۲۸۹۵

تاریخ ۳۰ جولائی ۱۸۷۸ء

مائی ڈیر عفت بیگم۔ جب سے مین تم کو چھوڑ کر لندن آیا ہون ہمیشہ تمھارے بزرگون کے اور محلے کے احباب کے خطوط میرے نام آتے ہین میرا پہلے

پہل بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کہہ کر دریاے فراق مین کشتی ڈالنا۔ اور بندر بمبئی سے جہاز دخانی پر چڑھنا کہ تمھاری فرقت مجھ پر سوار ہوئی۔ اکثر راتون کو جہاز مین تمھارے گیسوے مشکین موباف سرخ تنگ وچست کلی دار پاجامے اور اگرئی ململ کے دوپٹے کا خیال مجھے ستایا کرتا تھا۔ حتی کہ آنکھ ذرا جھپکی اور خواب مین تم موجود۔ مگر جب سے کہ اس طلسماتی شہر لندن مین میننے قدم رکھا روز بروز صدمۂ مفارقت گھٹتا گیا۔ اور دردِ جدائی کی تکلیف کم ہوتی گئی۔

اب بخدا تمھاری محبت اُسی قدر اور اُسی طرح کی مجھے ہے کہ جیسے کسی کو اپنی پالی ہوئی چڑیا یا کسی پیارے جانور کی محبت اور یاد ہوتی ہے۔ اس کے یہ معنی نہین کہ مین تم کو بھول گیا ہون۔ یا تمھاری محبت بالکل میرے دل سے مٹ گئی ہے۔ بلکہ تمھاری حالت کا جب کہ مین اس ملک کی

حور نژاد عورتون سے مقابلہ کرتا ہون
تو تم بالکل ایک نیم وحشی چارپایہ
بن کر میرے دیدۂ تصور کے سامنے
آتی ہو اور مین نہایت اس سے پچتاتا
ہون کہ کیون میری پیدایش ہندوستان
مین ہوئی - کیون نیم وحشی گوشت کے
ایک ہلنے ڈولنے والی چیز کو میرا باپ
بنایا گیا - اور کیون تم سی معصوم نیم
وحشی آدمی کے دائمی عیش و آرام و
پرورش کا مین ضامن ٹھہرا - واقعی اُس
سے بدنصیب دنیا مین کوئی نہین جو
اُس مردم سوز خطۂ غیر مہذب ہندوستان
مین پیدا ہوا ہے - جب تک مین تمھارے
ساتھ وطن مین تھا میرا یقین اور میرا
خیال یہ تھا کہ شاید مجھ سے خوش نصیب
کوئی شخص دنیا مین نہین اور شاید مجھ
سے زیادہ مزے سے کوئی بھی زندگی
بسر نہین کرتا - مگر اب جو مین دیکھتا
ہون تو مین زندہ داخل بہشت ہو گیا
اور تم اب تک ہاویہ کو اپنا زاویہ
بنائے بیٹھی ہو - چونکہ انصاف اور

ایمان اور مروت کے بالکل خلاف
ہو گا کہ مین آرام اور راحت سے
زندگی بسر کرون اور تم کو اُس بُری
حالت مین چھوڑ دون - یا مین ولایت
مین رہ جاؤن - یا کوئی دوسری شادی
اِس پرستان مین کرون - یا تمھارے
زندہ رہنے اور مرنے کو برابر خیال کرلون
اس لیے میرا خیال بہت زور سے
اس طرف رجوع ہوا ہے کہ بذریعۂ
نامہ و پیام کے تمھارے خیالات کی
صفائی کرون - تم کو تہذیب یافتہ
بناؤن - تمھارے دل سے تعصب
آمیز خیالات نکالون - اور یہ کوئی
مشکل بات نہین ہے - کیونکہ تم کو
اس قدر استعداد ہے کہ تم میرے
خطون کو بخوبی پڑھ لیتی ہو - اور بغیر
تائید کسی غیر کے اُن کے معنی بھی نکالتی
ہو - مگر ہان اس مین وقت اسی قدر
ہے کہ ایسے خطون کا کسی محفوظ سبیل
سے تمھارے پاس پہنچانا چاہیئے -
لیکن خوشی کا مقام ہے کہ مین نے

اُس کا بندوبست کر لیا ہے۔ کیونکہ (ف) بسر کا بیٹا میرے خیالات کا آدمی ہے۔ اور اُس کے ذریعے سے تم کو میرے خطوط ملا کرینگے۔ مگر خبردار کبھی یہ مراسلات تمھارے ابا جان یا تمھارے بھائی صاحب کی نظر سے نہ گزرین۔ اور اگر اس مین تم غایت درجے کی حفاظت کو کام مین نہ لاوٗگی تو بڑا غضب ہو جائے گا۔ اور قیامت بر پا ہوگی۔

کوہ قاف۔ کوہ قاف۔ سبز پری۔ لال پری۔ زرد پری۔ نیلم پری۔ پکھراج پری۔ سٹر سٹر پری کے قصے لڑکپن سے سُنا کرتا تھا۔ اور ان قصّون کو خیالی باتین جانتا تھا۔ مگر تمھاری جان کی قسم پریون کا ملک یہی ہے۔ یہان کی عورتین آزادی کی ہوا کھا کر جیتی ہین۔ ہر قسم کی تعلیم پاتی ہین۔ ہر مجلس و محفل مین بے تکلف جاتی ہین۔ گاتی ہین۔ بجاتی ہین۔ ناچتی ہین۔ ہر قسم کے مردون کو خوش کرتی ہین۔ عمدہ سے عمدہ شرابین پیتی ہین۔ متوالی بھی بنتی ہین۔ سواریون پر سیر کو نکلتی ہین۔ لباس صاف پریون کا سا تھ صرف پر کھونس دینے کی کسر ہے۔ غرضکہ مصالح جو ہوتا تو اُڑ بھاگتی

مین تو یہان پڑھنے آیا ہون۔ مگر کیا خاک کتاب دیکھون۔ کوئی آن۔ کوئی وقت۔ کوئی لحظہ بھی تو آئینۂ خیال کسی پری وش کے جلوے سے خالی نہین رہتا۔ اکثر اوقات تمھارا دل مین خیال آتا ہے۔ جب کسی فرنگن کی واٹر سلک کی گون پر آنکھ پڑ جاتی ہے۔ مجھے تمھارا گرنٹ کا پاجامہ کس نفرت سے یاد آتا ہے۔ جب کسی کی میم کو کسی دوسرے صاحب کے ساتھ بے تکلفانہ ناچتے کودتے دیکھتا ہون تمھاری شرم ایک تیر کی طرح دل کے پار ہو جاتی ہے۔ جب کسی سفر ز لیڈی کو بیف[۱] کے ٹکڑے پر ہاتھ صاف کرتے دیکھتا ہون تمھارا

[۱] گائے کا گوشت ۱۲

چپاتیون کو حنائی اُنگلیون سے گھٹکنا
یاد آتا ہے۔ اور کیا جی گھبراتا ہے۔
جب کسی مس کے سر سے جا کی کلب[۱]
یا پچٹیم کی بو آتی ہے۔ تمھارے سر کے
حنا کے تیل کے خیال اور اُس کی بُری
بو کے تصور سے دماغ پراگندہ ہو جاتا
ہے۔ جب کسی خاتون کو انٹا کھیلتے
وقت پھرتی سے ہنی پوری ٹانگون کی
طرح تڑپ جاتے دیکھتا ہون اور
تمھارا مریضانہ اور نخرے سے کمر کو سو
جگہ سے خم دینا۔ اور چو کی پر سے طاق
تک عطر لانے جانا یاد ہوتا ہے۔ تو
دل کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ جب
ایک روشن دماغ عورت کو دیکھتا
ہون کہ اپنی گفتار رفتار اور ذہانت
اور جودت سے بیس بیس جنٹلمن[۲] یعنی شریف
مردون کو خوش کرتی ہے۔ تو اُس وقت
اس کا تاسف ہوتا ہے کہ تم تو میرے
عزیز مردون کو دیکھ کر اس طرح سے
مُرجھا جاتی تھین جس طرح لجا لو۔

تم نے آج تک شاید بجز ایک آسمان
کی نیلی اور زمین کی خاکی رنگت کے اور
کچھ دیکھا ہی نہین۔ ایک مرغی خانے
مین پیدا ہوئین۔ اُسی مین پلین اُسی
مین رہین۔ کھانے مین فقط مری ہوئی
بکری۔ یا سیپ لگی مرغی کا گوشت۔
یا سڑی گلی مچھلی نصیب ہوئی۔ پہننے کو
گوٹا کناری مسخرہ پن کی آرایش کی
چیزین ملین۔ نہ عمر بھر خدا کی قدرت کا
تماشا دیکھا نہ آزادی سے سانس
لینے کی فرصت ملی۔ بھلا تم ہی خیال
کرو کہ تم سے اور ایک جانور سے
کیا فرق ہے۔ کھانا پینا۔ سونا یہ سب
کچھ تو حیوان کو بھی نصیب ہے۔ تم اگر
تھوڑا سا کام اپنی سوئی عقل سے
لو تو تم کو خود معلوم ہو جائے کہ دنیا
ایک قدرتی عیش خانہ ہے۔ اور
بندگان خدا اس مین عیش و آرام
کرنے آئے ہین نہ کہ قیدی بن کے پا بزنجیر
اور مرغی خانے مین رہنے عورت اور مرد

[۱] اقسام خوشبو ۱۲ [۲] مرد شریف ۱۲

دونون خدا کے بندے ہین۔ اور خدا
بڑا منصف مزاج ہے۔ اُس نے دونون
کو برابر بنایا ہے۔ مرد کی دو آنکھ تو عورتکی
بھی دو آنکھ۔ (رہا قواے جسمانی کا ضعف
اور طبعی جبن سو اُسپر پھر بحث ہوگی)
پھر کیا وجہ کہ عورتین آزادی اور علم
اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھنے سے
محروم رکھی جائین۔ بھلا کیا یہی انصاف
ہے۔ کہ ہم لوگ عورتون کو قید خانے
مین بند اور تمام دنیا کے تماشے دیکھنے
سے باز رکھین۔ اور خود پڑھ لکھ کر لائق
بنین۔ خود عمدہ سے عمدہ چیز کھائین
پئین۔ اور اون کو کھانے پینے نہ دین
مردون کے غنچۂ دل کھلانے کے لیے
عورت باد بہار ہے۔ مردون کے
دماغ کی صفائی کے لیے عورت کی محبت
کا لالشہ شراب جرمن سے بڑھ کر ہے۔
عورتون کو اللہ نے مردون کی طبیعت
کو ہر وقت اعتدال پر رکھنے کا آلہ بنایا
ہے۔ پھر ایسی حالت مین اگر عورتین
قیدیون کی طرح بند رہین تو کیونکر دو

چستی و چالاکی اور ہوش و حواس سے
دنیا کے کامون کو انجام دے سکتے ہین
یہان کی عورتین واللہ عورتین نہین
ہین۔ تمھارے لکھنؤ کی بیگمین نہین کہ
بھوت کا قصہ سُنکر ڈرین۔ شیر کے
نام سے کانپ جائین۔ توپ کی آواز
سے تھرتھرانے لگین۔ بیس برس روز مین
دالان سے صحن خانے مین نکلین۔
فقط بیکار ناز اور نخرے مین دن رات
کاٹین۔ اپنے شوہرون کو خود پردہ نشین
بنائین۔ کوٹے تک کو نامحرم جانین۔
ایک چپاتی کھانے پر غرور کرین حضرت
عباس کی درگاہ تک جانے کو حج کا
سفر جانین۔ جیتے جی بیس کہارون سے
اپنی زندہ لاش اُٹھوائین۔ بکریون
کی طرح دن بھر پان چباتی رہین۔ دونون
کے سے دانتون کو مسّی مل ملکر سیاہ
بنائین۔ درد سر اور اختلاج قلب کی
شکایت مین آٹھ پہر مبتلا رہین۔ کانون
کو چھید چھید کر مسکی سکھیون کا چھتا
بنا ڈالین۔ مہندی کی تعریف کے

ہاتھ پاؤن سُرخ کرین۔ غیر مردون کی
آواز سُنکر وحشیون کی طرح بھڑکین۔ ح
جلسون کا تماشا چلنون سے دیکھین۔ ت
گاڑیون پر سیر کو نکلین۔ پڑھنے لکھنے
کے نام سے جلین۔ حوران انگلستان ع
وہ بلا آفت قیامت برق ہین
کہ ایک دم مین پرانے بھوت کو
سر سے اُتار دین۔ ایک آن مین محل
سرا سے جن کو بھگا دین۔ شیرون کے
شکار کا تماشا دیکھنے جاتی ہین۔ موقع
اور محل سے ہاتھی پر بیٹھ کر گولی بھی
لگاتی ہین۔ پریڈ پر دس ہزار بندوق
اور دو سو توپ کی آواز سنتی اور
قہقہے لگاتی ہین۔ سیر کرنے روم اور
جزائر اور سوئیزرلینڈ کے پہاڑون کی
مرد احباب کے ساتھ بلکہ اکثر اوقات
تنہا بھی چلی جاتی ہین۔ دن بھر لکھتی پڑھتی
اور خانہ داری کا کام کرتی ہین۔ شام
سے تماشا خانون محفلون درباروں
اور جلسون کو زینت بخشتی ہین۔ اپنے
شوہرون کو وطن مین چھوڑ کر عجائبات
روزگار دیکھنے دور دراز ملکون مین
چلی جاتی ہین۔ اور اپنے تجربے کو پختہ
کرتی ہین۔ بڑے بڑے لال کلّے اور
سفید کلّے والے سفیرون سے ڈٹ کر
ہاتھ ملاتی ہین۔ اور لپٹ کر پولکا ناچتی
ہین۔ دو دو سیر گوشت اور چار چار
بکس سارڈین مچھلی تفن مین کھا جاتی
ہین۔ چار چار بوتل بیر بیسیون بوتل
شام مین کھیلتے کھیلتے نوش جان
فرما جاتی ہین۔ ہندوستان مین جانا
اُن کے لیے ایک سہل اور تفریح انگیز
سفر ہے۔ اپنے شوہرون کی ساری
آمدنی ایک ایک گون مین خرچ
کر ڈالتی ہین۔ ریل پر اور فٹن پر اور
چرٹ پر اور جہاز دخانی پر ہوا کھانے
جاتی ہین۔ کسی کے مرجانے سے برسون
لباس سیاہ پہن کر پیتی کھاتی اور
ناچتی گاتی اور اُس کی روح کی دعوت
مین مصروف رہتی ہین۔ کسی مصنوعی

۱ے قواعد کا میدان ۱۲ ۲ے فرنگستان کے ایک چھوٹے سے ملک کا نام ۱۲ ۳ے ناشتا ۱۲

چیزکے رنگ سے اپنے بدن اور اپنے
دانتون کو خراب نہین کرتین - غیر
مردسے بڑے تپاک - بڑی محبت - بڑے
اخلاق - اور بڑی گرم جوشی سے ملتی
ہین - کتابین تصنیف کرتی ہین تحریرین
لکھتی ہین - دکان مین ہر قسم کی چیز
بیچتی ہین - ہزارہا قسم کی تجارت کرتی
ہین - ٹیلیگراف چلاتی ہین - بیمارون کا
علاج کرتی ہین - سیتی ہین - پروتی ہین -
پارلیمنٹ مین بحث سُننے جاتی ہین -
تماشاخانون مین سانگ لاتی ہین -
مدرسون مین درس دیتی ہین شفاخانون
مین مریضون کی خبر لیتی ہین جیلخانون
مین قیدیون کی خبرگیری اور چارہ جوئی
کے لیے جاتی ہین - عمر بھر پارسا بن کر
گرجون مین پادری صاحبون کے آگے
ہر شام و صبح توبہ کرتی ہین - بن ٹھنکر
نماز پڑھنے تشریف لے جاتی ہین -
خلاصہ یہ کہ دنیا مین جو کچھ مرد کرتے
ہین سب یہان کی عورتین بھی کرتی
ہین - اور ہمارے ملک کے مردون
سے کہین آرام و مسرت اور تسکین
اور شوکت سے زندگی بسر کرتی ہین -
اب بتلاؤ یہ عورتین نہین نہین یہ
فرنگستانی پریان اچھی ہین یا ہمارے
ملک کی بیگمات کہ جس مین تم بھی ہو -
مین نہایت افسوس کرتا ہون کہ کیون
مین تم کو اپنے ساتھ نہ لایا - وگرنہ آجتک
تم کو تراش خراش کر اپنے مطلب کا
بنا لیتا اور تمھارے تیرہ و تار دل
مین نئی روشنی کا چراغ جلا دیتا -
اگر تم میرے ساتھ ہوتین تو مجھے بہت
کچھ فائدہ پہنچتا - کیونکہ یہان میم والے
آدمی کی مجرد سے زیادہ قدر و منزلت
ہوتی ہے - اور وہ ہر قسم کے جلسے اور
صحبت اور مجلس اور دربار مین بلایا
جاتا ہے - اور ہر قسم کے لوگ عموماً
اُس کی بڑی خاطر کرتے ہین خصوصاً
مجرد لوگ تو اُس کو پوجتے ہین - پھر
ایسی حالت مین اگر مین تم کو اپنے

ساتھ لاتا تو گویا سارا لندن تمھارا تماشا
دیکھتا۔ اور ہزارون میم تم سے ملاقات
کرنے آتین۔ بیسیون نوجوان لارڈ اور
ڈیوک روز مجھسے ملنے آتے۔ کیونکہ تمھارے
ملک کی تو کوئی عورت یہان ہے ہی نہین۔
اس لیے تمھاری خاطر حد سے زیادہ ہوتی
اور تم کو ہر کوئی گلے کا ہار بناتا۔ اور میرا
کام مفت مین نکلتا۔ یہان عورتون
کی سفارش ہر قسم کی سفارش سے زور آور
اور پُر اثر ہے۔ ان کی سفارش سے بڑے
بڑے جلسون کا ممبر بنتا ہے۔ ان کی سفارش
سے عہدہ ہاے جلیلہ ملتے ہین۔ ان کے
ذریعہ سے اعلیٰ درجے کی صحبتون مین
رسائی ہوتی ہے۔ ان کی سفارش سے
وزرا کی حکمت عملی مین فرق آجاتا ہے۔
ان کے دباؤ سے بڑے بڑے مدبر
اپنی راے بدل ڈالتے ہین۔ القصہ کوئی
کام ایسا نہین ہے جو تمھاری بہنون
کی تائید اور توجہ سے نہ نکل سکتا ہو۔
پھر ایسی حالت مین تم ہی خیال کرسکتی
ہو کہ تمھارے یہان چلے آنے اور رہنے
سے مجھکو کیا فائدہ پہنچتا اور میری
رسائی کیسی چمک جاتی۔ غالباً اس
خط کو پڑھ کر تمھارے دل مین گدگدی
اُٹھے کہ تم بھی یہان آکر اپنی مغربی
بہنون کے ساتھ اُن جنتی مزون کی حصہ دار
ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت
دونون کے لیے دنیا مین اُتارا ہے۔
تمھارا آنا یہان کچھ مشکل نہین ہے۔
بشرطیکہ تم ہمت کرو۔ اور تعصب اور
شرم ناجائز کی زنجیر کو ایک بار توڑ ڈالو
مگر جب تک کہ تمھارے باپ (جن کو
مین ایک بڈھے اور نیم مردہ قاز سے
تشبیہ دے سکتا ہون۔) زندہ ہین۔
البتہ بہت سی دقتین پیش آئین گی کیونکہ
وہ شخص نہایت متعصب اور تیرہ عقل
ہے۔ اور اُس کا پیکر لے جوہر بالکل تہذیب
مغربی کے اثر سے خالی ہے۔ اس شخص کے
جو خطوط میرے نام یہان آتے ہین
اُن کے مطالعے سے میرا وقت بیکار

لے اِن القاب سے بڑے بڑے نواب اور اُمرا پکارے جاتے ہین ۱۲

ضائع ہوتا ہے۔ کیونکہ اُن خطوط کو بخوبی بدتہذیبی۔ حماقت۔ اور تعصب کا ایک مجموعہ کہا جا سکتا ہے۔ اُن خطون کے مضامین پڑھ کر کبھی تو بے اختیار مجھے ہنسی آتی ہے۔ اور کبھی غصے سے میرا چہرہ سُرخ ہو جاتا ہے۔ میرا قصد ہے کہ عنقریب ان لوگون سے نامہ و پیام بند کر دون کیونکہ ایسے لوگون سے مراسلات رکھنے مین میرے نازک اور روشن دماغ کے خراب ہو جانے کا ڈر ہے۔ جب تک یہ بڈھے بے وقوف زندہ ہین تمھارا ہندوستان سے قدم نکالنا خالی از وقت نہین ہے۔ اور وہان کے قواعد قومی کے مطابق ایک طرح غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔ مگر بہر حال تم کو اپنے خیالات کی صفائی بہت ضرور ہے۔ اور لازم ہے کہ میرے ہندوستان پہنچنے کے قبل تم اپنے کو زیورِ شائستگی آزادی سے آراستہ و پیراستہ کر ڈالو۔ اور میرے ساتھ عمر بھر زندگی بسر کرنے کے قابل بناؤ۔ کیونکہ ہندوستان مین مَین وہ

دل وہ دماغ وہ مزاج وہ طبیعت وہ مادۂ تہذیب اور وہ اخلاق لیکر نہین آنے کا جس کے ساتھ جہاز پر سوار ہوا تھا۔ بلکہ مین اپنی قوم کا مصلح اور تہذیب آموز بن کر آؤن گا۔ عورتون کو آزادی دلوانے کا وکیل مین ہون گا۔ تعصّب اور پُرانے خیالات کی زنجیر مین توڑ دون گا۔ پھر ان بڑے بڑے کامون مین میری کامیابی زیادہ تم تمھاری تائید پر موقوف رہے گی۔ اور گویا تمھارے ذریعے سے مین اس کو ثابت کرنا چاہون گا کہ ہان بیگیات مین بھی تہذیب یافتہ ہونے کا مادہ ہے اور وہ بھی نئی روشنی کے مطابق اخلاق اور آزادی کو صحیح طور سے برت سکتی ہین۔

یہان کی میم صاحبون کے اخلاق کی تعریف مین کیا کرون۔ کوئی کمبخت روز ایسا ہوگا۔ کہ میری دعوت کہین نہوتی ہو۔ چاے کی دعوت۔ بادہ نوشی کی دعوت۔ قہوے کی

دعوت۔ کھانے کی دعوت۔ اکثر ہوا
کرتی ہے۔ اور اکثر تہذیب یافتہ
عورتین جین ملاقات تمھارا ذکر چھیڑتی
اور تمھارے حالات کی مستفسر ہوتی
ہین۔ مگر خیر مین اپنی عزت سلامت
رکھنے کو دروغ مصلحت آمیز بہ از
راستی فتنہ انگیز پر عمل کرتا ہون۔
عورتون کے ساتھ یہان کے مقنن
صاحب نے بھی واللہ بڑی رعایت
کی ہے۔ یعنی عورت کے لیے کوئی سزا
اُس حالت مین بھی نہین ہے جب کہ
وہ اپنے شوہر سے بیوفائی کرے۔ دوسرے
کسی مرد سے پھنس جائے یا دل لگائے
کیونکہ ایسے تعلق کے کرنے مین سزا
دینے سے آزادی مین فرق آجاتا ہے
اس غدار شہر مین سیکڑون عورتین ایسی
ہین جن سے اُن کے شوہرون سے
قانونی جدائی ہوگئی ہے۔ مگر شوہر
اُن کو عزت و آرام سے زندگی بسر
کرنے کے لیے ماہانہ ایک مشاہرہ
معتد بہ دیتا ہے۔ اور وہ پوری آزادی
سے اُس کو خرچ کرتی ہین۔ اور اپنے
احباب کی محبت مین مسرور رہتی
ہین۔ حالانکہ تمھارے ملک کے لوگ
زنانے مکان کے جھانکنے پر گولی مار
دیتے ہین۔ خیالی بات پر جان دیتے
ہین۔ اس قسم کا قصہ سنکر جورو کے
گلے پر چھُری چلا دیتے ہین۔ اور یہ
سب بدتر قسم کی بداخلاقی ہے جس کا
تذکرہ سُن کر یہان کی عورتین کانپ
جاتی ہین۔

تمھارے نیم وحشی بھائی کے خط کے
ذریعے سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ اکثر
تمھاری طبیعت بدمزہ رہتی ہے۔
اور ضعف کے آثار تمھارے بشرے
سے ظاہر ہین۔ اور حکیم لوگ سڑے
ہوے پتون کا عرق پلا پلا کر تمھاری
جان مارنے کی فکر مین ہین۔ اگر مجرد
ضعف ہے تو اس قسم کے بے اصول
علاج پر لعنت بھیجو۔ اور اپنے بھائی
کے ذریعے سے کسی انگریزی دکان
سے ایک بوتل پُرانا عرق پورٹ کا منگا

ایک نہایت مقوی دوا ہے منگالو۔ صبح کو ایک تولہ اور شام کو ایک تولہ پیا کرو۔ پھر ہفتے بھر مین چہرہ گلنار ہو جائے گا۔ طاقت اور پھرتی آجائے گی۔ اور خوب بھوک لگے گی۔ یہان کی عورتین ضعف مین اکثر اس دوا کا استعمال کرتی ہین۔ اور ہزارون مرتبہ یہ مجرب عرق تجربے مین آچکا ہے۔ اسکے پینے سے ایک مزہ دار گرمی مزاج مین آجائے گی۔ اور دل خوش ہو جائے گا کیونکہ یہ دوا مفرح ہے۔ مگر اُس گرمی سے ڈرنا نہین۔

اب اس وقت میل کا وقت قریب ہے۔ اس لیے مین خط کو بند کرتا ہون پھر آیندہ میل مین تم کو میرا خط ملے گا۔

راقم

سعید ازلی

نئی روشنی کا نامہ و پیام

لندن۔ سوو ٹن اسٹریٹ نمبر ۳۲۷۹۶

ستمبر ۱۸۷۸ء اعیسوی

مائی ڈیر پاپا۔ شاید حضور یہ مختصر مفید مطلب القاب اور اس کے نازک اور پیارے اور دل نواز معنی نہ سمجھین۔ اور مجھ سے خفا ہون۔ کہ کیون مین نے مغلق اور پرشوکت الفاظ القاب مین استعمال نہ کیے۔ اور کیون ایک انگریزی القاب سے عریضہ شروع کیا لازم ہے کہ قبل مضامین ضروری کے مین آپ کو اس کی کیفیت تصریحی لکھون اس فقرے کے معنی پیارے ابا جان ہین مگر انگریزی زبان کی ملاحت کے سبب ان تینون لفظون کے اجتماع مین ایک عجیب خوشگوار مزہ پیدا ہوا ہے۔ جو ساری قاموس اور صراح کے لکھنے سے بھی ممکن نہین۔ کیونکہ مصنوعی اور اصلی طور کے اظہار محبت مین باہم بڑا فرق ہے۔ اور مشرقی السنہ کل مصنوعی

ہین - اس لیے اُن کا اثر دل پر پورا پورا نہین ہوتا - یہان بادشاہزادے اسی القاب سے اپنے والد کو یاد کرتے ہین - اور جب کوئی غریب لڑکا اپنے باپ کو مائی ڈیر پاپا کہکر پکارتا ہے - اُس وقت بلامبالغہ میری کیفیت صاف وجد کی سی ہو جاتی ہے - چاہے حضور مجھ سے خفا ہی کیون نہون - مگر مین تو اپنے سچے دل کے جوش محبت سے حضور کو اس لقب سے حاضر و غائب پکارا اور خطاب کیا کرون گا - اور مین نے اپنے چھوٹے بھائی حیدر مرزا کو بھی اس کی ہدایت کی ہے - مگر مین نہین سمجھتا کہ اُس کو اس کی ہمت ہوگی - اور وہ اس لفظ کو ایسا پسند کرے گا جیسا مین نے کیا ہے - کیونکہ اب تک تو وہ اُس بدرررو مین بند ہے جہان سے بدتہذیبی اور تعصب اور بوسیدہ خیالات کے نجس ابخرے نکلا کرتے ہین - آپ نے چلتے وقت جو عمدہ عمدہ سرمائی کپڑے شال اور زردوزی کے بنوا دئے مجھے

سب یہان بے کار ہوگئے - کیونکہ ایک روز مین اُن مین سے ایک جوڑا پہن کر ہائیڈ پارک کی سیر کو نکلا تھا - بلامبالغہ دو سو بدذات اور شریر لونڈے تالی بجاتے ہوئے میرے ساتھ ہوگئے - اور صاف ہولی کے سانگ کی قطع میری بن گئی - اُس لباس فاخرہ سے ایک نقصان یہ بھی ہوا کہ ہوٹل والے صاحب نے اپنا بل بڑھا دیا - اور مجھ سے بہ نسبت اور معمولی مسافرون کے ہندوستانی شہزادہ جاننے کے سبب روپیہ زیادہ لیا - مجھے بہ مجبوری یہان کپڑے بنوانے پڑے - اور قریب ۵۰۰ روپیہ کے خرچ ہوا - امید کہ جلدی ہنڈوی کے ذریعے سے آپ یہ روپیہ عنایت کرین - علاوہ اور نقصون کے ہندوستانی لباس سے اس سرد ملک مین اعضائے اندرونی و بیرونی کی پوری حفاظت بھی نہین ہوسکتی - فقط لباس سے کیا خاک حفاظت ہو اگر غذا گرم نہ کی جائے اور عمدہ عمدہ ولایتی عرق کا

استعمال نہ ہو۔ کیونکہ یہان مزدور
تک تو پانی پینا حرام جانتا۔ اور بیر یعنے
چراتا اور دشتی جو کا مرکب عرق کشیدہ
پیتا ہے۔ اسی کو آپ لوگ اپنے خیالات
کے مطابق بیر شراب کہتے ہین۔ اور اس
بارے مین آپ لوگون کا سارا ایمان
خانساماں لوگون کے قول پر ہے۔ اُنھون
نے جو کچھ کہدیا وہ ہندوستانیون کے
لیے وحی آسمانی ہے۔ یہان آنے کے
تھوڑے روز بعد میری طبیعت بدمزہ
ہو گئی تھی۔ مین نے فوراً ڈاکٹر لیکلنگ کو
بلوایا۔ اُنھون نے دوا بھی دی۔ اور
مجھ سے یہ بھی کہا کہ اگر مین روز چار
پائینٹ (یعنی نابالغ بوتل) کلاریٹ
سے کم پیون گا تو غالباً مر جاؤن گا۔
اب مجبوری سے مجھے کلاریٹ کا عرق
پینا پڑتا ہے۔ اس خرچ کا حساب بھی
وہان نہین ہوا تھا۔ ضرور ہے کہ اب
جو آپ ایجنٹ کے نام خط لکھین اُس
مین اس خصوص مین ایک عام ہدایت
فرمادین کہ میری حفاظت جسمانی مین
بصلاح اطبا جو خرچ ہو اُس کا بل
وہ پاس کر دیا کرے۔ مین یہان نرا
کٹھ ملا بنکر تو رہ نہین سکتا۔

کیونکہ یہ میری طبیعت کے بالکل
خلاف ہے۔ اور علاوہ اس کے آپ
کے نام و نشان مین بھی اس سے فرق
آئے گا۔ اور جب کہ نرا کٹھ ملا مین نہ بنا
تو پان تنباکو کا خرچ تو ضروری ہے۔
اور یہان پان تنباکو کے قائم مقام
چاے قہوہ (بیگ) اور چرٹ وغیرہ
ہے۔ پس ضرور ہے کہ اس ضرورت
شدید کا خیال بھی خاطر شریف مین رہے
مین کیا کہون یہان شریف کے لیے
کئی ایک قسم کا خرچ ہے۔ جو لوگ کہ
ہندوستان مین رہ کر یہان کے
حساب کا تخمینہ کیا چاہتے ہین اُن کی
یہ سراسر حماقت ہے کیونکہ کوئی تخمینہ حسابی
کا وہان سے ہو نہین سکتا۔ اور انگریز
لوگ جو وہان ہین سب کے سب اپنے
اندازہ کا خرچ بتا دیتے ہین۔ یہان
جب کوئی غیر ملک کا آدمی کسی قسم کی

اچھی صحبت مین ملنا جلنا چاہے تو ضرور ہے کہ وہ پہلے سے جیب مین حسب موقع خرچ کرنے کے لیے کافی روپیہ رکھ لے وگرنہ کبھی اس کی رسائی ہو نہین سکتی۔ فرض کیجئے ایک تعلیم یافتہ دوست کی ملاقات کو جاؤن اور وہ اُس وقت اور چند دوستون کے ساتھ گنجیفہ کھیل رہا ہو تو مجھے ضرور یہان کے ولایتی اخلاق کے مطابق اُس کھیل مین شریک ہونا ہوگا۔ اور یہان کا کھیل اللہ کے فضل سے کوئی سادہ کھیل ہندوستان کی طرح کا تو ہے نہین کہ مفت مین کوئی اپنی اوقات ضائع کرے۔ بلکہ یہان بغیر بازی کے کوئی کھیل ہی نہین۔ ہروز شاید کروڑون روپیہ کی ہار جیت کی نوبت آتی ہوگی پس اس صورت مین اس مہذب کام کی انجام دہی کے لیے خرچ کی ضرورت ہے۔ ہان ہان ایک بات رہ گئی۔ کہین آپ میری اس تحریر سے یہ نہ

خیال کر لین کہ یہان کے لوگ عموماً جواری ہین۔ کیونکہ لفظ عزت شکن ہے۔ حالانکہ یہان کوئی ایسی بات نہین ہے۔ بلکہ صرف تفریح اور عقل کی صفائی کے لیے لوگ بعض بعض قسم کا کھیل کھیلتے ہین۔ یہان کے ہوٹلون اور مکانات عام مین اکثر نوکرون کی جگہ خوب صورت طرح دار تربیت یافتہ چیت اور چالاک کمسن عورتین ہین۔ اور یہی لوگ ہر قسم کا کام دن کو اور رات کو دیتی اور کرتی ہین۔ اور اس خوش اخلاقی اور مروت سے پیش آتی ہین کہ آدمی اُن پر جان دینے لگتا ہے۔ حضور کے سر مبارک کی قسم میری تو یہ کیفیت ہے کہ بے اختیار ان کو مارے محبت اور اخلاق کے گلے سے لگا لینے کو جی چاہتا ہے۔ یہ لوگ ایسی شایستہ اور ہوشیار ہین کہ ان پر سے ہزار بیگم کو صدقے کر ڈالون تو بجا ہے۔ جب کچھ دنون اچھی طرح سے خدمت کرتی ہین اور

جب یہ جان لیتی ہین کہ اُن کا آقا
یا مالک یا مسافر ہوٹل اُن سے خوش
ہوا تو وقت فرصت مین مسکراتی ہوئی
آتی ہین - اور اس انداز سے انعام
مانگتی ہین کہ صاف یہ جی چاہتا ہے کہ
منی بیگ اُٹھا کر اُن کے حوالے کر دیجیے
اور جب اُن کو کچھ مل جاتا ہے تو پھر
ایک پھُرتی کی ادا سے گون کو چکر
دے کر اور سر کو جھکا کر تھینکس دے کر
کمرے سے اس طرح نکل جاتی ہین کہ اُس
انعام دینے والے کو شہید کر ڈالا - اِن کا
ہندوستانیون کی طرح یہ قاعدہ
نہین کہ ہر وقت انعام کے لیے دق
کرین بلکہ موقع اور محل سے خواستگار
ہوتی ہین - شاید ہمارے ملک کے
بعض رئیسون کے ملازمون نے
اس قسم کی حور نژاد عورتون سے
کچھ حد سے زیادہ ہندوستانی اخلاق
برتا تھا - اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہان
بہت سے اکدش بچے ہو گئے - یہ بات
بہت بری ہوئی کہ بچہ پیدا ہو گیا - کیونکہ

یہان کے اخلاق کے مطابق نمایان
طور پر ذلت بہت معیوب ہے - خیر
گوشت خر دندان سگ - اُس سے
مجھے کیا کام - مین نے فقط اِن کی وسعت
اخلاق کے دکھانے کے لیے اس قدر
بھی لکھا - ورنہ اس کی کچھ ضرورت
نہ تھی - پرسون ایک رئیس کے مکان
مین ایک ناچ کا جلسہ تھا - وہان مین
بھی گیا تھا - میری جان پہچان ایک
میم نے مجھ سے ناچنے کو کہا اور اس کی
خواہش کی کہ مین اُس کے ساتھ
ناچون - مگر مین نے شرمندہ ہو کر انکار
کیا - وہ کب مانتی تھی - مجبوری سے
مجھے باضابطہ اُس سے لپٹ کر کودنا
تڑپنا اور اُچکنا پڑا - چونکہ میرا پاؤن
بے قاعدہ پڑتا تھا - اس سے بڑی ہنسی
ہوئی - اور بعض طبیعت دار میمون
نے خوب تالیان بجائین - اور بعض
مسخرے صاحبون نے ہرّا دیا -

دوسرے روز مجھے ایسی ندامت
ہوئی کہ مین علی الصبّاح ایک ناچ

سیکھنے کے اسکول مین چلا گیا - اور
ایک ہفتہ کے دو پونڈ دے کر اپنا
نام لکھوایا اب مین ناچ کی بھی تعلیم
پا رہا ہون - اور بہ عنایت ایزدی
میرے پاؤن خوب اچھی طرح پڑنے
لگے ہین - اور اسکول مین میری بڑی
تعریف ہے - اور میرے ہم درس طلبا
مجھے برہما پوتی کہتے ہین - اور یہ نام مشہور
ہوتا جاتا ہے - اس سے یہ غرض نہین
کہ مین جانور ہون - بلکہ میری قدم بازی
کی پلے سرے کی تعریف ہے - ناچ کے
اسکول کی معلمہ ایک معزز خاتون ہین -
اور وہ خود ساتھ ناچ کر ہم لوگون کو
ناچنا بتاتی ہین - حضور اس کو سنکر بہت
خوش ہون گے کہ اب مین کانٹے چھری
سے خوب جلدی کھا سکتا ہون - اور
کانٹے سے سارڈین مچھلی کے کانٹے
بھی صفائی سے اور ضابطے کے مطابق
الگ کر ڈالتا ہون - اور ولایتی پنیر
بھی شوق سے کھاتا ہون میرا قصد
ہے کہ عمدہ سارڈین اور ولایتی پنیر
اور کچھ نمکین گوشت حضرت والدہ صاحبہ
اور حضور کے لیے بھی آیندہ میل مین
روانہ کرون - یہ چیزین نہایت مقوی
اور خوش ذائقہ ہین - اور یقین کلی ہے
کہ حضور نوش فرما کر غایت درجہ اس
ارادت کیش سے راضی ہون گے -

اماں اور باجی کے ہاتھ کا لکھا ہوا
جو کوئی خط نہین آتا اس سے میرا دل
اکثر غمگین رہتا ہے - اور اکثر مین
افسوس سے اس طرف خیال کرتا ہون
کہ سات سمندر پار مجھے اُن کی پیاری
پیاری باتین سُننی نصیب نہین ہین -
اور نصیب ہون تو کیون کر آپ نے
تو اپنے تعصب انگیز خیالات کے
مطابق اُن کی تعلیم ہی نہین کی - اُنکو
پڑھنے لکھنے سے کیا کام - پھر کون سی
شکل ہے کہ مجھ سے اور اُن لوگون سے
نامہ و پیام ہو - اور جب تک باہمی
خیالات محبت آمیز کا مبادلہ ہوتا
رہے کبھی محبت کا درخت سرسبز
اور تازہ نہین رہ سکتا - وہ لوگ

کبھی کبھی منشی صاحب سے خط لکھوا کر
بھیجا کرتی ہین۔ اُس خط مین بجز دعا
سلام اور خاک پتھر کے کچھ بھی نہین ہوتا
پھر ایسے خط سے مجھ دور افتادہ کی کیا
تسکین ہوگی۔ کیا اب بھی حضور تہذیب
کا چشمہ نہ لگائین گے۔ کیا اب بھی حضور
تعصب کی زنجیر کو نہ توڑین گے۔ کیا
اب بھی حضور تعلیم نسوان کے فوائد کو
نہ دیکھین گے۔ کیا اب بھی حضور
بہار دانش اور مینا بازار کے ورق
گنا کرین گے۔ کیا نئی روشنی کی چمک
اب تک حضور کے آرام خانے مین
نہین گئی۔ کیا ہم لوگون کے بڑے
مغربی پیشوا کی آواز اب تک گوش
مبارک تک نہین پہنچی۔ مین دست بستہ
التماس کرتا ہون۔ کہ اب بھی حضور
خواب غفلت سے چونکین۔ اور
دنیا کی موجودہ اور آیندہ ضرورتون
کو غور اور توجہ سے دیکھین خیر
امان جان کی تعلیم کا وقت تو باقی
نہین رہا۔ اس لیے سراسر مجبوری ہے
باقی رہین چھوٹی باجی اور منجھلی باجی۔
اِن کو تو بیشک کسی اسکول مین بسم اللہ
کر کے داخل کر دیجیے۔ تاکہ قبل شادی
کے زیور تعلیم و تہذیب سے آراستہ
ہو جائین۔ جاہل عورت کو کسی مرد کے
حوالے کرنا صاف ایسا ہی ہے۔ کہ
کسی کو عمر بھر ایک بلائے بے درمان
کے ساتھ رہنے کے لیے مجبور کیا جائے
مجھ کو بعض عزیزون کے خط سے یہ
بات معلوم ہوئی ہے کہ آپ کو میری
شادی کا بھی خیال ہے۔ اور آپ
بغیر اجازت میرے ادھر اُدھر وعدہ
کرتے پھرتے ہین۔ مگر اس کا انجام
اچھا نہین ہے۔ کیونکہ مین کبھی ایک
وحشی اور غیر مہذب عورت کے ساتھ
عمر بھر رہنا پسند نہین کرون گا۔ اور
کبھی اس خصوص مین آپ کی کوئی بات
نہین مانون گا۔ میرے اس التماس
کو اپنے آغوش خیال مین رکھ کر حضور
میری نسبت کی نسبت کوئی بات
کرین۔ تعلیم نسوان کے باب مین اگر

اگر آپ کے خیالات صاف نہون تو
آپ حضور مجتہد عصر حضرت قبلہ و کعبہ
مغربی کے حضور مین حاضر ہون اور
اُن سے اس بارے مین صلاح کرین
پھر وہ بہمہ وجوہ آپ کا رفع شک
کر دین گے۔ اور آپ کے خیالات کی
تاریکی روشنی سے مبدل ہو جائے گی۔
حیرت ہے کہ ایسا شخص آپ سے
دو اسٹیشن کے فاصلے پر رہتا ہے پھر
بھی آپ اُس کی صحبت تہذیب بخش
سے فیض اندوز نہین ہوتے۔ میری
رائے ہے کہ اگر حضرت قبلہ و کعبہ کی رائے
ہو تو مغربی کالج مین میری بہنون کو
اللہ کا نام لے کر بڑے دن کے دن
داخل کر دیجیے۔ پھر دیکھیے زمان تحصیل
کے ختم ہونے پر کیسی دو حورین گھر مین
آتی ہین جن کی لیاقت اور سلیقہ اور
نئی روشنی کی چمک سے بزرگون کا نام
روشن ہو جائے۔ اور جنکی زیارت کو بزرگون کی
روح پرانے مقبرے سے ہمیشہ آیا کرے۔

راقم سعید ازلی

نئی روشنی کا نامۂ پیام

لیڈن ہال اسٹریٹ نمبر ۱۰۹۸۶۔ لنڈن۔
تاریخ ۴۔ فروری ۱۸۹۶ء
مائی ڈیر پاپا۔

حضور کو معلوم ہے کہ حضور کے
احکام کی بجا آوری مین یہ ارادت
اندیش کس قدر دل و جان سے
کوشش کرتا ہے۔ ہر میل مین عریضہ
روانہ کرنا مین نے اپنا فرض سمجھ لیا ہے
کیونکہ مین جانتا ہون کہ مشرقی خیالات
کے لوگون کو اپنے عزیزون کی خبر خیر و عافیت
کے ہمیشہ نہ ملنے سے بڑا اضطراب اور
سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور جب کہ
دیر تک کسی عزیز دور افتادہ کی خبر
نہین ملتی تو مستورات بہت پریشانی ظاہر
کرتی ہین اور نہایت بے چین ہو جاتی
ہین۔ اور اس کثرت سے نذر و نیاز
مانتی اور کرتی ہین اور اتنے قل اعوذ پڑھوا
رہا لون۔ اور فال کھولنے والون کو
بلواتی اور اس قدر درگاہون مین

شیرینی بھیجتی ہین جس سے ایک خاندان
کی تحویل کو بڑا نقصان پہنچتا ہے اور
اُس کی اسٹیٹ[1] کی مالی قوت بہت
کم ہو جاتی ہے۔ ایک مرتبہ بسبب کثرت
اشغال کے گزشتہ اگسٹ ۱۸۷۸ء
عیسوی مین کئی مہینے کئی روز تک کوئی
عریضہ ترسیل نہ کر سکا تھا۔ اسپر میری ہمشیرۂ
مکرمہ نے کونڈا مانا تھا جس مین آخر کار
قریب تین سو روپے کے خرچ ہوا اور
اس بیوقوفی کی خبر کو سُن کر مین دو تین
روز تک افسردہ خاطر اور ملول رہا
اور اب تک میرے دل سے اُس کا
صدمہ نہین گیا۔ بلکہ وہ صدمہ کبھی دُور
نہ ہوگا۔ کاش وہ زر خطیر کسی تہذیب یا تہ
خیرات یا فائدہ عام کے کام مین خرچ
ہوتا تو بندگان خدا اُس سے کس قدر
فائدہ اندوز ہوتے۔

حضور جس سیرچشمی سے مجھکو خرچ
بھیجا کرتے ہین اُس کا تہ دل سے مین
شکریہ ادا کرتا ہون۔ اور یہان کے

قابل احباب بھی حضور کی پیشین بینی۔
اور سیرچشمی کی تعریف کرتے ہین کبھی کبھی
میرا جی چاہتا ہے کہ اپنے اخراجات کا
حساب بھی حضور مین ارسال کرون
مگر یہان کے اخراجات ایسے مختلف
قسم کے ہین۔ جن کے مفصل طور پر لکھنے
کا قصد کرنے سے ایک نوجوان طالب
العلم کا بہت وقت ضائع ہو سکتا ہے
اب فرض کیا جائے کہ میرا کسی معزز
خاتون کی دعوت مین ۳ پونڈ خرچ
ہو جائے یا ہو جاتا ہے تو مین ایسے
خرچ کا حضور کو کیا حساب دون۔
کیونکہ ایک قسم کی عمدہ شامپین[2] کی
قیمت سُن کر تو حضور متحیر ہو جائینگے
اور علاوہ اِسکے اور بیسیون چیزین
ایسی ہین جن کے نام سے بھی حضور
واقف نہین۔ آپ اکثر سرفراز
نامون مین مجھے جُزرسی کے باب مین
تاکید فرماتے ہین۔ اور یہ لکھتے ہین کہ
حضور ایک مبلغ سنگین میری تعلیم مین

[1] ریاست و جاگیر ۱۲
[2] نام شراب ۱۲

خرچ کر رہے ہین۔ اور صرف میری ہی
تعلیم کے حضور جواب دہ نہین بلکہ
میرے اور بھائیون کی تعلیم بھی حضور
پر فرض ہے۔ اور علاوہ برین ہندوستان
کے اُمرا اور رؤسا کے جیسے اخراجات
ہوتے ہین ویسے سیکڑون قسم کے ضروری
اخراجات حضور کے بھی ہین۔ یہ ٹھیک
ہے کہ میری تعلیم کی اُجرت یا قیمت
بہت ہے۔ مگر اس کا فائدہ بھی آیندہ
نظر آئے گا۔ جب کہ مین بعد تحصیل
کامل ہندوستان آؤن گا۔ ہندوستان
کے رئیسون کی فضول خرچی کا حد و
حساب نہین ہے۔ اور اُس الزام
سے آپ بھی پاک نہین ہین۔ ہندوستان
کے بے وقوف رحم دل لوگ اپنے ہر
قسم کے عزیزون کو بیکار پرورش کرتے
ہین اور اس طرح کاہلون کی ایک
فوج تیار کرتے ہین۔

حالانکہ یہ بہت بُرا طریقہ پرورش
ہے۔ یہان ہر شخص اپنی قوت بازو
سے کما کر کھاتا ہے۔ اور اپنی کمائی سے
اپنے باپ تک کو ایک حبہ نہین دیتا
باپ کو بیٹے اور بیٹے کو باپ سے کچھ
کام نہین۔ ہر کوئی اپنا سر و سامان مہیا
کرنے اور کمانے مین خود مشغول ہے
یہ ہر ملک مین مشہور ہے کہ مان کی
محبت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔
مگر ولایتی مائین بھی اپنے بیکار اور
کاہل بیٹون کو اپنے پاس آنے نہین
دیتین۔ اور کسی طرح اُن کی تائید نہین
کرتین۔ مگر ہندوستان کے سیدھے
اور بے علم لوگ خود اپنے قرابت مندون
کو تباہ و برباد کرتے ہین۔ ہندوستان کے
نیم وحشی لوگون مین ایک مہمانداری
کا رواج بھی بہت برا ہے۔ یعنی ایک
ایک شخص کے مکان مین لوگ
مہینون مہمان رہتے ہین۔ اور اُن
کی خاطر تواضع برابر ایک ہی انداز
سے ہوتی رہتی ہے۔ اور جب تک
مہمان صاحب رونق افروز رہتے
ہین اُن کی آؤ بھگت مین فرق نہین آتا
اور اس حماقت کا نام وضعداری ہے

جس لفظ کے کوئی معنی تا ایندم میری
فہم ناقص مین نہین آئے - وضعداری
کے معنے ایک مدت تک میرے ذہن
مین بانکپن تھے - مگر اب دوسرے
معنی حماقت بھی معلوم ہوئے - جب
تک مین اپنے گھر سے نہین نکلا تھا
روز ایک تازہ افسانہ بھوت اور جن
اور ڈاین وغیرہ کا سُننے مین آتا تھا -
اس مد مین بھی ہمارے گھر کی عورتین
ہزارون روپیہ ہر سال اُٹھاتی ہین -
اور حضور اس کا کچھ بھی انسداد نہین
کرتے - جب مین گھر مین رہتا تھا ان
افسانہ ہاے خوف انگیز کو سنکر روز بروز
میری ہمت پست ہوتی جاتی تھی - اور
اب تک اُس کا اثر میرے دل پر ہے
گو مین اُس نقش نامہ دیوانگی و حماقت
و تعصب کو اپنی لوح دل سے روز
تہذیب کے پانی سے دھوتا ہون
مگر آج تک اُس کے حروف بالکل محو
نہین ہوے - حضور بھی اللہ کے فضل
سے ان باتون مین امان جان اور باجی سے

کم نہین - کیونکہ اکثر آپ یہ ارشاد
کرتے تھے کہ گلی والے پیپل کے تلے سے
ہو کر رات کو اور دوپہر کو کوئی لڑکا نہ
چلے - کیونکہ اُس پر بڑے بدذات اور
شورپشت بھوت رہتے ہین - چونکہ
آپ کے اور نیز دوسرے عزیزون کے
ایسے خیالات ہین اس لیے عامل اور
جھاڑنے پھونکنے والے فقیر بھی مستورات
کی خاص تحویل پر خوب ہاتھ صاف
کرتے ہین - بھلا کب کوئی عقلمند اور
تعلیم یافتہ ایسی خیالی باتون کا قائل
ہو سکتا ہے - ہان البتہ قصون کی
آرایش تاریخون کی زیبایش کے لیے
دیو - جن - پری - بھوت - یہ سب مصنفون
نے بنائے ہین - حالانکہ ان کا کوئی وجود
فی الخارج نہین ہے - اور ان کو بھی
ایک طرح کا عنقا کہا جائے تو بجا ہے
اگر آپ لوگون کے خیالی عقیدے
کے مطابق جن یا بھوت ہین تو کیا
وجہ کہ یہ لوگ یورپ مین نہین آتے
اور انگریزون کی گردن پر سوار

نہین ہوتے۔ جن اور چڑیل کی خصوصیت
فقط ایشیائی ملکون مین کیون ہے۔
مجھے دو برس سے زیادہ یہان آئے
ہوا۔ مگر آج تک مین نے جن اور
چُڑیل کا نام تک بھی نہین سُنا دیکھنا
تو درکنار۔ ہندوستان مین بھی آج
تک کسی انگریز کو جن نے نہین پچھاڑا
اور چُڑیل نے نہین ستایا۔ حالانکہ
مسلمانی خیالات کے مطابق وہ اکثر
ناپاک رہتے ہین۔ کیا بھوت اور چڑیل
کو ہم لوگون سے کوئی خاص محبت ہے
یا وہ لوگ ہندوستانیون پر عاشق
ہین۔ اگر عشق ہے تو چاہیے کہ یورپ
کے عورت اور مرد کو وہ لوگ زیادہ
چاہین۔ کیونکہ اُن مین حُسن زیادہ ہے
اور لباس اور پوشاک بھی اُن کا ہم
سے نفیس اور عمدہ ہے۔ اب مین
چاہتا ہون کہ حضور سے پیرانیون
کے مادّے مین بھی دو چار باتین عرض
کرون کیونکہ ہم لوگون کی مستورات
کے اخراجات ذاتی کی مدمین سب سے

زبردست اور زرریز یہ مد ہے۔ شاید
حضور کو تو پتے نشان سے تحقیق ہو
مگر حضور کو اس کی بھی ہمت نہ ہوگی
کہ اُن کی شان مین کچھ بُرا کہین۔
میری راے مین پیر کھیلنا یہ بھی چھنالے
کا ایک رنگ ہے۔ اور اِسس
پردے مین اکثر عورتین نیک کردار
بن کر روپیہ بھی کماتی ہین۔ اور درپردہ
مزہ بھی اُڑاتی ہین۔ پیر کیا شئے ہے
کہ کسی پر آئے۔ ہان ممکن ہے کہ فکر
یا غلبہ شہوت سے کوئی عورت مضطرب ہو
لوٹنے لگے۔ اس قسم کی پیرانیان
عموماً میری معلومات کے مطابق
فاجرہ ہوتی ہین۔ پھر باوجود علم کے
آپ کو لازم نہین کہ ایسی عورتون
کو زنانے مین جانے کی اجازت دین
انشاءاللہ تعالےٰ مین بعہ الخیر
وہان پہنچ کر اس کا قرار واقعی انسداد
کرونگا۔ عورتون کی طبیعت پر جو
ایسی بدذات اور مکار عورتون کا
قبضہ ہوجاتا ہے اس کی وجہ فقط

اُن کی جہالت ہے۔ بھلا کسی تعلیم
یافتہ عورت کو کبھی بھی کسی پیرانی یا
پیر میان سے اعتقاد ہو سکتا ہے۔
اُس روز ایک پروفیسر[ل] صاحب کی
ذی اخلاق میم صاحبہ نے اپنے باغ
کے مکان مین جو شہر سے دس میل
کے فاصلے پر سمندر کے کنارے واقع
ہے۔ میری دعوت کی تھی۔ اور مین
تین شبانہ روز اُن کے خاندان کے
ذی جوہر اور مہمان نواز اراکین
کے ساتھ رہا۔ اور اس مسرت اور
تسکین سے یہ تین روز بسر ہوے کہ
مین عمر بھر نہ بھولون گا۔ ہمارے معزز
مہمان نواز پروفیسر کی ایک قابل
نوجوان لڑکی ہے۔ اور اُس کو اخبارون
مین تحریرین لکھنے کی قدرت ہے۔ اور
نظم بھی کبھی کبھی لکھ لیتی ہے۔ اس
نوجوان خاتون نے مجھے تعلیم و تربیت
کے متعلق بہت سی نیک صلاحین
دین۔ اور عمدہ عمدہ اخلاقی سبق بھی

پڑھائے اور تین روز تک اپنی صحبت
سراپا عشرت سے مجھے ایسا محظوظ کیا
کہ مین تا دمِ مرگ اُن کے احسانات
نہ بھولون گا واقعی جس شخص نے دنیا
مین ایک قابل عالی خاندان اور
ذی اخلاق خاتون انگلستان کی
مہمانداری کا مزہ نہین چکھا وہ گویا
آدمیت اور مہمان پروری کے معنی
ہی نہین جانتا۔ بہت سے ناتجربہ کار
لوگ یہان آنے والے نوجوان کو یہ
صلاح دیتے ہین کہ کوئی یہان آکر
کسی قسم کی شراب مُنہ سے نہ لگائے
مگر یہان آتے ہی یہان کے حکما اور
ڈاکٹر لوگ یہ غل مچاتے ہین کہ ہم لوگ
خلقی طور سے کم زور ہین۔ اور اگر
اس سرد ملک مین مفید شرابین نہ پئینگے
تو ہرگز جان بر نہ ہون گے۔ آخر
مجبوری سے اس چیز کو استعمال
کرنا ہوتا ہے۔ مگر یہان ہم لوگ حکیمانہ
انداز سے حفظ صحت کے لیے تھوڑا

[ل] کسی فن کا اُستاد کامل ۱۲

تھوڑا کلاریٹ شب کو غذا کے ساتھ
پی لیتے ہین۔ اور دعوت وغیرہ مین
جب کوئی لیڈی شام پین کا گلاس
دیتی ہے تو اخلاقاً اُس سے انکار
نہین کیا جاسکتا۔ قریب قریب سارا
صوبۂ بہار اور حیدر آباد تاڑی باز
ہے۔ اس کی شکایت نہین۔ اور ہم
لوگ جو کہین ضرورت سے ولایتی
تاڑی یعنی بیر اور کلاریٹ پی لیتے
ہین تو ہندوستان مین غل ہو جاتا
ہے۔ اور متعصب لوگ تیر ملامت
کا نشانہ بنا دیتے ہین۔ جو حضرات کہ
بادہ نوشی کے خلاف مین وعظ فرماتے
ہین وہ ایک مرتبہ یہان آزادانہ
طور سے تشریف لائین اور چند روز
رہین۔ اور شام پین کا گلاس کسی میم کے
ہاتھ سے نہ لین۔ تو بندہ البتہ تقوی کا
قائل ہو۔ ؎

اور امتحان بغیر تو یہ آپکا غلام
قائل نہین ہے قبلہ کسی شیخ و شاب کا

ایک بڑے شاعر کا مقولہ ہے۔ کہ جو نہین
پیئے گا وہ کبھی انگریزی لفظون کو صحیح
طور سے تلفظ نہین کر سکے گا۔ اور
امورات تمدن مین اُس کی طبیعت
کبھی نہین لڑے گی۔ حضور اگر اور
دس ہزار روپیہ سے میری تائید
کرین تو مین یہین شادی کر سکتا ہون
اور ایک بڑی قابل حسین اور صاحب
جائداد دولھن کو لے کر وہان آسکتا
ہون۔ اُس کی طرف سے تو کورٹ
شپ[۱] کے لیے اصرار ہے۔ مگر مین نے
چونکہ حضور کی مرضی اس بارے مین
دریافت نہین کی اس لیے مجھکو اب
تک انکار ہے۔ اس مین تو شک
نہین اگر میری شادی بعد مراجعت
ہندوستان مین ہو گی تو دس ہزار
روپیہ مصارف بیجا اور ناچ رنگ
مین خرچ ہو جائے گا۔ اور اس کے
علاوہ ہزارون روپیہ اُٹھے گا اسکے
سوا پچاس ہزار کا کابین جو خطِ غلامی سے

[۱] عشق ازدواجی یعنی تمہید شادی کے لیے میل جول ۱۲

کم نہین دینا ہوگا۔ اور اِس قدر بربادی
زر کے بعد ایک بدصورت سیاہ فام
اور جاہل عورت ملے گی جس سے
تا زیست مجھسے موافقت معلوم۔
ہان البتہ امان جان اور ابا جان
اُس کو کمخواب کے تھان مین لپیٹ
کر اور سونے سے اُس کے بدن کو
جڑ کر اُس کا تماشا دیکھین گے۔ مگر
ایسی عورت مجھسے تہذیب یافتہ
آدمی کے لیے ایک بلا سے کم نہین
اور آپ کب بھروسا کر سکتے ہین کہ
ایسی عورت کو جورو بنانا مین قبول
کرون گا۔ ہان اگر میری شادی
میری پسند کے موافق یہان ہو جاے
اور مین اپنی بی بی کو لے کر وہان
آؤن۔ اور چورنگی مین برلبِ میدان
ایک ہوادار اور پُرشوکت ایوان
مین رہون تو اُس وقت حضور دیکھ
سکتے ہین کہ میری ولایتی بی بی اپنی
لیاقت اور اخلاق سے کلکتے کی
اعلیٰ درجے کی صحبتون مین کیسی سمائی

پیدا کرتی ہے اور دیز کتنے دیسی جنٹلمین
اور ملیٹری جن کو خداوند کہتے کہتے
آپ کی زبان خشک ہوتی ہے۔
میری میز پر صبح شام کھاتے پیتے اور
ناچتے گاتے ہین۔ اور ہم لوگون سے
اور یورپین لوگون سے کیسی بے
تکلفی اور دوستی رہتی اور ہوتی
ہے۔ ایسی قابل دولھن کے گھر
لے جانے سے علاوہ اور فوائد کے یہ
بھی ایک بڑا فائدہ ہے کہ ہماری
گھر کی ساری لڑکیان بخوبی تعلیم
پائین گی۔ اور اخلاق سیکھین گی۔
یون میم ہونے کے سبب سے
امان جان اور ابا جان اور خالا امان
اُس سے نفرت کرین تو یہ دوسری
بات ہے۔ مگر صورت سیرت دیکھکر
تو خدا کی قسم پھڑک ہی جائین گی۔
اس بارے مین اور عزیزون سے
صلاح کر کے حضور مجھے جلد اپنی راے
سے آگاہ فرمائین۔ کیونکہ اب میرا
کلیجا دردِ ہجران سے مُنھ کو آتا ہے۔

اگر وقت معین پر جواب عریضہ نہین
ملا توشاید مین عالم اضطراب مین
کورٹ شپ شروع کردون۔ اور
اگر بعد اس کے آپ نے خلاف
مین راے ظاہر کی تو آپ کو ہرجہ
دینا ہوگا۔ آج شب کو ایک معزز
گورنر کی دعوت میرے مکان مین ہے
اور ابھی سے اہلکاران ہوٹل سارا
سامان درست کر رہے ہین۔ آج میرے
گھر مین عنایت ایزدی سے ہندو
مسلمان جاپانی اور انگریز ایک ساتھ
کھائین۔ اور ایک گلاس مین پئین گے
وقت کم ہے۔ اور میل کا وقت
بہت قریب ہے۔ اس لیے یہ عریضہ
اب ختم کرتا ہون۔ زیادہ حد ادب۔

عریضہ
بندہ سعید ازلی

مہذب نامہ و پیام

سل اسکوائر۔ لنڈن۔ ۲۷۔ نومبر ۱۸۷۶ء
وقت شب پیش چراغ در
درعالم سرخوشی دماغ۔

مائی ڈیر عبد الرزاق۔
نیم وحشی القاب و آداب پر
لعنت بھیج کر تم سے عالم تصور مین
بڑے تپاک سے گوڈ نائیٹ کرتا ہون
اور نئی روشنی کی آتشبازی کے
دیو کو میدان خیال مین اُڑا کر تمھارے
واسطے چند عمدہ اور مفید مطلب
مضامین لاتا ہون اور واللہ باللہ
صاف اس نامہ محبت آمیز و خلوص
انگیز کو صد پند لقمان کا باوا بنا
دیتا ہون۔
سنو یار۔ تمھارا نیاز کیش جب
سے کہ اس طلسم خانہ لنڈن مین آیا ہے
اُس کے دل کی کوہ آتش فشان کی
قطع بن گئی ہے۔ اور اُس کے دماغ
سے خیالات جدیدہ۔ اور نئی روشنی کے

نئے مضامین کا لاوا (مادہ) اس زور و شور سے دن رات خروج کرتا رہتا ہے کہ جس طرح فال آف نایگرہ سے شبانہ روز پانی۔ صاف صاف یہ ہے کہ میرے غریب اور کمزور دماغ پر مغربی پُر قوت اور تہذیب آموز خیالات کا وہ حملہ ہے۔ جس طرح گورکھے کی پلٹن اور سکھ کی رجمنٹ درۂ خیبر میں دھنستی چلی جاتی ہوں۔ اور ہر وقت میری میز پر ایک نوٹ بک رکھی رہتی ہے۔ جب کوئی تازہ بات یا نیا مضمون خیال میں آجاتا ہے فوراً قلمبند کر لیتا ہوں۔ تاکہ آیندہ سوانح عمری کے لکھتے وقت اِن یادداشت کی کتابوں سے بر سر وقت پوری مدد ملے۔ تم کو تعجب ہوگا کہ اس ناتمام اور کمزور اور رسیلی زبان میں میں نے تم کو کیوں خط لکھا اور باوجودے کہ تم بھی کچھ انگریزی میں شدبد رکھتے ہو

مگر تو بھی تم کو میں نے زبان مذکور کی شیرینی سے کیوں محروم کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ کثرت اشغال سے مجھے اس قسم کے عالمانہ خطوں کے لکھنے کی فرصت بہت کم ملتی ہے۔ اور جو شخص ولایت میں نہیں آتا وہ وقت کی قدر نہیں سمجھتا ہے کہ وقت کیسا نعمت ہے۔ اور اس کو کس طرح پر استعمال میں لانا چاہیئے۔ چونکہ میں نے دیکھا تھا کہ جب تم مغربی مدرسے کے نیچے کے درجوں میں پڑھتے تھے اُس وقت سے تمھارے خیالات میں ایک قسم کی صفائی تھی۔ اور تم غیر مدلل اور خیالی اور بے اصل باتوں کو بہت ناپسند کرتے تھے۔ چنانچہ تم کو یاد ہوگا کہ ایک روز تم نے باغ کی روش پاس یوسف نامی ایک لڑکے کی تقریر کی بہت کچھ داد دی تھی۔ اور وہ عربی دان ایک طالب العلم سے وجود

لہ امریکا میں اس نام کا ایک بہت بڑا معلق آبشار ہے۔ جو کمان کی شکل میں بڑے زور سے پہاڑ سے کوسوں دور جا کر گرتا ہے۔ اور دنیا کے سات عجائبات میں سب سے بڑا شمار ہوتا ہے ۱۲

آسمان کو معدوم ثابت کرنے مین گفتگو
کرتا تھا۔ مین امید کرتا ہون کہ اس
دو برس مین تمھارے خیالات کو اور
جلا ہوئی ہوگی۔ میری غرض اصلی
اس قدر وقت نامہ و پیام
مین ضائع کرنے اور ایسے مطول اردو
خط لکھنے سے یہ ہے کہ مین ہندوستان
کے نوجوانون کے خیالات کو درست
کرون۔ تم کو نئی روشنی سے سینے کو
روشن کرنے مین مدد دون۔ اور تم پھر
اور نوجوان طلبا کے دماغ کی مرمت
کرو۔ اور وہ لوگ بھی اِن مضامین فرح اُد
آگین سے فیض اندوز ہون جو اپنی
بدنصیبی سے زبان انگریزی نہین جانتے
اور صرف عربی و فارسی کی کرم خوردہ
بے معنی کتابون کو پڑھ کر فلاطون اور
بو علی سینا کی ارواح سے خواب مین
مباحثہ کرتے ہین۔ ایسا نہین کہ تم
اِن بے بہا خطون کو برباد کر دو یا ایسے
لوگون کو دے دو جن کو اِن کے سمجھنے
کی لیاقت نہین۔ اور جن کے دل و
دماغ تعصب کے پکّے رنگ سے
رنگے ہین۔ ہان ویسے منصف مزاج
لوگون کے مطالعہ کرنے کا مضایقہ
نہین جو ہونہار معلوم ہوتے ہون۔
یا جو انصاف کے آئین کے پابند
ہون۔ مین ہندوستان مین کسی
شخص کو بے تکلفانہ خط نہین لکھتا
اور واقعی خانگی خطوط لکھتے وقت
کمیت قلم کی باگ بڑے زور سے
روکے رہتا ہون۔ کیونکہ خدانخواستہ
اگر علی العموم میرے خیالات جدیدہ
مشتہر ہو جائین تو ہندوستان
جانے سے بعض قسم کی تکلیف اور
بعض طرح کی ناکامیابی ہو۔ جیسے
رفارمر[1] مغربی کے بعض عزیزون کو
ہوئی۔ اسلیے مین نہین چاہتا کہ ہر شخص
سے دل کھول کر باتین کرون۔ اور
کسی کو اپنی ضرر رسانی کا موقع دون
تم چونکہ میرے لنگوٹیے یار اور تازہ

[1] مصلح ۱۲

اور درست خیالات کے آدمی ہو اور
چونکہ تمھارا کاسۂ دل ترقی منزل بادۂ
تہذیب مغربی سے معمور ہے۔ اسلیے
مین اپنے خیالات کا پرتو ساتھ اُس
کی اصلی چمک دمک کے تمھارے
دل و دماغ پر ڈالا چاہتا ہون تاکہ
تم کو گھر بیٹھے لندن کے سفر کا فائدہ
حاصل ہو جاے اور تمھاری کوشش
اور ذریعے سے اور نوجوان مسلمانون
کی بہتری بھی ہو اور اُن کے خیالات
پر بھی ولایتی اور مغربی پالش ہو جاے
اپنے عزیزون کو خط لکھنے مین مجھکو
غایت درجے کی تکلیف ہوتی ہے
کیونکہ ہر فقرے اور ہر حرف کو ہندوستان
کے کانٹے مین تول کر لکھنا پڑتا ہے۔
مگر کبھی کبھی پھر آخر نئی روشنی کی
چمک خطون سے نکل ہی جاتی ہے
اور میرے عزیز منتشر ہو جاتے ہین۔
اور مجھکو دھمکاتے اور ڈراتے
ہین۔ اور ملامت کرتے ہین۔ اور
مہمل خطون کا تانتا لگ جاتا ہے۔

لندن بیشک بہشت ہے۔ اور شداد
کے باغ اور جشن جمشیدی کی جو گپ
سُنا کرتے ہو وہ سب اس شہر کے
باغون اور جشنون کے مقابلے مین
گرد ہے۔ مگر ہان بہشت سے اور
اس شہر سے صرف اسی قدر فرق
ہے کہ وہان خیالی اور وہمی عقیدے
کے مطابق ہر چیز مفت ملے گی اور
یہان بقیمت بھی گران ملتی ہے۔
اور غور کرنے سے بہشتِ خیالی
سے اس اصلی بہشت کو ہر بات مین
فوق ہے۔ دیکھو خاتونانِ فرنگ اور
حورون مین کیا فرق ہے۔ بھلا
حورین ایسی تہذیب یافتہ اور
قابل اور سلیقہ شعار کہان سے
ہون گی۔ اور ایسے ایسے تماشا خانے
وہان کہان سے آئین گے۔ اور
وہان تو حورین تقسیم پا جائین گی۔
اور ایک تعداد مشخص ہر شخص کو
حورون کی ملے گی۔ یہ نہین ہے کہ
روز ہر شخص اپنی حور بدل سکتا ہے۔

اور ہزار دن حورین ہر شب کو ساتھ
ہر طرح کے سامان کے باغ کرمیون
مین مل سکتی ہین شراب بھی وہان
ہوگی تو ایک ہی قسم کی ہوگی۔ یہان
تو پچاس ہزار قسم کی۔ میوے کی فہرست
بھی معلوم ہے۔ یعنی صرف ایک انار
تو اُس پر وہی مثل صادق آتی ہے
ایک انار و صد بیمار۔ اب تم ہی بتاؤ
کہ وہ خیالی بہشت اچھی کہ یہ اصلی۔
یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جنت مین کوئی
بیمار نہ ہوگا۔ تو وہ بات یہان بھی ہے
کہ جو لوگ حفظان صحت کے قواعد
کو سر گرمی سے برتتے ہین۔ اُن کی
علالت کبھی سننے مین نہین آتی۔ اور
ہندوستان مین بھی یورپین جسقدر
بیمار ہوتے ہین اُس کا حال تم کو معلوم
ہے۔ یہان کی تعلیم کا طریقہ ہی کچھ جدا
ہے۔ یہان کھیلنے کودنے گانے ناچنے
پینے کھانے کے ساتھ پڑھنا ہے۔ پھر
ایسی تعلیم مین تو کیسا ہی بدشوق ہوگا
اُس کا بھی جی لگ جائیگا۔ لکچر
سُننے جاؤ وہان بھی ہر ٹیبل مین
کھانا پینا ڈنر وغیرہ ہے۔ گھر مین جو
مدرس صاحب آتے ہین اُسوقت بھی
(پگ) کی بوتل میز پر دھری رہتی ہے
ذہن کو اُس کی آگ سے گرماتے اور
پڑھتے ہین۔ اور مدرس صاحب بھی
ایک آدھ گلاس لیتے ہین اور چرٹ
پیتے ہین۔ مجالس و محافل کی جان بھی
گویا بادہ ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے کسی
مجلس کا رنگ نہین جمتا۔ بغیر اس کے
کوئی لیڈی ناچنے نہین اُترتی۔ کوئی
سوار گھڑ دور مین سوار نہین ہوتا۔
ہر وقت دماغ کے روشن رکھنے سے
طبیعت مین ایک اعلیٰ درجے کی
جولانی رہتی۔ اور جس طرف خیال
لگاؤ یا لے جاؤ بسہولت تمام خیال
اُدھر متوجہ ہوجاتا ہے۔ یہان کی
تعلیم یافتہ لیڈیون کا اخلاق وہ
چورن ہے کہ جس نے ایک مرتبہ
اُس کو زبان پر رکھا عمر بھر بداخلاقی
کی بدہضمی نہ ہو۔ اُس ملک کی

تین حصہ ترقی فقط عورتون کی گرماگرمی
اور لیاقت اور اخلاق اور تعلیم کی
وجہ سے ہے۔ اور اس سے کوئی منصف
مزاج انگلش مین انکار نہین کرسکتا۔
جوئے کو ہندوستان مین لوگ بُرا
جانتے ہین۔ یہان کون مقام ہے
جہان اِس کا چرچا نہین۔ اکتوبر
مین ایک شب مین نے قریب تین سو
پونڈ کے گنجفے مین جیتے۔ قبل اس کے کہ
ادھر کا قصد کرو لازم ہے انٹا بازی
اور گنجفے مین اچھی دست گاہ حاصل
کرلو۔ اور اُن بے وقوفون کی باتون
کی طرف ملتفت نہ ہو جو جوئے اور
تہذیب یافتہ قمار بازی کے ہاجی
ہین۔ یہ کیا ہے یہ بھی ایک قسم کی
تجارت ہے اپنے اور بعض دوستون
کو بھی مین نے تفریحاً کبھی کبھی ایک آدھ
بازی کھیلنے کی صلاح دی ہے۔
اس مین بہت سے فوائد ہین ایک
تو یہ کہ اچھے اچھے قابل لوگون سے
پبلک ہوس مین ملاقات ہو جاتی اور

راہ و رسم بڑھ جاتی ہے۔ علاوہ اس
کے تیز اور تعلیم یافتہ لوگون سے تفریح
کے وقت مجالست اور معاشرت
کی نوبت آتی ہے۔ اور اس طرح
ایک ناتجربہ کار اور بے تمیز نوجوان
کی خصلت بنتی ہے بمصداق لکل جدید
لذۃ یہان کی عورتین ہم لوگون
کو بہت پسند کرتی ہین۔ اور کیون
نہ پسند کرین۔ کیونکہ ہندوستان کا
کوئی قلاش تو یہان آتا نہین بلکہ
جو نوجوان لوگ آتے ہین وہ نامی
و گرامی خاندان کے رُکن ہین بنگالی
بابوؤن سے مسلمانون کی زیادہ
قدر ہے۔ اور اس کی تفصیل کی
ضرورت نہین۔ یہان تعلیم و تربیت
بہت سستی ہے۔ اور یہان کے
انگریز ہندوستان کے انگریزون
کی طرح ہم لوگون سے الگ تھلگ
نہین رہتے۔ بلکہ بہت کچھ اخلاق
کرتے اور بڑی مہربانی سے پیش
آتے ہین۔ یہان غیر ملک و غیر مذہب

صاحب کتاب سے شادی کرنے مین
کوئی مضایقہ نہین ہے۔ پھر جب کہ
یہ بات ہے تو یہان کس کو انکار ہے
شاید آج کل کوئی کم بخت طالب العلم
ایسا ہوگا جو کورٹ شپ مین مصروف
نہو۔ اور کورٹ شپ وغیرہ کیسا
اِدھر پیام ہوا اور اُدھر سے ہان
ہر معاملہ تیر بہ ہدف۔ کیونکہ ہر زری
کی ٹوپی والا شہزادہ ہے۔ اب دیکھا
چاہیئے کون کون یہان سے کتخدا جاتا
ہے۔ اگر اخیر مین کچھ بھی نہ ہو جیسا کہ
اکثر موقع پر ہوتا ہے۔ تو بھی جی بہلانے
کے لیے یہ عشق ازدواجی عجیب و غریب
چیز ہے۔ اور اس سے ایک نوجوان
کے خیال مین بربھی اور خرابی نہین
آنے پاتی۔ اور ایک نیک کاربار
کی تکمیل کی طرف اُس کا خیال لگا
رہتا ہے۔ اور اس سے وہ ہزارون
بلاؤن سے بچتا ہے۔ اور لاکھون
نفع اُٹھاتا ہے۔ میرے بھائی نے
مجھ کو بہت تنگ کیا ہے اُس شخص کے

خیالات بالکل مولویانہ اور متشرعین
اور وہ اپنے تروتازہ خیالات کے
مطابق ولایت مین بھی مجھ کو چلایا
چاہتا ہے۔ مگر مین حکمت عملی یعنی پولیسی
کی مار سے اُس کو مارتا اور دباتا جاتا
ہون۔ اور یہ پولیسی وہ دوا ہے۔ کہ
جو ہر مرض کے لیے مفید ہے۔ اور جس کا
بھید کالا آدمی ہندوستان مین رہکر
کبھی سمجھ نہین سکتا۔ میرے ایک
دلی دوست نے یہان سے ایک
شوقیہ خط اپنی بی بی کو لکھا تھا کسی
شریر نے اُس خط کو اُڑا لیا۔ اور
ادھر پیچ جو ہم لوگون کی باتونکو چٹکیون
مین اُڑاتا ہے۔ ہماری کوششون
کو خاک مین ملاتا ہے۔ اور محض اس
وجہ سے ہم پر پھبتیون کی بوچھار کرتا
ہے۔ کہ ہماری وضع اُس کی نظر مین
پھبتی طلب معلوم ہوتی ہے۔ اُس
مین چھپوا دیا ہے۔ اس لیے مین بطور
مزید احتیاط تاکید شدید کرتا ہون۔
کہ کبھی میرے خطوط ایسے اخبار

نویسون کے قبضۂ اختیار اور احاطۂ
قدرت مین جانے نہ پائین۔ مین نے
تو اپنے دوست کو اُس اخبار پر
نالش کرنے کی صلاح دی تھی مگر بعض
اور احباب قانون دان کی راے
اس کے خلاف مین ہوئی اس لیے
مقدمہ چلایا نہین گیا۔ تاریخ کے دیکھنے
سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سویلزیشن
کی دھار کوئی روک نہین سکتا۔
پُرانے لوگون نے بہت کچھ زور مارا
آخر کچھ نہ بن پڑی عورتین اب باہر
بھی اندھیرے اُجالے نکلنے لگین۔
بلکہ جلسون مین شریک ہونے لگین۔
پھر ایسا ہی خدا نے چاہا تو اور باتون
کو بھی اوج ہو گا۔ فقط اس صدی کے
درماندہ بڈھون کے مرنے کی دیر ہے
پھر ہم سب بھی تہذیب مغربی سے
وہ آرام اُٹھائین گے جو انگریز بھائی
اُٹھاتے ہین۔ جو لوگ کہ سد سکندر
کی طرح ہم لوگون اور سویلزیشن
کے بیچ مین حائل ہین اُن کے غروب کا

زمانہ قریب ہے۔ اور اُس زمان تہذیب
نشان کے دیکھنے نہین نہین زیارت
کے واسطے ہماری آنکھین ترس رہی
ہین جب کہ ہماری عورتین جامۂ
شایستگی پہنین گی ہماری مستورات کو
آزادی ملے گی۔ جب کہ ہم لوگ
اپنے شہر مین بانکی اور ترچھی اور
وضع دار بیگمون کو لے کر ایوان گیزری
مین ناچین گے۔ جب کہ بڑی بڑی
خاتونین ولایتی چکر مین فٹن پر بناؤ
سنگار کر کے ہوا کھانے نکلین گی۔
جب کہ ہم لوگون کی وضع قطع خصلت
اخلاق مغربی ہو جائین گے۔ اور تہذیب
یافتہ قومون کی آنکھ مین بلند جگہ
پائین گے جب کہ ہم پابندی مذہب
کے جامۂ کہن کو چاک کر ڈالین گے
جب کہ ہمارے لڑکے صحیح المزاج
اور قوی القویٰ ہون گے جب کہ
ہمارے دالان مین بجاے دائی ماما
کے میلے اور بدبو اور بدرنگ لباس
کے چست و چالاک اور تیار آیا

لوگون کا رنگین اور سُنہرا سایا پھرنے لگے گا۔ جب کہ حکام کی طرف سے ہماری دعوتین ہون گی۔ اور ہر طرح کا عرق بغیر چین بر جبین ہوئے مفت سے پی جائین گے۔ جب کہ ہمارے گھرون مین بجائے ٹوٹے ڈھولون کے چھ چھ سو کا پیانو اور ہارمونیم بجے گا۔ جب کہ ہمارے گھر مین کھانے کے وقت میز پر سالم بطا اور بیف کا ٹکڑا لگے گا۔ جب کہ عورتین اپنا گانا بجانا سُنا کر ہمارے محنت زدہ دل کو زندہ اور تازہ کرین گی۔ جب کہ ہمارے گھرون مین شام ہین اور سوڈے کا پٹاخا چھوٹے گا۔ جب کہ ہم لوگون کے زچہ خانہ مین ڈاکٹر چارلس اپنا سفید برقی ہاتھ اور چمکتے ہوئے ہتیار لے کر آئین گے۔ جب کہ انگریز دائیان ہماری عورتون کو بعد بچہ پیدا ہونے کے برانڈی مین نہلائین گی۔ اے میرے دوست یہ زمانہ کہ جس کی

زیارت کی مجھے اس قدر تمنا ہے بہت قریب ہے فقط حضرت ملک الموت کو تھوڑی واجبی تائید کر کے باغ ہند کو خارون سے صاف کر ڈالنا چاہئے اور پھر ہم لوگ یہان سے عمدہ عمدہ قسم کی تہذیب کا پھول اور پھل لے کر وہان آئین گے اور ہندوستان کے باغ مین لگائین گے۔ اور اُس سے منتفع ہون گے۔ ہم لوگون کا مسلک اس وقت فقط باہمی اتفاق ہے۔ اور ساتھ اس کے اپنے عقائد تہذیب آمیز کے اخفا کی بھی اشد ضرورت ہے کیونکہ یہ گزشتہ صدی کے درمانده بڑھے واقعی ہر قوم مین بڑے خونخوار اور مردم آزار ہین۔ بابو پرشنو کمار بھٹاکریہ نے اپنے بیٹے کے ساتھ کیا کیا۔ اور اس شخص کا کس قدر نقصان ہوا۔ اس سے تو بنگالے کا ہر باشندہ واقف ہے اور وہ غریب تو اب تک یہان

موجود ہے۔ اور اُس کے ساتھ سارا لندن ہمدردی کرتا ہے۔ اور اب وہ ایک نہایت رقت انگیز منظر ہے۔ مین نے اپنے سارے نئے خیالات سے نوجوان احباب کو ہوشیار کر دیا ہے۔ اور تم بھی بخوبی اس کی ہدایت خفیہ طور سے کرو کیونکہ دولت اصل چیز ہے۔ اور بغیر روپے کے کوئی کام دنیا مین اب بن نہین سکتا۔ ایسے حقانی خیالات کا جوش بہت ہوتا ہے۔ مگر اُس کو روکنا اور دبانا چاہئے۔ اور اگر ظاہر بھی ہو تو حکمت عملی کے ساتھ۔ تاکہ جب چاہین اُس سے الگ نکل جائیں اور کبھی الزام نہ پائین۔ اور کسی کو کسی خاص شخص سے شک کرنے کا موقع نہ ملے۔ ہان ایک خاص جماعت کی نسبت اگر کوئی کسی قسم کی راے دے تو وہ دوسری بات ہے کیونکہ اُس مین راے زنی کا اثر اور راے زنی کی سختی اُس جماعت کے

ارا کین مین تقسیم پا جاتی ہے اور ایک شخص کو زیادہ آزار اور نقصان نہین پہنچتا۔ اگر ہم لوگ ابھی سے بھانڈا پھوڑ دین گے تو سب سے زیادہ مشکل مسلمانی قانون کے مطابق یہ ہے کہ کہین ہمارے ورثہ ہمکو لا مذہب و کافر بنا کر بے حق نہ کر دین۔ اُس وقت بڑی قباحت ہو گی کیونکہ گدائی اور فقر و فاقہ کے عالم مین تہذیب بھی دور رہتی ہے۔ اور سوا اس کے ہم لوگون کے لیے کوئی امن کی جگہ دنیا مین نہین ہے۔ کیونکہ جب مسلمانون کی جماعت سے خارج کئے گئے تو ہمارا گزر پھر کہان ہنود کے مذہب مین ہندو بنانے کا کوئی مسئلہ نہین۔ نصرانیت پر جس قدر عقیدہ ہے معلوم۔ اور خلاصہ یہ کہ پھر تو ہم کسی مذہب کو برغبت قبول نہین کر سکتے۔ پہلے ہم لوگونکا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ یہ ساری

کارروائی خفیہ طور پر ایک حکمت عملی
کے ساتھ ہوتی رہے۔ جب خدا
وہ دن دکھائے گا تو پھر سارے
حوصلے نکل جائین گے۔ تم نے دیکھا
کہ مغربی رفارمر صاحب سے زور آور
قابل اور رسا آدمی نے یکایک
اعلان عقائد جدیدہ کرکے کیا پایا۔
سارا زمانہ اُن کا دشمن ہو گیا۔
ہندوستان کے متعصب اخبارون
نے اُن کو کاٹ کھایا۔ اُن کا رسالہ
تہذیب بند ہو گیا۔ اِس سے اُن کی
کامیابی کو نقصان پہنچا اور اس کو
ضرور وہ بھی خود سمجھتے ہون گے۔
اُنھون نے ولایت مین آنے کے
قبل ہی جہاز پر رہتے رہتے سارے
ہندوستان مین ایک مرغی کی
گردن کے ذریعے سے کھلبلی مچادی
پھر وہان جا کر پادری نما انگریزی
لباس پہن کر نئے خیالات کا وعظ کرنے
لگے اس سے ہر قسم کے مسلمان اُن
سے یکایک متنفر ہو گئے۔ اور یہ اُنکی

حکمت عملی کی غلطی تھی جس کو سارے
روشن رائے لوگون نے لنڈن
مین بھی قبول کر لیا ہے۔ سب سے
بڑے متعصب تو یہ اُردو اخبار
نویس ہین جو دم لینے نہین دیتے
اور ذرا سی بات پر اتنا بے محل
غل مچاتے ہین کہ دماغ منتشر ہو جاتا
ہے۔ بنگالے مین اور بھی بہت سی
سخت قباحتین ہین۔ یعنی بنگالے
مین بعض بعض مسلمان ایسے رسا ہین
جو گویا مسلمانون کی زبان ہین اور
یہ لوگ متعصب انگریزی دان ہین
اور ان پر انگریزی زبان اور خیالات
جدیدہ نے اُلٹا فعل کیا ہے۔ یعنی
ان کے عقائد و خیالات کو اور
مضبوط اور پختہ اور ریختہ بنا دیا ہے
ان کے سامنے بھی نئی روشنی کا
چراغ مشکل سے روشن ہو گا۔ مگر
ہماری جماعت کے لوگ ان لوگونکو
حقارت کی آنکھ سے دیکھتے ہین۔
اور ان سے واقعی کبھی دل سے

نہین ملتے - مگر بظاہر ملاقات رکھنا
اور اطاعت سے پیش آنا ہی پڑتا
ہے - کلکتے مین اللہ کی عنایت سے
پُرانی جماعت مین بھی ایک خاص
فرقہ مولویون کا ہے - اور یہ لوگ
ضرور کسی وقت مین ہم لوگون سے
مل جائین گے - اور اپنا سایۂ مربیانہ
ہم کو دین گے - کیونکہ ان کے خیالات
صاف ستھرے اور پاک صاف
ہین یہ لوگ اب بھی ہم لوگون کو
درپردہ مدد دینے کے لیے تیار ہین
ان کے خیالات کی کیفیت بطور
مشتے نمونہ از خروارے مین تم کو
یہ دکھاتا ہون کہ یہ لوگ اولیاء اللہ
کی کرامت اور وجود ولایت کے
بالکل قائل نہین - اور ولیون کا
ذکر سُن کر بے اختیار قہقہے لگاتے
ہین - اور ان لوگون نے بہت بڑا
احسان کیا ہے کہ بیر کی حلت کا بھی
فتوے دے دیا ہے - اور اس کو
بے تکلف پیتے ہین - ہم لوگون کی

تہذیب کے پھیلانے اور اُس کو مقبول
کرانے کے لیے بس ایسے آزاد مزاج
اور وارستہ خیال بزرگون کی
ضرورت ہے - اور اگر یہ لوگ
ہم لوگون کی پشت پناہی کرین
تو بنگالے مین لوگون کا حقانی
مشن قائم ہو سکتا ہے - اور
بعنایت ایزدی ایک طرح سے
تو قائم ہوا بھی ہے - ان مین بعض
حضرات ایسے ہین جو مغربی قبلہ وکعبہ
کو بھی تہذیب کے قاعدون مین سبق
دین اور دم کے دم مین جعلی
تذکرۃ الاولیا لکھ ڈالین - ان لوگون
سے تم نامہ و پیام رکھو - اور جب
کلکتے جاؤ ان سے دل کھول کر ملو
اور سارا پردۂ تکلف بیچ سے اُٹھا
دو - اب اس وقت میل کا وقت
قریب آگیا ہے - اور مجھے اور چند
ضروری خطوط ہندوستان لکھنے
ہین اس لیے اور خیالات کو آئندہ
خط مین لکھنے کے لیے تحویل حافظہ میں

امانت رکھتا ہون۔ انشاء اللہ تعالی پھر دوسرے میل مین تم کو خط لکھون گا۔

اس وقت آٹھ بج چکے ہین آج بڑے زور سے برف باری ہو رہی ہے۔ سردی خوب ہے۔ آتش دان روشن ہے۔ میز پہ بیور کا کوٹ پہنے بیٹھا ہون۔ ایک لکھنے کا لیمپ میز پر جل رہا ہے۔ گوشے کے کمرے مین ایک میم صاحب باجا بجا رہی ہین۔ تھوڑا تھوڑا کلاریٹ پیتا جاتا ہون اور یہ خط لکھ رہا ہون احباب کو میری طرف سے سلام کہدینا۔ اور نارنج کا مربے جو تم سے مانگا ہے جلد بھجواؤ کیونکہ مین نے بعض میم صاحبون کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔ والسلام بالوف الاحترام۔

تمھارا صادق دوست

سعید ازلی

اخلاق آموز نامہ و پیام

واٹرلو اسٹریٹ نمبر ۳۵۹۶ - لنڈن

فبروری سنہ ۱۹ء

مائی ڈیر پاپا

دو دو ہاتھ کے القاب و آداب لکھنے اور بیش قیمت وقت ضائع کرنے کی فرصت نہین۔ اسی وجہ سے حضور کے سرفرازنامون کے پڑھنے مین مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ خرچ وغیرہ کے مضامین پڑھ کر اُن کو بکس مین بند کر دیتا ہون مہینے دو مہینے بعد فرصت مین اور مضامین (جن کو حضور ضروری جانتے ہین اور جن سے میرا وقت برباد ہوتا ہے) دیکھتا ہون۔ حضور کے سرفرازنامون مین نہ تو کہین اموراتِ تمدن پہ رائے زنی ہوتی ہے۔ نہ کسی مسئلۂ اخلاقی پہ بحث۔ نہ گورنمنٹ کی کارروائی پہ نکتہ چینی۔

نہ جنگ کابل کا حال۔ پھر کیا آپ
نے مجھے بارہ تیرہ ہزار روپیہ خرچ
کر کے ممانی امان کی خفگی امان جان
کی بدمزگی خالہ امان کی لڑکی کی شادی
چھوٹے بھائی کے مکتب اور محلے
والون کی شادی وغمی کی خبرون
کے سننے کے لیے یہان بھیجا ہے۔
مین حضور کے سرفرازنامون کو اس
طرح چھپاتا ہون جیسے عورت عمر
مبروص داغ۔ کیونکہ خدانخواستہ
اگر حضور کا غیر مہذب مراسلہ یہان
کسی کے ہاتھ پڑ جائے تو پھر لندن
مین میرا رہنا مشکل ہو جائے اور
شاید فرط غیرت سے مین خودکشی
کرون۔ کبھی گھڑی کی فرمایش آتی
ہے کبھی حضور کسی نواب کے لیے
بندوق مانگتے ہین۔ کبھی خالہ جان
پتھر کی چوڑیان یا کنگھی خرید کر کے
بھیجنے کا حکم دیتی ہین۔ کبھی آپ کے
معزز دوست حجامت کا بکس
طلب کرتے ہین۔ آخر مین طالب العلمی
کرنے یہان آیا ہون یا کسی تاجر کی
ایجنٹی۔ آپ کو ٹائم (وقت) کی کیا
قدر۔ گھڑی کو بھی آرایش کی چیز
سمجھ لیا ہے۔ بندوق سے نواب
صاحب کہان کے تیس مارخان
ہو جائین گے۔ کیا گھر کی مکھیون چھپکلیون
پر بندوق چلائین گے؟ اور خالہ جان
کی عقل پر تو پتھر ہی پڑے ہین۔ جو نہ
کہین کم ہے۔ آپ کے دوست نے
بھیڑ کا دودھ پیا ہے۔ تب ہی مُنڈنے
کا بہت شوق ہے۔ غرض ان بیکار
فرمایشات کے بھیجنے مین میرا جسقدر
وقت ضائع ہوا ہے اُس کا صدمہ
آپ کی تحویل کو پہنچے گا کیونکہ ایک
سال کی پڑھائی میری برباد ہو گئی۔
حضور برابر تاکید فرما رہے ہین کہ یہ
ہیچ میرز بھی چھوٹی بیگم کی شادی کے
بارے مین رائے دے۔ مین نے
بہت چاہا کہ حضور کے حکم کی تعمیل
مین پہلوتہی کرون۔ مگر اب بغیر اظہار
رائے چارہ نہین۔ آپ اس کو خوب

جان گئے ہین کہ میری رگ وپے مین
مغربی آزادی ساری ہوگئی ہے -
اور میرے خیالات بالکل یوروپی
انداز کے ہوگئے ہین - اور مین عورتون
کے حقوق کو انگریزی چشمے سے دیکھتا
ہون - ایسی حالت مین میری رائے
کبھی آپ کے دل ودماغ کو آرام
نہین دے سکتی - آپ نے لکھا کہ
جس لڑکے سے بات ٹھہری ہے
وہ شاہ شجاع کے وزیر کے خاندان
سے ہے اور اُس کا نسب نامہ ایک
کاشتکاری پٹے کے برابر ہے - اور
فارسی مین ظہوری وغیرہ پڑھ چکا
ہے - اور عربی مین نورالانوار اور
شرح ملا پڑھتا ہے - اب آپ کے
خیالات کے مطابق تو یہ شخص مایۂ فخر
ہونے کو کافی ہے مگر بخدا میری
آنکھون مین ایسے آدمی کی وقعت
آلو کے کھیت مین چرنے والی نیم مُردہ
بھیڑ سے بھی کم ہے - حکیمانہ خیالات
کے مطابق شرافت تو دنیا مین

کوئی چیز ہی نہین ہے

بنی آدم اعضاے یکدیگراند
کہ در آفرینش ز یک جوہراند

باقی رہی لیاقت تو اس شخص مین
بجز اس کے اور کیا لیاقت ہے کہ اس
نے چند بوسیدہ اوراق ویسی کتابون
کے دیکھے ہین جن مین بجز جھوٹ
اور بے بنیاد باتون اور قصون کے
اور کچھ نہین - افسوس ہزار افسوس
کہ اب تک خیال شریف مین یہ
موٹی بات بھی نہین آتی کہ جب تک
آدمی انگریزی نہ پڑھے کبھی زیورِ علم
واخلاق سے واقف اور نسوان
کے فرشتہ سیرت اور حور نژاد فرقے
کی قدر و منزلت سے آگاہ نہین
ہوسکتا - بہتر ایک بار لندن آئیے
اور خاندان کی ساری مستورات کو
لیتے آئیے پھر دیکھئے عورتین کس
طرح رہتی اور مردون کی جودت
کی کل کو اپنی گرماگرمی اور باضابطہ
اور پاک ناز نخرے سے کس طرح

گرماتی رہتی ہین - یہان آنے سے
حضور کی آنکھین کھل جائین گی -
اور حضور اس کو خوب اچھی طرح
سے جان جائین گے کہ عورتین صرف
اوڑھنے پکانے ریندھنے سینے پرونے
اور ڈربون مین بند کرنے کے لیے
نہین بنین - بلکہ قادر مطلق نے انکو
بہو ر مصرفون اور بڑے بڑے پاک کامون
کے لیے دنیا مین اُتارا ہے - میری
راے مین چھ برس تک تو شادی کا
ذکر ہی نہ کرین - ابھی اس کی عمر ہی
کیا ہے صرف ۱۷ برس - اور یہ عمر
شادی کے واسطے مہذبون مین
نہین ہے - چھ سال بعد اُس کو دولھا
پسند کرنے کا موقع دینا چاہیئے -
اُس وقت مین بھی فارغ التحصیل
ہو کر ہندوستان آجاؤنگا - کل ایک
لارڈ سے اور مجھ سے اس معاملے
مین دیر تک گفتگو رہی اور اُنھون
نے بڑے زور سے کہا کہ مین چھوٹی
بیگم کو یہان منگوا لون - اور جب کہ

وہ بھی علم و اخلاق سے آراستہ
و پیراستہ ہو جاے تو اُس کو اپنے
ساتھ ہندوستان لیتا آؤن -
پس میری خواہش یہ ہے کہ آپ
جلد اُس کا سامان سفر درست
کرین - اور متعصب اور تیرہ عقل
عزیزون کی بانگ بے ہنگام کی
طرف مطلق خیال نہ فرمائین - اس
فصل سرما کے قبل اُس کو روانہ کرنا
بُرضرور ہے - اور اُس کے وہان سے
آنے کا بندوبست بخوبی سہل طور
سے ہو سکتا ہے - یعنی حضور اخبار
دیکھتے رہین جب کوئی طالب العلم
یہان آنے والا ہو اُس کے سپرد
کر دین اور اگر یہ نہو سکے تو کسی حاکم
یا نیل والے کے ساتھ بھیجین کیونکہ
ایک یوروپین کے ساتھ وہ زیادہ
آرام سے آسکے گی - نیٹو لوگ
مستورات کی قدر نہین جانتے -
یہ بھی یقینی ہے کہ اس تحریک کو
حضور کبھی پسند نہین کرینگے - اور

اگر دل سے کسی بات کو مان بھی
لین تو شرم وخوف سے مُنھ سے
نہ نکالین گے۔ ہان شاید آپ یہ
کہین کہ اماجان کی مفارقت چھوٹی
بیگم کو گوارا نہوگی۔ اس کا جواب
یہ ہے کہ حضرت والدہ صاحبہ کے
آنے مین کون سی قباحت ہے
کیونکہ حکام عالی مقام کی بیم لوگ
جب برسون اُن سے جدا رہ سکتی
ہین تو آپ نے اگر اُن کو تھوڑے
عرصے کے لیے اپنے سے جُدا کیا تو
مضائقہ کیا ہے۔

خیر اب مین تو بری الذمہ ہوگیا
آپ مجاز ہین اُس مظلومہ کے
ساتھ جیسا سلوک چاہین کرین۔
کیونکہ آپ اُس کے قانونی اور
شرعی مربّی اور محافظ ہین۔ مگر تاہم
اس قدر عرض کردون گا کہ نواب
زادون سے قرابت نہ کیجیے گا۔
کیونکہ کوئی نواب زادہ اور امیرزادہ
ایسا نہین جس کی ناف درجن سے
کم بیگمات ہون۔ مین ایک خط
چھوٹی بیگم کو براہ راست بھی
لکھنے والا ہون اور اُس مین بھی
حق برادری ادا کردونگا۔ باقی رہا
ماننا نہ ماننا وہ میرا کام نہین۔ ؏
زمن گفتن شنیدن اختیار است

ایک تہذیب یافتہ بنگالی بابو
صاحب چند روز سے وارد لندن
ہین۔ اور صرف تعلیم کے خیال سے
اپنی دو جوان لڑکیون اور ایک
بہن اور بیوی کو ساتھ لائے ہین۔
لندن کی عمدہ صحبتون میں عورتین
اب روز ملتی جلتی ہین اور ان کی قومی
شرم اس طرح سے کافور ہوگئی ہے
جس طرح پارہ آگ پر رکھنے سے
آج ایک ڈیوک کے ساتھ اُن کی
بیٹی پارک مین ہوا کھانے جاتی ہے
کل دوسرا لارڈ اُن کی بہن کو تماشا
خانے لے جاتا ہے۔ شام کو کسی ممبر
پارلیمنٹ کے مکان مین خاتونان
بنگالہ کی دعوت ہوتی ہے۔ صبح کو

کسی تاجر کے باغ مین جلسۂ چاے
نوشی گرم ہے - اور اُس مین یہ تہذیب
یافتہ قافلہ شریک ہے - غرض اِن
نازنین عورتون کو لندن والون نے
اپنی آنکھون کا تارا بنا لیا ہے - اور
مین دیکھتا ہون کہ یہ عورتین عمدہ
صحبت کے فقط اثر ہی سے ایسی
تعلیم یافتہ اور برق ہو جائین گی کہ
کسی اسکول مین جانے کی ضرورت
نہین ہ

سگِ اصحابِ کہف روزے چند
پئے نیکان گرفت مردم شد

بابو صاحب کا قصد ہے کہ
اپنی لڑکیون کو یہین ایک معزز
دوست کی حفاظت مین لندن
کی صحت بخش اور تہذیب آموز
صحبت سے فائدہ اندوز ہونے
کے لیے چھوڑ جائین - اِن عورتون
کی تعظیم و تکریم دیکھ کر مجھے بڑا رشک
ہوتا ہے - اے کاش سیم تن بیگمات
یہان آتین تو مین کس فخر و عجب

اور نازش کی ادا سے اُن کے دست
نازک کو بغل مین داب کر جلسون
مین جاتا اور کس طرح ہماری آمد
آمد کا انتظار اہل محفل کو رہتا -
اور کس عمدہ طور سے اور ادب
کے ساتھ یہان کے معزز لوگ ان
لوگون کو گاڑیون سے اُتار کر لے
جاتے اور کس نزاکت اور اخلاق
کے ساتھ اُن کے ساتھ ناچتے -
واقعی جس قوم مین اللہ اقبال
دیتا ہے - اُن مین خود بخود ہر طرح
کی ترقی کے سامان بھی فراہم ہو جاتے
ہین - مجھے بہت خوف ہے کہ آپ
میری آزادانہ تحریرون کے مطالعے
سے بہت برہم ہون گے مگر مین کیا
کرون حق گوئی سے کس طرح باز
آؤن - یہ تو آپ ہی لوگون کا قول
ہے کہ جو حق بات کو چھپاے وہ
گونگا شیطان ہے - پھر مین کیونکر
دیدہ و دانستہ اپنے کو گونگا شیطان
بناؤن - اور یہ عزت شکن لقب لون

فدوی نے حضرت کے لیے تھوڑے
نفیس آلو اور سارڈین مچھلی بھیجی ہے
اور بکس مین حضرت والدہ صاحبہ اور
چھوٹی باجی کے لیے دو تین قسم کا
عمدہ ہٹیم اور لونڈر اور دو تین ہاتھی
دانت کی کنگھیان بھی بند ہین۔
کھانے کی چیزون کو غالبًا حضور
اور حضور کے احباب پسند کرینگے
اور ان خوشبو کی چیزون کو جب کہ
مستورات سر مین ڈالین گی تو سارا
مکان بلا مبالغہ زعفران زار کشمیر
بن جائے گا۔ میرے ایک ہم درس
دوست نے ایک معزز میم سے
اپنی شادی کا بندوبست کیا ہے
اور غالبًا آیندہ مئی مین شادی
ہو جاے۔ یہ کم سن عورت نہایت
حسین اور قابل ہے۔ اور اس
کی عمر ۳۵ برس کی ہے اسکے باپ کا
بہت سا روپیہ بنک مین جمع ہے
اور وہ شخص مدراس کا ایک
نامی فوجی افسر ہے جب سے کہ

انگشتری بدل گئی اکثر ہم لوگون
کی دعوت اُس کے مکان مین ہوتی
ہے۔ اور اس وہ پادلی سے شاپمپن
اور کلاریٹ کا میز پر خرچ ہوتا ہے کہ
ہم لوگ واللہ پیتے پیتے تھک جاتے
ہین۔ ہان حضور نے جو دو ہزار کا
چک عنایت کیا ہے اُس کا شکریہ
ادا کرنا تو مین بھول ہی گیا۔ مجھے
میرے دوستون کو خوب گرما گرمی
سے یاد دلائیے اور بڑی باجی
اور امان جان کو تسلیم کہیئے۔
میل کا وقت قریب ہے۔ اسلیے
عریضے کو تمام کرتا ہون۔

راقم

سعید ازلی

اخلاق آموز نامۂ ویام

رسل اسکوائر نمبر ۶۷۹۵۔ لنڈن

مارچ ۱۸۷۹ء

مائی ڈیر عبدالرزاق تمھارا

مہربانی نامہ جس کو ہندوستان کا
شائع کہنا چاہیئے عین جوش انتظار
مین ملا۔ مین یہ سُن کر بہت خوش ہوا
کہ میرے خطون کو میرے نوجوان دوست
بڑے ذوق و شوق سے پڑھتے ہین
اور میرے خیالات کا پرتو اُن کے
قلب پر پورا پورا پڑتا ہے۔ اور میرے
خانگی مراسلون کو ایک دستور العمل
جانتے ہین۔ خداوند عالم نے تم کو
اس کے دیکھنے کی آنکھ دی ہے کہ
دنیا مین ایک قوم کیونکر شایستہ
اور تہذیب یافتہ ہو سکتی ہے۔
اور ایک قوم کے نوجوانون کی
تعلیم و تربیت سے آیندہ کس قسم
کا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ میرے
خیالات تو سراپا بلون[1] ہو رہے
ہین۔ یعنے بلون کے اُڑانے اور
بنانے والون کو اب تک جیسے اس
کی قدرت نہین کہ جہان چاہین
روکین اور اُتارین۔ اسی طرح

مجھے بھی خیالات پر قابو نہین۔ جہان
میرے خیالات ایک بار میرے
دماغ سے اُڑے تو پھر مجھے اُن کے
روکنے اور ٹھہرانے کی قدرت
نہین ہوتی۔ مین اس مژدۂ جانفزا
کو سُن کر بہت خوش ہوا کہ تم لوگون
نے آپس مین ایک خفیہ جلسہ
کر کے ایک عہد نامہ لکھا ہے کہ تم لوگون
مین سے کوئی شخص قبل فارغ التحصیل
ہونے اور سن بلوغ کو پہنچنے کے شادی
نہ کرے گا۔ اور اس خصوص مین متعصب
بڈھون کی جن کو دنیوی امور مین
بالکل عقل نہین مطلق بات نہ مانے
گا۔ واقعی شادی ایک ایسا قانونی
معاہدہ ہے جس سے ایک شخص
کی دائمی راحت و تسکین اور آیندہ
ترقی کو تعلق ہے۔ پھر اگر ایسی حالت
مین دوسرون کو خوش کرنے کے
لیے دوسرون کی پسند سے ہر ایک
شادی کیا کرے تو یہ غضب نہین تو

[1] غبارہ ۱۲

اور کیا ہے۔ اور اس سے ایک
نوجوان کے خرمنِ عشرت وراحت
مین آگ نہ لگے تو اور کیا ہو۔
ہم لوگون نے بھی ایسا ہی ایک
معاہدہ کیا ہے۔ کہ ہم لوگ ہندوستان
مین جاکر کیا کرین گے۔ کس طرح رہینگے
وہان کے لوگون سے کس طرح سے
ملین گے۔ اُس کی اخیر دفعہ یہ ہے
کہ ہم لوگون کی جماعت کا کوئی شخص
اپنی بی بی کو ایک وحشی جانور کی
طرح ایک تیرہ و تار و غلیظ مکان
مین بند نہ رکھے گا۔ بلکہ ہم لوگ جس
جس مذاق دنیوی سے اپنے دل کو
بشاش کرینگے اُس کا حصہ دار اپنی
اپنی میم کو بھی بنائین گے۔ غالباً تم
اس دفعہ کے سارے مضامین سے
بہت خوش ہوگے۔ اگر خدا نے
چاہا تو آیندہ میل مین مین اُس تین پہلی
دستاویز کی ایک نقل تم لوگون
کی ہدایت کے واسطے روانہ کرونگا
مگر دیکھو اُس کے مضامین کے اخفا مین

غایت درجے کی ہوشیاری اور احتیاط
شرط ہے۔ اور سوائے فریقین لوگون
کے اور کوئی اُس کو نہ دیکھے۔
ایشیائی ملکون کے رسم و رواج
اور طریق معاشرت اور تاریخ کو اگر غور
سے دیکھوگے تو مثل روزِ روشن تم کو
یہ بات نظر آئے گی کہ وہان انصاف
کا وجود ہی نہین۔ اور ہندوستان
کی تاریخ سے اس کی پوری تصدیق
ہوتی ہے۔ دیکھو متوالے جہانگیر نے
کیا کیا تھا۔ دوسرے کی بی بی کو بردوان
سے چھنوا منگوایا اور اُس کے شیر دل
شوہر کی جان بھی اس بیچ مین گئی۔
مینا بازار کی حقیقت سے بھی شاید
تم واقف نہین ہو کیونکہ تم نے
ہندوستان کی تاریخ کو خوب نہین
دیکھا۔ مینا بازار بھی ایک زِنا خانہ
تھا۔ اُمرا کی بیویون اور محل کی دوسری
عورتون کو جوان شہزادے گھورا
کرتے تھے۔ اور جہانگیر نے بھی پہلے
پہل نور جہان کو اُسی بازار ادبار

آثار و ذلت بارین دیکھا تھا۔ عالمگیر کی کیفیت کیا تھی۔ اس شخص نے ہندوؤن کے مذہب مین ناحق جابرانہ دست اندازی کی اور اُس کے اسی ظلم سے ہندوستان کی سلطنت کی بیخ کنی ہو گئی اپنے بھائی کو کس ظلم سے قتل کیا۔ اور اس بیداد کو دینداری ثابت کرتا رہا۔ باپ سے کیا سلوک کیا۔ گو بظاہر یہ بادشاہ شہوت پرست نہ تھا مگر اس کی بیگمون کی تعداد بہت تھی جب کہ سلطنت انگریزی ہندوستان کے بہت سے حصون مین ہو چکی تھی اُس وقت تک اودھ کی کیا حالت تھی۔ اور وہان کی عیش پرست سلطنت یا ریاست کیونکر مٹی۔ اس قصّے کو بھی تم جانتے ہو۔ آج تک ہندوستان کے والیان ملک کے ناجائز عیش و عشرت اور جابرانہ احکام کی کیا کیفیت ہے۔ اس کو بھی شاید سُنتے ہو گے۔ گو اب تہذیب کی روشنی اُن کی محل سراؤن مین گھستی جاتی ہے

مگر پھر بھی ایک عمر چاہئیے۔ نور جہان بیشک ایک قابل اور ذکی اور ذی لیاقت عورت تھی مگر اُس کے اطوار اور اخلاق اور عصمت پر بڑا داغ آگیا تھا جس کی صفائی غیر ممکن ہے۔ جہان گیر سے جو وہ راضی ہو گئی یہ بھی اُس کی خصلت کا ایک نقص اور بڑی کمزوری تھی۔ کرنل ولنٹاین بیکر کے ریل گاڑی والے خوش اخلاقی کے قصّے سے تو تم بھی واقف ہو گے پھر دیکھو تو اس مجبوری کے عالم مین تعلیم مغربی کس طرح سے اُس کم سن عورت کی عصمت کا سد بن گئی۔ اور کیسے زبردست حملہ حرارت انگیز کو اُس کی خصلت کے زور نے روکا۔ اس آزادی بار سر زمین مین واقعی پوری آزادی ہے۔ اور عورت و مرد دونون کے ساتھ پورا پورا انصاف ہوتا۔ اور کیا جاتا ہے۔ یہان کی عورتین بھی لیاقت اور تعلیم و تربیت کے

سبب اپنے حقوق کو جانتی اور پہچانتی
ہین اور اُس کے لیے لڑتی ہین ہندستان
مین جہان ایک بار کسی عورت پر مذاق
دنیوی کے حاصل کرنے کے سبب
کوئی الزام آیا پھر اُس کا شیشۂ
عصمت بالکل چور ہو جاتا ہے۔
اور وہ گویا پنچایت سے نکال دی
جاتی ہے اور پھر عمر بھر اُس سے
کوئی نہین ملتا اور نہ اپنی صحبت مین
آنے دیتا بلکہ اکثر ایسی عورتین مجبوری
سے کسبی بن جاتی ہین۔ اور اپنا دل
بہلاتی ہین۔ کیونکہ انسان بغیر انسان
کی صحبت و محبت کے دنیا مین
رہ نہین سکتا۔ میری راے مین ایسی
عورتین محض بے قصور ہین۔ اور زبردستی
ہمارے ہم قوم اور ہم وطن اُن کو کسبی
اور فاجرہ بناتے ہین۔

عورت و مرد دونون بندۂ خدا
ہین۔ پھر کیا وجہ کہ انصاف برابر نہ
کیا جاے مرد عمر بھر بدمعاشی کرین
شراب پئین دو دو سو خاص عورتین
اُن کی خدمت مین حاضر رہین مگر عزت
و عظمت مین کوئی فرق نہین۔ بڈھے
بدمعاش اور لُچّے جن کو دنیا مین اور
کوئی امید باقی نہین رہتی نماز پڑھنے
لگتے تسبیح لٹکاتے پیشانی پر گھٹّے بناتے
اور خوش اخلاق بھلے مانس بن جاتے
ہین۔ پھر کیا وجہ کہ ایک عورت جس
نے مذاق دنیوی کے خیال سے
ایک آدھ مرتبہ بے اعتدالی کی ہو
بعد اپنی خصلت درست کرنے کے
قابل معافی نہ ہو۔ عورت کے
واسطے تو ع

شیشۂ اشکستہ را پیوند کردن مشکل است

ہے۔ لیکن مرد کی خصلت کا شیشہ
نہین معلوم کس طلسم کا بنا ہوا ہے۔
کہ اس کو کچھ آفت نہین۔ بھلا اس
خیال کی تائید مین کوئی عقلی دلیل ہے
انگلستان مین ایسی بے انصافی
کبھی نہین ہوتی۔ انصاف کا پلّہ عورت
و مرد دونون کے واسطے برابر ہے۔
بلکہ عورتون کی نزاکت کے سبب

کچھ آنکھین کی طرف جھکا ہوا ہے۔ امریکا والے واقعی آج ہر قسم کی ترقی مین ساری دنیا سے بڑھے چڑھے ہین۔ اور تہذیب اور آزادی کے اصول کو اس زور وشور سے برتتے ہین کہ اہل انگلستان بھی اب اُن کی گرد کو نہین پہنچ سکتے اُن مین اب یہ خیال زور پکڑتا جاتا ہے کہ دنیا مین ایک عورت کو ایک مرد کے ساتھ عمر بھر زندگی بسر کرنا سراسر فضول اور بیکار ہے اور اس سے دو بندۂ خدا کی آزادی مین فرق آجاتا ہے۔ طبیعت انسانی مین استقلال کا مل تو ممکن نہین۔ اور کیفیت مذاق وخواہش انسانی بوقلمون ہے۔ پھر ایسی صورت مین بڑا ظلم ہے کہ دو شخصون کو ایک قانونی معاہدے کی رسّی سے خواہ مخواہ باندھ دیا جائے اور اس طرح کہ عمر بھر جُدا نہ ہوسکین۔ اس لیے امریکا کے حکما اور روشن دماغ لوگ قدیم مضمون شادی کو اُٹھا دیا چاہتے ہین۔ اور

اس خصوص مین ایک نیا قانون معاہدہ بنا چاہتا ہے۔ انگلستان کے قابل لوگ بھی دل وجان سے اس جدید اصول پر فدا ہین۔ مگر چونکہ یکایک پُرانے رسم ورواج کا توڑنا مشکل ہے۔ اس لیے کوئی سرگرمی سے اس خصوص مین وعظ نہین کرتا۔ اور سب سے زیادہ یہان کے پادریون کا خوف ہے جن کا دماغ مذہبی خیالات سے بالکل پُر ہے۔ اس اصول کو ہم لوگ ایسا پسند کرتے ہین کہ یہان کے بہت سے نوجوان احباب تو اب امریکا مین جا کر بسنے پر مستعد ہین۔ مذہبی خیالات اور عقائد کی پابندی سے آدمی کی ترقی اور آزادی کو بڑا ضرر پہنچتا ہے ہان بظاہر دنیا کے لوگون کی آنکھ مین وقعت پانے کے لیے کسی مذہب کا پابند رہنا اچھا ہے مگر مین صاف دیکھ رہا ہون کہ یورپ کے قابل لوگ دل سے شاید کسی مذہب کے پابند نہین

کیونکہ حکیمانہ خیالات کی کسوٹی پر چڑھانے
سے کسی مذہب کا کامل العیار اُترنا
نہایت مشکل بلکہ غیر ممکن ہے۔ میرے
خیال مین تو کوئی مذہب بھی ایسا نہین
جس پر اعتراض نہ ہوسکتا ہو۔ دیکھو
بنگالیون نے کیسی ترقی کی ہے۔ اور
اپنی ترقی سے اہل عالم کو کیسا متحیر
کردیا ہے۔ اُنھون نے برہمو کا مذہب
کیا صلح کل مذہب نکالا ہے جس کو
بیسیون حکماے یورپ دل سے
قبول کرتے جاتے ہین۔ بابو کیشب
چندرسین جب کہ ولایت آئے تھے
تو اُن کی تعظیم اس لیے زیادہ ہوئی
تھی کہ وہ ایسے مذہب کے واعظ یا
پیشوا ہین جس کا ڈنکا ایک روز
ساری دنیا مین بج جائے گا۔ اور
جس کے ایک زمانے مین سارے
بندگان خدا پابند ہوجائین گے۔ یہان
جو یہ ہزارون آدمی گرجون مین جاتے
اور پادریون کو لاکھون روپیہ دیتے
ہین یہ بھی بخدا خالی از فشن[1] نہین ہے
ورنہ سچے عیسائی اب یورپ مین
بہت کم ملین گے۔ محرم کی تعزیہ داری
اور فاتحۂ دوازدہم اور مجلس میلاد کی
دھوم دھام کو مین اس سے پسند
کرتا ہون کہ اس مین ایک قومی شوکت
پائی جاتی ہے اور غریب لوگون کو بھی فائدہ
پہنچتا ہے۔ اور شاید تمھارے خیالات
بھی ایسے ہی ہون گے۔ عبدالرحیم
موسیٰ اور قربان علی کو میرا سلام کہو
اور مجمع احباب مین یہ خط پڑھ کر سنادو
اور میرے خیالات کی نسبت جو کوئی
کچھ راے دے اُس کو لکھو۔ گزشتہ
میل مین مین نے تمھارے واسطے
دو درجن عمدہ یاقوتی برگنڈی بھیجی
ہے۔ یہ تحفۂ یورپ قبول ہو۔

تمھارا صادق دوست

سیدازلی

---

[1] وضعداری ۱۲

تہذیب آموزنامۂ وپیام

تاریخ ۲-فروری ۷۹ء

میرے نوجوان دوست-ایک بے تکلفی اور یک رنگی کے رنگ سے رنگا ہوا گوڈ آیوننگ لو-اور پھر میرا قصہ سنو-گو میری کہانی بہت طولانی ہے مگر مین اختصار کے ساتھ تمھارے تاریک دماغ کی صفائی کے لیے اپنے قلم سے کچھ تھوڑا سا کام لیا چاہتا ہون اور اپنے بیش بہا وقت سے تھوڑا وقت تم کو دیتا ہون-اس وقت مین سیلرس یونین ہوٹل مین سمندر کے کنارے ایک چھوٹے سے گاؤن مین بیٹھا ہون-اور رات کا وقت ہے-دیہاتی ہوٹل کا ایک روشنی کُش لیمپ میز پر رکھا ہے-سمندر کی ہوا چل رہی ہے-جس سے مردہ زندہ اور بیمار توانا اور تندرست ہوتا ہے ہوٹل کے (بار) مین خلاصیون کا ہجوم ہے اور بدہ بدہ اور ہنوش ہنوش کا وہ غل ہے کہ دماغ پھٹا جاتا ہے-کل کا ڈیلی نیوز میرے سامنے دھرا ہے-اور ایک شیری کی بوتل بھی ایک سمت کو الگ کھلی ہوئی رکھی ہے-جب سردی کا غلبہ ہوتا ہے دو ایک وین چڑھا جاتا ہون-آتش دان مین آگ بھی روشن ہے-مالک ہوٹل اور خدمتگار بڑے وسیع الاخلاق اور ذی شعور ہین گو ان کا لباس کسی قدر میلا ہے کل میرا قصد ہے کہ یہان سے ڈبلن کو روانہ ہون اور وہان جو خط مجھے لکھو-ڈبلن رائل ہوٹل کے پتے سے لکھو تو ضرور مجھے مل جائے گا-مین نے اپنی محنت و مشقت کے زور سے ایک امتحان معمولی پاس کیا ہے اور اب کونسلی بن رہا ہون یعنی قانونی تعلیم میری ہو رہی ہے-قانونی تعلیم مین بڑا لطف ہے-

سلام شام ۱۲ ۹۲ دکان شراب ۱۲

یعنی کھاؤ پیو مزے کرو۔ اور اس کے
ساتھ ساتھ تحصیل علم۔ بعض وقت
بڑی حسرت سے مجھے تیری بربادی یاد
آتی ہے۔ اور مین دیکھتا ہون کہ تیرا
بیش بہا وقت اُس نیم وحشی ملک مین
جہان کسی قسم کی کامل تعلیم کوئی نوجوان
پا نہین سکتا برباد ہو رہا ہے۔ اور تیرے
بزرگون کو مطلقاً اس کا خیال نہین کہ
ہندوستان مین اب آج کل جوان آدمی
کے لیے تعلیم پاکر ترقی کرنے کا کوئی ذریعہ
اور راستہ باقی نہ رہا اور بغیر لندن
آئے کوئی چارہ نہین ہے تم خود خیال
کر سکتے ہوگے کہ میرے خیالات کسقدر
جلد یہان آنے سے درست اور روشن
ہو گئے ہین۔ اور اب ہر بات کو مین
کس طرح مغربی انداز سے سوچتا ہون۔
ہان یہ تو کہئے میری نسبت احباب
وطن کی راے کیا ہے۔ اور میرے
خیالات اور تحریکون اور راے
زنیون کو میرے عزیز اور ہم وطن کیسا
پسند کرتے ہین۔ کہین یہ تو کسی کے
خیال مین نہین سما گیا کہ مین ولایت
آکر نیم یوروپین ہو گیا ہون۔

بھئی سچ تو یہ ہے کہ اس سرزمین
پر بغیر آئے طبیعت انسانی پر قلعی نہین
ہو سکتی۔ انسان اپنی دنیوی ضرورتون
اور اپنے فرائض سے واقف و آگاہ
نہین ہو سکتا۔ خیالات مین وسعت
نہین آسکتی۔ آزادی کی بو دماغ
مین نہین سما سکتی۔ اپنے بزرگون کے
پراگندہ دماغ کو آدمی مرمّت نہین
کر سکتا۔

خلاصہ یہ کہ یہان نہین آنے سے
کوئی آدمی میری راے ناقص کے
مطابق تہذیب یافتہ نہین ہو سکتا
تمھارا یہان آنا کوئی مشکل بات نہین
مگر تم اس طرح کم سنی مین شادی
کر کے مقید اور پابند ہو گئے ہو کہ تمھاری
آزادی مین فرق آگیا ہے۔ اور گویا
اب تم پر سسرالی قرابت مندونکا
بھی ایک قسم کا دباؤ اور اختیار ہے
تمھاری بی بی کی عمر شاید ۱۳۔ برس ہے

اور ابھی تک شاید وہ الف لام ہی
پڑھتی ہونگی۔ پس میرے خیالات کے
مطابق اور پانچ برس تک تمھین اُسنے
مُہلت ہے۔ پھر ایسی حالت مین پانچ
برس تک بیکار مقید رہو گے۔ اور
کوئی فائدہ تعلیمی تم کو اُس قسم کا
نہین پہنچے گا جس سے تم اپنے آیندہ
حصۂ عمر مین دنیا مین چمک سکو۔ یا کوئی
بڑا کام انجام دو یا قوم کے مصلح یا
ہادی ہو۔ اگر خوبی قسمت سے کوئی
عہدہ سرکاری مل گیا پھر شبانہ روز
بحالت ماتحتی ناجائز خوشامد مین تم
مصروف رہا کروگے اور کوئی آزادانہ
کام تم سے نہ ہو سکے گا۔ ہان آجتک
کوئی مسلمان اپنی بی بی کو لے کر
ہندوستان سے بنظر تعلیم
یہان نہین آیا۔ اور ایک روشن
رائے شخص نے جو قصد کیا تھا وہ
غریب مر گیا۔ اور اُس کے مرنے کو
تیرہ عقل اور کمزور رائے کے ظالم
لوگ اپنی دعا کی تاثیر بتاتے ہین۔

اگر تم کسی طرح اپنی نوجوان جورو کو لے کر
یہان چلے آؤ تو بہت ہی خوب ہو۔ اور
میرے بھی تمھاری نیٹو میم کے ذریعے
سے بڑے بڑے کام نکلین۔ اگر تم ایک
استقلال کے ساتھ کارروائی کرو تو
کوئی مشکل بات نہین۔ اور تم اس کام
کے انجام دینے سے ایک نامی تاریخی
آدمی بن سکتے ہو۔ یعنی آیندہ تاریخون
مین تمھارا اور تمھاری نوجوان بی بی
کا تذکرہ یادگار رہے گا۔ اور (آیندہ
نسل) کی عورتین گویا ایک دیوتا کی
طرح تمھاری جورو کی پوجا پرستش
کرینگی۔ پہلے تم روپیہ جمع کرلو اور جب
دیکھو کہ کافی روپیہ ہو لیا تو بس ایک
روز صاف اپنی میم کا ہاتھ بغل مین
دبا کر بمبئی چل دو۔ اور وہین سے
مجھکو بھی تار مین خبر دو۔ تاکہ ہم لوگ
سب کے سب کچھ دور تک آکر تم
لوگون کا استقبال کرین۔ میرا
تو قصد ہے کہ اگر تم اس معرکے مین
کامیاب ہوئے تو مین سوئز سے تم کو

جا کر لے آؤن گا۔ گو بعد اسکے مسلمانان ہند بڑا غل مچائین گے۔ اور اخبارون مین یہ مضمون چھپے گا۔ مگر مہذب اخبار ضرور تمھاری پیروی کرین گے۔ گو دیسی اخبار مرغ بے ہنگام کی طرح چلائین بلا سے اُن کی سُنتا کون ہے۔ ادھر تم یہان پہنچے کہ مین نے اپنے عزیز بہنون کے منگوانے کے لیے زور لگایا۔ کیونکہ بغیر تعلیم یافتہ عورت کے مرد کے لیے دنیا جہنم سے بدتر ہے۔ گو آپ کے باپ اور چچا وغیرہ بہت برافروختہ ہون گے مگر اس قسم کے پرانے بیوقوف اور سیدھے بڈھون کا پھُسلا لینا کون مشکل بات ہے۔ یہ میرا ذمہ ہے کہ مین تم سے اور اُن سے صلح کرا دونگا تم پہلے میری صلاح پر عمل تو کرو اور یہان چلے تو آؤ۔ پھر دیکھو تمھاری بی بی یہان کیسی مقبول ہو جاتی ہے ضرور بالضرور بڑی بڑی لیڈیون حتی کہ قیصرۂ ہند تک اُس کی رسائی ہو جائے گی۔ اور پھر اُس وقت دیکھنا کہ

تمھارے ساس سُسرے کس طرح فرطِ مسرت سے اپنے جامے مین پھولے نہین سماتے۔ اور پھر تمھاری ہر طرح کی تائید کس سرگرمی سے ہوتی ہے۔ تم جانتے ہو لڑکون کی تعلیم و تربیت زیادہ تر اُن کی مان کی لیاقت پر موقوف ہے۔ پھر اگر ہم لوگ ان عورتون کی عمدہ تعلیم کا سامان نہ کرین تو (آیندہ نسل) کی تعلیم و تربیت کا کیا سامان۔ ہم لوگون مین گلیڈسٹون اور ڈسرلی سا قابل اور عالی دماغ آدمی کیون نہین پیدا ہوتا؟ اس کا سہل جواب یہ ہے کہ ایسی مائین ہندوستان مین کہان ہین کہ اس قسم کے نادر نامور اور زور آور لڑکے جنین۔ میری خصلت مین جو جو نقص اور کمزوری ابھی تک باقی ہے۔ یہ سب امان جان کا قصور ہے۔ جس لیے میرا دل شبانہ روز روتا ہے کاش مین ایک قوی ہیکل اور تعلیم یافتہ ہائلنڈ کی کوہستانی عورت کے

بطن سے پیدا ہوتا تو میرے گال گلاب
بصری کے پھول کی طرح سرخ رہتے دماغ
پُرقوت دل توانا اور قوی ہوتا۔ اور
یہ خصلت کی کمزوری کبھی ظاہر نہ ہوتی
مگر تاہم شکر ہے کہ یہان کی عمدہ صحبت
اور آب وہوا اور غذا کی بدولت
مین نے اپنے کو اور اپنے دل ودماغ
اور خصلت کو مرمت کر ڈالا ہے۔
اور انشاءاللہ تعالیٰ تم یہان آوگے
تو تمھاری خصلت کا نقص بھی سب
نکل جائے گا۔ ہم لوگ جب تک
باہمی کوشش اور تدبیر اور ولایتی
حکمت عملی کے زور سے ہندوستان
کی بدعقل تیرہ رائے اور متعصب
عورتون کی ناجائز آزادی کش
اور جہالت بار شرم کی ہتھیلی کو جلا
نہ دینگے تب تک کبھی وہ دولت
حاصل نہین ہوسکتی جس نے سارے
ممالک یورپ کو ہر قسم کے فوائد
سے مالامال کردیا ہے یا تم شاید
نہین جانتے کہ ولایت کے حکما کی

یہ بھی ایک حکمت عملی اور بڑی موثر
حکمت عملی ہے۔ کہ جب کسی وحشی اور
جنگلی قوم کے لوگون کو مہذب بنانا
اور اُن کے ملک مین نئی روشنی کا
چراغ جلانا چاہتے ہین تو اُس قوم کے
کسی آدمی کو کسی طرح یورپ مین لے
آتے ہین۔ اور یہان لاکر اُس کو عمدہ
طرح سے تعلیم و تربیت کرتے ہین۔
اور جب وہ زیور تعلیم سے آراستہ
ہوتا اور سن شعور کو پہنچتا ہے تو
اُس کو اُس کے وطن مین لے جاکر
چھوڑ دیتے ہین۔ اور وہ پھر اپنی قوم
کے لوگون کو سمجھا کر اور تعلیم اور
تہذیب کے فوائد دکھا کر راہ پر
لے آتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ ساری
قوم تربیت یافتہ ہوجاتی ہے دیکھو
سونتال لوگون سے اسی حکمت عملی کا
برتاؤ ہو رہا ہے۔ اور افریقیہ مین
بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ مین نے بھی
تم کو جو صلاح دی ہے اُس کی بنا
اسی حکمت عملی پر ہے یعنی جہان

کسی طرح ایک معزز مسلمان کی عورت یہان آئی اور تعلیم یافتہ ہو کر مع الخیر ہندوستان گئی۔ پھر ہر میل مین ایک درجن بیگمات ولایت مین آئین گی اور اہل یورپ بھی اس کو دیکھین گے کہ ہان ہم لوگون کی عورتین کیسی ذکی حسین اور نازنین ہوتی ہین۔ ایسا ایک زمانہ تو آنے والا ہے۔ کہ جب تربیت یافتہ بیگمات کلکتے مین گاڑیون مین سیر کرین گی۔ جلسون مین جائین گی لکچر دین گی۔ اپنا کلب بنائین گی۔ مگر چونکہ میری بڑی تمنا ہے کہ اس ترقی کی ابتدا اپنے زمانے مین دیکھون اور جلد دیکھون اس لیے مین بڑی سرگرمی سے اس معاملے مین کوشش کر رہا ہون۔ اور میرے بہت سے نوجوان دوست اور معتقد بھی ہندوستان مین ان خیالات کی اصلاح مین مصروف ہین۔ اور میرا پاک (مشن) بعنایت ایزدی اچھی

ترقی پکڑ رہا ہے۔ گذشتہ میل مین ایک معزز کم سن نوجوان نے یہان آنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اور تم غالباً جان گئے ہوگے کہ وہ کون ہے۔ مین اسکو صلاح دینے والا ہون کہ یہان ڈبل ہو کر آئے تاکہ اس کی ڈبل تعظیم اور تعلیم ہو اب اس وقت (ڈنر) کی گھنٹی بجی۔ مین کھانا کھانے جاتا ہون۔ اور خط کو بند کر کے ہوٹل کے آدمی کے حوالے کرتا ہون ؎ عبدالرزاق۔ مرزا ہاشم علی وغیرہ کو سلام کہو۔ اور یہ خط پڑھوا دو۔

راقم

سعید ازلی۔ از یورپ

پرانی روشنی کا نامہ و پیام

نمبر ۱۳

لنڈن۔ رسل اسکوایر

مائی ڈیر مولنا او دھپنچ۔ تسلیم

اُس روز آپ نے مجھے کانپور کے اسٹیشن پر آکر رخصت کیا اور احباب نے زنگا رنگ کے امام ضامن بازو پر باندھ کر خیرباد کہی اور آج دیکھئے بندہ عنایت ایزدی سے لندن مین ایک مکلف اور آراستہ اور ہوادار ہوٹل مین۔ ایک غرور اور مسرت کی ادا سے ایک عمدہ اور نفیس کرسی پر بیٹھ کر۔ آپ کو یہ خط لکھ رہا ہے۔ اس خط کے مطالعے سے آپ کو بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ مین اپنے قول کا اور اپنے وعدے کا پکا ہون۔ اور شاید قلیل ہی عرصے مین آپ اور ہمارے وطن کے دوسرے احباب اس کو تسلیم کر لین گے کہ ہان بعد مدت کے اب ایک شستہ اور تہذیب یافتہ خیالات اور پکے تجربے اور پختہ عقل اور ہشدھاتی عقیدے کا آدمی اس ترقی انگیز ملک مین آیا ہے جو آیندہ یہان کے ہر قسم کے

اصلی اور واقعی حالات اور تمدنی اور اخلاقی خیالات سے اپنے نیم وحشی ہم وطنون کو آگاہ کر سکے گا۔ اور جو خدانخواستہ ولایتی اخلاق اور تمدنی دیوتا کو برہنہ دیکھنے کی دوربین بنے گا۔ آپ تو جانتے ہین کہ مین پُرانے اسکول کا آدمی ہون۔ اور میرے دل مین قدیم مدرسے اور اُس کے علوم وفنون اور پرانے خیالات کا کیسا فیض بخش گنجینہ ہے اور مین اپنی وضع کا کیسا پاس دار اور پیار کرنے والا ہون۔ کہین جاؤن۔ کسی ملک کا سفر کرون۔ مگر کیا معنی کہ اپنی وضع مین فرق آئے۔ اور اپنی قطع بدل جائے۔ یہ تو بہروپیون کا کام ہے۔ کہ روز ایک نیا روپ لاتے ہین اور اس ذریعے سے کسی طرح روٹی کما کھاتے ہین۔ بندے نے دوڑ کے قریب ہی جہاز پر اپنے ڈبل اور پر شوکت اور سایہ دار اور کامدار

پُھننے مین اپنے کو لپیٹا - اُس پر سے
ایک تیس فٹ کا شالی کمربند بھی
جڑ لیا - پھر اپنی پنسیری دستار علم
کو بھی سر پر رکھا - اور سبز رنگ کی
بلند ایڑی والی کفش کو بھی ڈانٹا -
پھر کیا تھا ادھر جہاز سے اُتر کر ریل
پر سوار ہوا کہ تماشا بن گیا - جس کو
دیکھو وہ مجھ ہی کو دیکھتا ہے - جس
لیڈی کی آنکھ پڑ گئی ہمہ تن تحیر بن گئی
اسٹیشن والے جوق جوق گاڑی کے
دروازے کے پاس آ رہے ہین -
بیسیون صاحبان عالیشان گاڑی
مین گھسے چلے آتے ہین - لیڈیون نے
صاف مجھے عجائب المخلوقات ہی
بنا ڈالا - اور مین اُن کے اس استعجاب
کو دیکھکر ہر دم زیادہ متحیر ہوتا جاتا
تھا - معلوم ہوتا ہے یہان کے انگریزون
نے آج تک کسی ایمان دار متعصب
اور خرانٹ مولوی کو اُس کے اصلی
لباس اور شان و شوکت او ہیئت
کے ساتھ نہین دیکھا تھا - اور اسی لیے

میری پر پیر فنگاری کا وہ سامان ہوا
جو جزیرون کے وحشیون کے لیے
ہوتا ہے - خیر اُن کا جو جی چاہے مجھے
سمجھین مگر مین بھی اپنے دل مین
اُن کو کچھ سمجھ لیتا ہون - اور اس
لیے کسی فریق کو جائے شکایت نہین
ہے - عوض معاوضہ گلہ نہ دارد -
مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عقل سلیم
بڑے زور سے میرے دل مین اسکی
تحریک کرتی ہے کہ اس کے قبل
جو ہندوستان کے لوگ یہان آئے
ہین وہ لوگ جہاز ہی پر سے نہین
نہین بلکہ کلکتے اور بمبئی ہی سے
صاحب بن کر اُترے یا سوار ہوے
تھے - اور اس لیے وہ لوگ
عجائب المخلوقات نہین تصور
کئے گئے - اور یہان کے لوگون نے
اُن کو ہندوستان کی نئی روشنی
کے فرقے کا وکیل یا کالے صاحبونکا
زندہ یادگار عزت آثار تصور کیا -
اور اُن کے ساتھ اُس قسم کا برتاؤ

خاص اور عام مجلسون اور صحبتون
مین ہوتا ہے جو اپنے خاص لوگون
کے ساتھ ہونا چاہئے۔ مگر یہان کے
لوگ بدل اس کے خواہش مند
اور متمنی تھے کہ کوئی قدیم اسکول
کا آدمی بھی یہان آئے تا کہ اُس سے
بہت دیسی باتین جن کے بیان
کرنے مین نئی روشنی والون کو بہت
سی وجھون سے تامل ہوتا ہے
دریافت ہون۔ اور وہ اپنے ہندوستانی
بھائیون کی شکایت اور حکایت کو
اصلی آب ورنگ اور دیانتداری
کے ساتھ بیان کرے۔ یہان کے
قابل اور بیدار مغز وزرا ہم لوگون
کے قومی رسم و رواج۔ تعصب انگیز
خیالات اور قدیم مدرسون کے
حالات سے واقف ہونے کے
بڑے شائق ہین۔ اور اُن کا قول
ہے کہ اس قسم کی معلومات کتاب
اور انگریزی دان اور انگریزی
خوان ناتجربہ کار طلبا سے حاصل ہو

نہین سکتی۔ کیونکہ اول تو اُن کو خود
اپنی خبر نہین۔ اور ثانیاً انگریزی تعلیم
کے اثر نے ابتداے شباب ہی مین
اُن کے خیالات پر مغربی تہذیب
کی پالش کردی ہے۔ ان وجہون
سے میری خاطر تواضع حد سے زیادہ
ہوتی ہے۔ اور میرے ساتھ یہان
کے لوگ اُس طرح پیش آتے ہین
جس طرح غیر ملک کے کسی دیندار
اور نیک کردار عالم سے پیش آنا
لازم ہے۔ اور میرے ہوٹل کے
دروازے پر گاڑیون کا ہجوم رہتا
ہے۔ اور ہر شب کو کسی خاص یا عام
جلسے مین میری دعوت ہوتی ہے۔
شاعر نویلیسٹ محرر ریفارمر سفرا
وزرا ممبران پارلیمنٹ تجار شاطر
پادری اور بعض بعض دیسی خاتونان
یا نام و نشان جو ہندوستان کی
آیندہ ترقی کے اسباب کے مہیا
کرنے اور بہم پہنچانے اور ہندوستان
کے باشندون کی ہمدردی کا چراغ

یہان کے لوگون کے دلون مین روشنی کرنے کی کوشش کرتی ہین اس فقیر کی ملاقات کو آتی ہین۔ اور مختلف امور اور مسئلون کے متعلق سوالات کرتی ہین۔

یہان کے علما اور پادری لوگ بڑے وسیع الاخلاق منکسر المزاج متحمل اور ذی ہوش ہین۔ اور اسی قسم کے لوگون سے خاکسار سے زیادہ ملاقات رہتی ہے۔

کند ہمجنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

آپ کو حیرت ہوتی ہوگی کہ ابھی تو مجھے یہان آئے مہینے دو مہینے ہی ہوئے ہین اور اسی عرصے مین مین قلم ہاتھ مین لے کر یہان کے حالات اور خیالات اور رسم و رواج اور طریق معاشرت و تمدن وغیرہ وغیرہ پر رائے دینے بیٹھ گیا اور کئے آدمی کے پیر شدی کا مصداق بن بیٹھا۔ مگر نہین مجھے اس تھوڑے عرصے مین یہان کے لوگون کے اندرونی و بیرونی حالات کے دیکھنے اور جانچنے کا جو موقع کہ ملا ہے ایسا شاید کسی کو سالہا سال مین نہین ملے گا۔ کیونکہ میری رسائی کا حلقہ بہت بڑا ہے اور میرا گزر ایسے ایسے مقامات مین ہوتا ہے جہان فرشتون کے بھی پر جلتے ہین۔ یہان کے لوگ گویا آزادی کے عاشق ہین اور نقش آزادی گویا ان کے دلون پر کندہ ہے۔ ان کو دولت حشمت اور ریاست کسی چیز کی پروا نہین۔ مگر جہان ان کی آزادی کو کسی نے انگلی دکھائی فوراً خون بہانے کو موجود ہین آزادی کے نشے سے انگلستانی لوگ کچھ ایسے مدہوش ہین کہ اس کی ترنگ مین انھون نے اپنے سب قسم کے حقوق کو عورتون کے ساتھ بانٹ لیا ہے اور مرد و عورت کی حالت مین کوئی فرق نہین معاذ اللہ یہان عورتین گھوڑا دوڑاتی ہین ناچتی ہین غیر مرد کے ساتھ پھرتے

جاتی ہین دکانون مین بیٹھتی ہین اور
خدا جانے اور کتنے دھندے کرتی
ہین ہمارے عفت آباد ہندوستان
کی عورتون سے اگر یہان کی عورتون
کی بے پردگی اور بے شرمی اور دلیری
کی کیفیت بیان کی جاے تو اُن کو
فوراً شرم اور خوف اور غصے سے
اُس قسم کی حرارت آئے جو مثل
شاخ چنار اُن کو جلا دے۔ یہان
کے مکانات سواریان سب بے پردہ
ہین۔ اور یہان کے لوگون کا قول
ہے کہ کھلے مکان مین ہوا آتی جاتی
رہتی ہے جس سے صحت جسمانی مین
ترقی ہوتی ہے۔ خیر مردون کے
واسطے یہ مکانات بیشک عمدہ
ہین مگر نہ ویسے صاف و شفاف
جیسی ہمارے دہلی اور لکھنؤ کے
امرا کی دولت سرائین اور زنانون
کے لیے تو یہ مکانات بالکل ناموزون
ہین نہ بلند دیوارین نہ متعدد
ڈیوڑھیان نہ تہ خانے نہ کنج قفس

کی طرح پردہ دار پائین باغ نہ چھوٹے
چھوٹے دروازے کی کوٹھریان نہ
محرابی بارہ دریان نہ ہوادار اور
پردہ دار کوٹھے۔ مکانون مین فن
عمارت کے اصول سے دیکھنے سے
کوئی تعریف کی بات نہین۔ کیونکہ
صرف لکڑی اور اینٹ کی سرخی کا
سادہ کام ہے اور بڑے بڑے آئینے
لگے ہین البتہ کوچ میز اور کرسیان
اور بھی دوسرے سامان آرایش
قابل تعریف ہین مگر نہ اتنے کہ اُنکو
ہم اپنے نواب زادگان ہند
اور والیان ملک کے مکانات
اور ایوانون کے ایرانی قالینون
مخملی گاؤتکیون فیل دندان کی
چارپائیون سونے چاندی کے
جھاڑون رنگ برنگ کے شیشہ آلات
اور طلائی اور نقرئی اُگالدانون
اور حلبی آئینون سے تشبیہ دے
سکین۔ یہان کے عام مکانات اور
عمارات شاہی کی بھی بڑی تعریف

سنی تھی مگر جب جاکر اندر باہر سے
نظر غور سے دیکھا تو کوئی مکان یا
ایوان فقیر کی آنکھ مین نہ جنچا ہان
یہان کے لیے یہ عمارات مایۂ غرور
ہو سکتی ہین مگر واللہ تاج جامع مسجد
دیوان خاص دیوان عام اور
آصف الدولہ والے امام باڑے
کے جوڑ کا ایک مکان بھی نہین تھا
یہان کیا تمام جہان مین توان عمارتون
کا جواب ہی نہین مگر ہان جو نوجوان
کہ اپنی بود و باش کے جنگل سے یکسر
یہان آئے ہین - اور آثار صنادید
ہند کی زیارت سے مشرف نہین
ہوے اُن کو تو اِن مکانون کے
دیکھنے سے وجد ہو جاتا ہے اور
وہ بے تکلف انگریزون سے کہہ
دیتے ہین کہ ہندوستان مین ایسی
عمارتین کہان نصیب - جب کہ
مین اِن عام مکانات کو دیکھنے گیا
تھا تو میرے ساتھ بہت سے ایسے
جلیل القدر انگریز تھے جنھون نے

عجائبات روزگار کی سیر کی تھی اور
ہندوستان کے سلاطین کی عمارتون
کو بھی دیکھا تھا - مین نے اُن سے
پوچھا کہ باوجودیکہ فن انجنیری مین آپ
لوگون نے یہ کمال حاصل کیا ہے
اور لاکھون روپیہ اس خاص فن
معماری کی تعلیم مین خزانۂ شاہی سے
خرچ ہوتا ہے - مگر ولایتی معمار ایک
نقش ایک کمرہ ایک دیوار ایک
پل اُس استحکام اُن نقش و نگار
اور اُس تراش خراش کا کیون
نہین بنا سکتے جو قدیم زمانے مین
مسلمانون کے بائین ہاتھ کا کھیل تھا
اور جس سے بخوبی اُس کمال کی
تصدیق ہو سکتی ہے جو ہمارے
ہمقومون کو کسی زمانے مین اِس
فن خاص مین حاصل تھا - بعض صاحبون
نے کہا کہ وہ سامان اور اسباب
اور مصالح یہان میسر نہین - بعضون
نے فرمایا کہ وہ قدیم طرزین اب
نامطبوع اور ناپسند ہین بعض

انصاف پسند دوست نے یہ کہدیا
کہ دنیا مین ایسی کون سی چیز ہے
جس کی نقل اس جزیرۂ مردم خیز
کے باشندے نہ اُتار سکتے ہون
اور کون سی قسم کی عمارت ہے جس کے
بنانے سے ہمارے ولایتی معمار
قاصر ہون - مین نے عرض کیا کہ
ہندوستان کے امرا کو تو وہی
کاریگران صنعت اور وہی پُرانے
فشن کے مکانات پسند ہین پھر
وہان انجنیر لوگ ایک مختصر ہی سا
نمونہ کیون نہین طیار کرکے دکھاتے
اس پر ایک انجنیر صاحب جو شریک
سیر تھے بول اُٹھے کہ کیا ہماری عمارتون
مین مضبوطی اور استحکام نہین اور
واللہ ہم لوگون کا نسخہ کم خرچ
بالانشین ہے لاکھون روپیہ بیکار
برباد کرنے اور فضول خرچی مین دولت
لٹانے کا نتیجہ کیا ہے - استحکام کی
نسبت تو مین نے یہ عرض کیا کہ کلکتے
کے عجائب خانے کی دھنسی ہوئی دیوار

اور ہائی کورٹ کی مشتبک چھت
اور خضر پور کے پُل کے گرنے کا
حسرت انگیز واقعہ بدیہی دلائل اور
زندہ نظیرین ہین - کئی لاکھ روپیہ
خرچ ہوکر یہ پُل بڑے اہتمام سے
تیار کیا گیا تھا مگر ایسی بےتکلفی سے گرا
جیسے درخت سے پکا آم - چھت
سے چھپکلی - بڈھے کے مسوڑھے
سے دانت - تاڑ کے درخت سے
پاسی - ہندوستانی رئیسون کی
آنکھون سے اُن کے اہلکار - اور
سنتونا ین سے پیٹ کے کیڑے -
فضول خرچی کی نسبت مین نے یہ
جواب دیا کہ ہندوستان کی عمارت
کے سررشتے کے اخراجات ناجائز
پر پھر ایک مدت سے مدبرون کے
جلسے مین ماتم کیون ہے - اور ہر
دوسرے تیسرے سال ایک
تحقیقات کی کمیشن کی ضرورت
کیون ہوتی ہے - اور روز ولایتی
معمارون کی شکایت اخبارون مین

کیون چھپتی رہتی ہے - اس بدمزہ اور
ناخوشگوار جواب کے پانے سے صاحب
کا رنگ فق ہو گیا - اور اُن کے
بشرے سے اُس حیرت آمیز انقباض
کی کیفیت ظاہر تھی جو اُن کو پرانے
باجے سے نئی گت کے سُننے سے ہوا
تھا - میرا قصد ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ
یہان سے مع الخیر ہندوستان کو
لوٹتے وقت اندلس کی نادر روزگار
پائدار بے نظیر خوب صورت اور
شوکت ریز اسلامی عمارتون کی بھی
زیارت کرتا جاؤن - کیونکہ مدت
سے میرے کان اِن کی تعریف سے
بھرے ہین اور زمانۂ طالب العلمی
مین جب کہ مین کلکتے مین تھا تو
مجلس مذاکرۂ علمیہ کے ایک جلسے مین
مسٹر اوڈروے نے بڑی دیانت داری
گرم جوشی اور قدردانی سے ان
عمارتون کی تعریف کی تھی جس
طرح ہمارے خمار زدہ چالاک بزدلے
محنتی چینی بھائیون کو افیون اور

اُس کے مرکبات کے کھانے کا ذوق
و شوق ہے اور جس طرح ہمارے
ہندوستان کے لوگ کیمیا دعا
تعویذ جادو طلسم اور شاعری کے
عاشق ہین اسی طرح یہان کے ہر درجے
اور ہر طبقے کے لوگون کو خواہ عورت
ہون یا مرد امورات تمدن کے
جاننے اُن پر بحث کرنے اُن مین
نکتے نکالنے اُن پہ زرائے دینے کا
شوق اور دعوی ہے اور ہر متنفس
اپنے کو تمدن یعنی (پولیٹکس) کا پتلا
جانتا ہے خواہ وہ تمدن کے معنے
سے بھی واقف نہو - وقت فرصت
مین ہر شخص کے پاس ایک اخبار
کسی قسم کا ضرور ہوگا اور وہ اُس
سے چند مضامین حلقۂ احباب مین
بیان کرنے کے لیے چن رکھے گا
اور پھر جب کسی قہوہ خانے یا شراب
خانے یا قمار خانے مین جاے گا تو
وہان ضرور مسٹر ڈزریلی یا مسٹر
گلیڈ اسٹون یا لارڈ ڈلٹن کی

غلطی نکالے گا یا کسی کی حکمت عملی
اور رائے کی تعریف کرے گا اور
کسی کو بُرا کہے گا۔شاید کوئی آدمی
بھی اس جزیرے مین ایسا نہ ہوگا
جس کی چھوٹی حاضری کے ساتھ
صبح کو ایک تشتری مین تمدن کا
حلوا یا بسکٹ نہ رکھا جاتا ہو اور
جو اُس کے کھائے بغیر گھر سے نکلتا
ہو کام کرتا ہو یا کسی کی ملاقات کو
جاتا ہو۔مجھے روز ضروری اور
موجودہ مسائل تمدن کو حل کر رکھنا
ہوتا ہے کیونکہ بغیر اس کے جان
عذاب مین پڑ جاتی ہے اور اگر
ان معاملات پر گفتگو نہ کر سکون تو
دوسرے روز نالائق کند ذہن
بدمذاق اور نیم وحشی مشہور ہو جاؤن
خصوصاً لیڈیون کے عشرت بار
حلقون اور صحبتون مین تو مجھپر
تالیان بج جائین تمدن کے خیالات
سے یہان انسان کو ایک دم فرصت
نہین کیونکہ ہر مغبچہ ہر مال زادی

ہر سور چرانے والا ہر آلو بونے
والا ہر کان دار ہر بازاری اور
ہر درباری مدبر ہے۔ہمارے
ہندوستان مین تو شاید اس کثرت
سے گاؤ وخر بھی نہون گے جس کثرت
سے یہان مدبر ہین۔بہت سی خاتونان
ذی فرہنگ ایسی ہین جن کے مکان
مین روز خاص خاص دعوت کے
جلسے اس غرض سے منعقد ہوتے
ہین کہ ہر فن کے قابل اور خصوصاً
مدبر لوگ آئین اور خورونوش کے
وقت امورات تمدن و معاشرت
پر بحث چھیڑے اور اول طعام اور
بعد ازان کلام کا مزہ اُٹھے۔اگر
ہمارے ملک کی پردہ نشین معصوم
صفت نرم مزاج نازک بیگمون سے
کوئی یہ پوچھے کہ آفتاب کدھر سے
نکلتا اور کدھر ڈوبتا ہے تو شاید
مشکل سے بتائین کیونکہ اُن کو
ایسی بے سود باتون سے کیا
غرض مگر یہان تو ہر لیڈی آپکو

افغانستان کے پہاڑون کے نقشے
مین راستہ بتانے اور سبق سکھانے
کو موجود ہے اور بڑی بلاغت اور
فصاحت سے امیر یعقوب خان کا
سراپا بیان کرتی ہے اور فرط تحقیق
سے بعض یہ بھی فرماتی ہین کہ امیر
یعقوب خان شیعہ مذہب ہے
اور بھوت کا قصہ سُنکر ڈرتا ہے
حالانکہ یہ معلوم نہین کہ خود امیر
اور اُس کی ساری قوم ایک قسم
کے ایشیائی دیو ہین پرسون شب
کو ایک پروفیسر صاحب نے جن کو
امورات تمدن کا بڑا چسکا ہے
میری خاص دعوت کی اور جب کہ
مین قدرتی کانٹے چھری سے جلد
جلد کھانے لگا تو اُن کی میم صاحب
حیرت انگیز تبسم سے میری طرف
دیکھنے لگین اور چارونطرف سے
حقارت آمیز چشمک ہونے لگی
مگر جب تک یہ سب ہو بند ہے
نے اپنے سامنے کا برتن اور اغل بغل
اور آس پاس کی دو چار ڈیش
اور تشتریان صاف کر دین اور
زور سے ڈکار لے کر قراءت سے
الحمد للہ بہ آواز بلند کہا۔ اس پر
میری بغل کے ایک صاحب نے
سرگوشی مین مجھسے فرمایا کہ اس طرح
سے ڈکار لینا اخلاق کے خلاف
ہے اس پر میم لوگ خندۂ زیر لب
کرین گی مین یہ سُنکر چپ ہو رہا
بعد کھانے کے پروفیسر صاحب
نے ایک مطول اور مدلل تقریر مین
اپنی اُس دماغی محنت اور بحث کا
حال بیان کیا جو اُنھون نے
ہندوستان کے متعلق خاص
خاص مسائل تمدن کے حل کرنے
مین کی تھی اور بعد اس تمہیدی
تقریر کے یہ سوال کیا کہ آیا آشام
مین قانونی یا غیر قانونی گورنمنٹ
وہان کے باشندون کے مفید
حال ہو گی اور موجودہ انتظام کا
عنوان وا اثر کیا ہے مین نے

اس کی نسبت اپنی ناقص راے
دی اور موجودہ انتظام کی تعریف
کی۔ اس پر پروفیسر موصوف یہ بولے
کہ وہان کے انتظام مین بہت
خلل اس لیے ہوتا ہے کہ شہر سناک
پٹیالہ کی ریاست سے ملحق ہے
اور چونکہ اُس ہندوستانی ریاست
کے لوگ اکثر وہان آتے جاتے
اور تجارت کرتے ہین اس لیے
بہت سی ایسی خرابیان عام
لوگون کے خیالات مین واقع
ہوتی ہین جو ہندوستانی انتظام
سے نکلتی ہین۔ اس تحقیق بلیغ کو سُنکر
مین ساتھ ایک خندۂ زیرلب کے
چپ ہو رہا۔ اسی طور پر ایک
ال ال ڈی صاحب نے یہان
ایک رسالے مین جہاد کے مسئلے کی
تحقیق کے مضامین لکھتے لکھتے یہ
لکھدیا ہے کہ ہندوستان مین
شیعون کی تعداد سنیون سے
زیادہ ہے اس لیئے جہاد کا خوف
بہت کم ہے۔ اللہ ری تحقیق!

قصنع بانکپن اور وضعداری

یہان کی عورتون مین بہت مروج
ہے اور اس کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ
یہان قدرتی حسن تو اس طرح سے
مفقود ہے جیسے ہندوستان سے
ارزانی اور دار جلنگ اور شملے
سے گرمی عورتون کے چہرون کو
سفید آلو سے کامل تشبیہ ہے یا
اگر چونے کی ہانڈی کہین تو وہ بھی
روا ہے۔ چونکہ نمک اور ملاحت اور
چمک اور روشنی یہان کی عورتون
کے چہرون مین بالکل نہین اس لیے
یہ سفید پریان ایک قسم کا سفید
چونا جس کو (پوڈر) کہتے ہین چہرون
پر ملتی ہین اور صابون سے اس
سفوف کے لگانے کے قبل اپنے
کلّون کو خوب رگڑتی ہین اور بعض
دکانین بھی اس قسم کی ہین جہان
رنگ درست کرنے کا علاج ہوتا
ہے چنانچہ دو برس ہوے کہ ایک

اِسی قسم کی دکاندار عورت نے
ایک امیر میم صاحبہ کو جن کو اپنے
رنگ کے چمکانے کا بڑا جنون تھا
اپنے مکر کے جال مین پھنسا کر بہت
سے بیش بہا زیورات لے لئے تھے
اور اُس غریب میم نے دوا سے
اپنے جسم اور اس مجنونانہ حرکت
سے اپنی خصلت اور نیک نامی
کو داغ دار بنایا تھا مین انشاء اللہ
تعالیٰ دوسرے خط مین یہان کی
عورتون کے لباس و خصلت اور
حالات کے بارے مین بھی اور بہت
سے خیالات ظاہر کرون گا۔ اس
وقت چونکہ فرصت کم ہے اس لیے
انھین چند سطرون پر اس نیازنامے
کو ختم کرتا ہون والتسلیم مع التواضع
والتکریم۔

آپکا صادق دوست

تیغ بے نیام

پُرانی روشنی کا نامۂ وپیام

نمبر ۲

مائی ڈیر مولنا اودھ پنچ۔ ہنوز
ظلمت شب باقی ہے کہ مین اپنے
حوائج ضروری سے فارغ ہوچاے
پانی مکھن توس پھوس کو معدے
کے زندہ خورجی مین رکھ تسبیح کو پلنگ
کے ایک کونے سے لٹکا لکھنے کی
میز پر آبیٹھا اور نہایت تسکین کے
ساتھ یہ چند سطر آپ کو لکھتا ہون
گو میری ہندوستانی عادات کی
پابندی کے سبب ملازمین ہوٹل
کو لبا اوقات تکلیف ہوتی ہے
مگر اپنے اوقات معینہ مین کیونکر
فرق ڈالون اور اپنے حکیمانہ خیالات
کے مطابق حفظ صحت کے قواعد
کیون کرنہ برتون۔

دریائے ٹیمس ہمارے کمرے کے
نیچے سے بہ رہا ہے۔ اور جہان تک
نگاہ کام کرتی ہے صاف یہی

معلوم ہوتا ہے کہ ایک عمدہ سلہٹ
کی فیل دندان کی سیتل پاٹی بچھی ہوئی
ہے۔ دریا مین جہازون کی رنگ
برنگ کی روشنی طرفہ بہار دکھا
رہی ہے اور درختون پر مختلف
قسم کے خوش آہنگ پرند قدرتی
بینڈ باجا بجا رہے ہین۔ میز کے
قریب آتش دان روشن ہے اور
اُس مین ولایتی کوئلا جل رہا ہے
اور مین بیور کی عبا اور فلالین کی
نیم آستین پہنے بیٹھا ہون ہوٹل
کا خانسامان اکثر میرے واسطے
میری پسند کے موافق ہندوستانی
کھانے بھی پکاتا ہے اور یہودی
قصاب کی دکان سے گوشت لانے
کی اُس کو بہت تاکید کرتا ہون
اور جب کہ مین اُس کو یہ حکم
دیتا ہون تو وہ مسکراتا ہوا میرے
سامنے سے چلا جاتا ہے۔ یہان کے
لوگ سحر خیز نہین ہین اور اکثر دس
بجے تک سوتے رہتے ہین گویا یہان

نیند سے چونکنے کا معمولی وقت ۹
بجے سے ۱۱ تک ہے۔ کوئی بھلا مانس
نور کے تڑکے نہ اُٹھے گا شاید یہان
کا مرغ بھی اس وقت نہ بولتا ہو
سحر خیزی کی صفت یہان کے
لوگون مین دو وجہون سے نہین
ہے ایک تو یہ کہ انگریز لوگ روزانہ
علی الصباح کسی قسم کی عبادت نہین
کرتے اور صبح کو نیند سے چونک کر
دنیوی کامون کے شروع کرنے کے
قبل نماز نہین پڑھتے اور رات کے
آرام اور تسکین اور مسرت سے
کاٹنے کا شکر بارگاہ ایزدی مین
صبح کو بجا نہین لاتے۔ اس وقت
ہمارے ہندوستان کی مسجدون
مین جوق جوق مسلمان صاف
لباس پہن اور خوشبو لگا کر جا رہے
ہون گے اور اللہ اکبر اللہ اکبر کی
صدا کا ہمارے معبدون مین غل
ہو گا۔ کوئی وظیفے مین مصروف
ہو گا۔ کوئی درود پڑھتا ہو گا۔ کوئی

سجدۂ شکرانہ بجا لا رہا ہوگا۔ اور
کوئی حدیث اور تفسیر کا درس دیتا
ہوگا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہان
ہر طبقے اور ہر درجے کے لوگ عموماً
زیادہ رات تک اپنے گھرون سے
باہر رہتے ہین اور عام مقامات
آرائش و رامش اور تماشا خانون
کی سیر کرتے ہین اور حلقۂ احباب
ہین کھیلتے کھاتے اور پیتے پلاتے
رہتے ہین۔ یہان ہر فشن اور پیشے
کے لوگون کے عام مقامات اور
مکانات تفریح اور ہوٹل اور کلب
گھر علحدہ ہین جیسے فوجی قانونی
وزیری سفیری فرانسیسی جرمنی شام
کے بعد سے تھئیٹرون اور ایسے
مکانون ہین کثرت سے ہر قسم کے
لوگ جمع ہوتے ہین اور اپنی اپنی
پسند اور مذاق کے مطابق ایک
ایک طرح کی تفریح ہین مصروف
ہو جاتے ہین۔ تماشا خانے کثرت
سے ہین اور گنجفہ تاش شطرنج اور

مینز کے انڈے کا جو ابڑی دھوم سے
ہوتا ہے اور ایسے ایسے شوقین کھلاڑی
ہین جن کا لوہا سارے تہذیب
یافتہ ملک کے جواری مانتے ہین
اور جو اس ناجائز ذریعے سے لاکھون
ہی لاکھ کماتے اور اوڑاتے ہین
کسی ہوٹل کے کسی کمرے ہین دو چار
یار تاش کھیل رہے ہین کہین دو
چار شطرنج ہین غرق ہین۔ کسی طرف
انڈے کی میز پر کھٹا کھٹ انڈے دوڑ
رہے ہین۔ کسی جانب بادہ نوشی
ہو رہی ہے۔ کہین کافی اڑ رہی ہے
اور کسی گوشے ہین چاے پانی کا سامان
درست ہے۔ علاوہ اسکے وضعدار
طرحدار مالدار اور رسا خاتونون اور
امیرون اور نامدار وزیرون کے
مکانون ہین خاص خاص دعوت کے
جلسے بھی روز ہی ہوا کرتے ہین۔ اور
ہر غنچۂ احباب ہین مسائل تمدنی یا معاشرتی
یا تجارت پر گفتگو چھڑتی ہے اور بڑی
گرم جوشی سے مبادلۂ خیالات و آرا ہوتا ہے

اور ہر شخص ہر روز ایسی صحبتون اور
خاص جلسون مین راے دینے اور
گفتگو کرنے کے لیے تیار رہتا ہے
اور اخبارون سے اپنی تحویل دماغ
مین ہر قسم کی معلومات کا خزانہ بیشتر
سے جمع کر رکھتا ہے۔ جن لوگون کو
رہنے کا خاص اپنا مکان یا کرایے کی
کوٹھی ہے وہ ایک بجے دو بجے
ہوٹلون تماشا خانون اور کلبون سے
اپنے اپنے مکان چلے جاتے ہین اور
جو خانہ بدوش ہین وہ۔ ؎

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرا اوست

پر عمل کرتے ہین۔ سحر خیزی کے مانع
جو دو وجوہ میرے خیال مین آئے
تھے مین نے بیان کیے۔ اور شاید
یہ بھی گمان ہو سکتا ہے کہ چونکہ صبح
کو یہان بڑی سردی پڑتی ہے اس
لیے ہر قسم کے لوگ اُس وقت
اپنی اپنی خوابگاہ مین رہنا حفظ
صحت کے لیے بہتر تصور کرتے ہین
یہان کے عام مکانات آرامش
در امش اور مقامات تفریح کی جو
تصویر کہ مین نے کھینچی ہے اس کو
دیکھکر تو آپ پھڑک جائین گے
اور علی الخصوص ہمارے ملک کے
وہ امیرزادے جو شبانہ روز پوبارہ
اور تین کانے کہتے رہتے ہین اُن کے
دلون مین لندن کی سیر کا شوق
بھر جاے گا مگر نہین۔ یہان کے
عام مکانات تفریح اور ہمارے
ملک کے مدک خانون اور چنڈو خانون
اور عیش خانون سے آسمان زمین
کا فرق ہے اور کبھی کوئی منصف
مزاج اور دوربین ہمارے ملک کے
چنڈو خانون اور عشرت خانون پر
یہان کے ہوٹلون۔ تماشا خانون
اور جوے خانون کو ترجیح نہین دیگا
یہان کارخانہ بہت فوق البھڑک
ہے روشنی اچھی سامان اُجلے مگر
تسکین آرام راحت اور ہم لوگون
کے خیالات کے مطابق عیش
بالکل مفقود۔ ان مکانون مین

سناٹے کا لطف نہین بلکہ ہنگامہ ہے
اصلی صفائی کا نام نہین بلکہ کثافت
ہے تسکین کا نام نہین بلکہ انتشار و
اضطرار ہے۔ خلاصہ یہ کہ گوشۂ عافیت
کی پوری تعریف صادق نہین آتی۔
غیر اور اجنبی لوگون مین ملنے جلنے سے
بے تکلفانہ تفریح کا لطف کہان
باقی رہتا ہوٹل مین ہر قسم کے لوگ
آتے جاتے اور رہتے سہتے ہین اور
کوئی اُن کو منع نہین کرسکتا کیون
کہ ایسے حکم کے دیتے ہی آزادی پر
حرف آئے گا۔ ہمارے چنڈو
خانون مین گو ظاہر اسامان آرایش
کم رہتا ہے مگر گوشۂ عافیت کی
پوری تعریف اُن پر صادق آتی
ہے اور اُن کو کان و معدن آسایش
کہنا بجا ہے۔ ایک نفیس مکان چھوٹے
چھوٹے دروازے اور اس کے
سوا دھوان نکلنے اور تھوک پھینکنے
کے لیے سیکڑون سوراخ بیسیون
روشن دان۔ مکلف فرش بڑے

بڑے گاؤ تکیے اور چھوٹے چھوٹے
گل تکیے۔ عمدہ پیتل کا شمعدان ایک
کونے مین اس طرح سے روشن جیسے
کسی کے مزار پر چراغ جلتا ہو اسکے
سوا ہر شخص کے سامنے ایک لمپ
(ولایتی) ہر شخص کے لیے اُگالدان
وہان کے جانے والون پر بیٹھنا
حرام جو گیا فوراً آرام سے لیٹ
گیا اور چپی کے لیے غریب چنڈو باز
موجود۔ اُن کی خدمت کی اُجرت
نہایت کم ایک چھینٹے پر رات بھر
خدمت کرین۔ فیرنی کی تشتریان
بالائی اور ہر قسم کی شیرینی کھانے
کے لیے موجود ہنگامہ غل انتشار کا
وجود بالکل مفقود۔ نہایت ہی
نکھری ہوئی مہذبانہ صحبت حفظ
مراتب کا ایسا خیال کہ کسی کی ٹانگ
اور کسی کا منھ۔ کسی کا چوتڑ اور
کسی کا سر۔ ہر شخص کے لیے خوشبو
کی گلوری طیار۔ اور ہر آدمی نشۂ
آزادی سے سرشار۔ اُن کی آزادی

ولایت کی آزادی نہین بلکہ وہ
ایسی آزادی ہے کہ دنیا و مافیہا
کے خیال سے یکایک دل کو دھو
دھا کر پاک کر دیتی ہے۔ انکسار
کا وہ مرتبہ کہ۔ ع

خاک شو پیش ازان کہ خاک شوی

کے مصداق بنے ہوئے ہین۔
عافیت پسند بھی ایسے کہ کبھی
چھینکنے کی آواز تک سڑک کے
چلنے والون نے نہین سُنی۔ قانون
کے ایسے ماننے اور جاننے والے کہ
مچھر تک پر کبھی بھولے سے ہاتھ
نہین اُٹھایا۔ تحمل کا وہ جوش کہ
گالی تو گالی جوتے کھانے پر بھی
کسی کو نہین مارا۔ امورات تمدن
کے ایسے شائق اور ماہر کہ آج تک
روم و روس کی لڑائی کا فیصلہ
اُن کی راے مین نہین ہوا۔ اور
افغانستان کی چڑھائی کو تا اینندم
تسلیم نہین کیا۔ بھتیجا کو نرو لو کا
بادشاہ جانتے ہین مسٹر شا کے
زنجبار مین انتقال کرنے پر حسرت
کرتے ہین۔ کم سخن ایسے کہ اگر
نو بجے شب کو ایک فقرہ کہنا
شروع کیا تو دو بجے جا کر ختم ہوا
قانع اور صابر اس مرتبہ مین کہ
ایک تشتری کھیر کی چاٹ کر
دن رات بسر کی۔ مردم آزاری
کا وہ خوف کہ دھوبی کی تکلیف
کے خیال سے مہینون کپڑے
نہین بدلتے۔ منتظم اور خوش
معاملہ اور بامروت ایسے کہ
اپنا اور دوسرے کا پانا بے
تکلف بھول جاتے ہین۔ تقدیر
پر ایسا تکیہ کہ زمینداری کے
نیلام پر چڑھنے کی خبر سُنکر بھی
کبھی بالین سے سر نہین اُٹھاتے
گوشہ نشین ایسے کہ آفتاب
تک کو کبھی چہرہ نہین دکھایا۔
شب بیدار ایسے کہ رات بھر
تارے گنا کرتے ہین۔ حفظ صحت
کے ایسے عاشق کہ تمام دن مُردے

بازی لگا کر سوتے ہین۔

یہان کے تماشا خانون مین بے شک بڑی تیاری ہوتی ہے روشنی کا اہتمام خوب ہوتا ہے پردے نہایت خوشنما اور حیرت انگیز بدلے جاتے ہین۔ تماشا کرنے والے مرد اور عورتین عمدہ عمدہ لباس پہن کر تماشا کرتے ہین۔ اور تازہ بہ تازہ سانگ لاتے ہین اور ایک دم مین پردون کے اُلٹ پھیر سے سارے مکان کی ہیئت بدل جاتی ہے۔ ابھی باغ تھا ابھی سمندر موج مار رہا ہے۔ ابھی ہوٹل تھا ابھی دیوان خانہ ہے۔ ابھی سبزہ زار نظر آیا اور اور پھر ایک آن مین قبرگاہ بن گیا ہر تماشا خانے اور تھیٹر اور اوپرا مین باجا بجتا ہے۔ اور وہ ایسے ہی باجے ہین جنکی آواز وحشت ناک اور سامعہ خراش ہوتی ہے اور جن کے سُننے سے عشرت کا خیال دل سے جلد جلد بھاگنے لگتا ہے۔ اور لڑائی کا خوف اور سامان اُس کی جگہ آجاتا ہے۔ اوپرا مین یہان کی گویا عورتین اور مرد گاتے ہین اور علم موسیقی کے شیدا وہان اکثر گانا سُننے کی غرض سے زیادہ جاتے ہین۔

کم بختی سے ایک روز ایک دوست کی خاطر سے مجھے بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ پھر تو سامعے پر وہ آفت آئی کہ آج تک خدا کی قسم کان بہرے ہو رہے ہین اور اُس روز تو تمام شب مارے وحشت کے بندے کو نیند نہین آئی۔ ہائے ہائے جس نے چندر بجا گا۔ شیرین جان۔ ہیرا۔ ہرو خان۔ اور تان رس خان کو سُنا ہوگا۔ اور جس کے کان کر ہین سر بین سارنگی ستار طبلے کی سامعہ نواز آواز سے آشنا ہون گے اُس کو یہ جنگی باجے کی

بھون بھون اور گون گون اور
چند بے سُرے اور بے تالے اور
بد آواز قوی ہیکل عورت اور مرد
کا چلانا کیا خاک بھاے گا۔ یہان
کے گانے کے مفہوم اور موسیقی
کے کمال کو مثال مین سہل اور
عمدہ طور سے سمجھنا چاہئے تو یون
فرض کر لیجیے کہ جاڑون کی رات
مین کسی پُرانے مقبرے کی کسی
نئی قبر مین کسی سڑی ہوئی لاش
پر چند گیدڑ عالم غصہ مین اپنے اپنے
حصے کے واسطے لڑتے ہین۔ اور
اُس قبر سے ایک مہیب اور
وحشت ناک اور سامعہ گداز
آواز نکلتی ہے اور دور تک
جاتی ہے اور ارد گرد کے رہنے
والون کی نیند کا ستیاناس
کرتی ہے۔ اگر اوپر آکے باہر سے
کھڑا ہو کر کوئی ہمارے ملک کا
آدمی گانا سُنے تو پہلے اُس کو
ایسا ہی خیال ہو گا کہ کسی قبر گاہ مین

بجز مصروف جنگ وجدال ہین
دو آدمیون کا باہم مل کر یا دوسرے
سے لپٹ یا سمٹ کر یا ایک
ایک شخص کے علیحدہ علیحدہ
کودنے اور دوڑنے کا نام ناچ
ہے۔ تال سُر کا بالکل خیال نہین
واللہ اگر کالکا پرشاد دین کو یہان
کے لوگ ناچتے دیکھین اور اُن
کے توڑے کی آواز اِن کے کان
تک پہنچے تو یہ لوگ کبھی ناچنے کا
نام تک نہ لین۔ بتانے اور رِجھانے
کے نِکات اور کمالات سے انگریز
بالکل ناواقف ہین اور شاید
مشکل سے اُس کا مفہوم ان کے
خیال مین آئے۔ خوب زور سے
جوتون کو صحن پر مارنا یہ ایک
ناز ہے۔ سفید سفید بدقطع دانتون
کا بے موقع نکالنا یہ ایک نخرا ہے
ہاتھون کو زور سے دبا دینا یہ ایک
ادا ہے۔ سر کو جھکا کر پھرتی سے
سلام کرنا یہ ایک غمزہ ہے پھر

انھین پہلوانی ناز نخرے کا شہید
یہان ایک عالم ہے - یہ نہین کہ
ادھر بی مشتری نے اپنے خمدار
ابرو کو جھکایا اور رئیس امیر زادے
شہید ہوگئے - بی زہرہ نے تبسم
کا قصد کیا بجلی چمک گئی - بی گوہر
نے پاپچون کو ہاتھ سے اُٹھایا اور
ایک عالم نے عالم بدحواسی مین
کمر کے بچنے کی دعا مانگی - بی مرجان
نے ناچتے وقت ایک توڑا لیا
اور حاضرین مجلس مرغ بسمل کی طرح
لوٹنے لگے - بی ہیبا نے سُنہرے
دوپٹے کو سر پر سے ہٹا دیا اور
دو چار بابو کو لوٹے مین مکھی سے
لڑھک گئے - بی بامانے محبت
انگیز ادا سے کسی کو گالی دیدی
اور نوج کہکے لبون پر اُنگلی
رکھی اور ڈھاکے کے چوک مین
قیامت آگئی - بی طوقی نے بنارس
مین کسی ہماجن بچے یا رئیس زادے
کو مصنوعی غصے کی ادا سے

مفتری کہا اور وہ اپنے ذہن مین
(ناٹ) ہو گیا - ہمارے ہندوستان
کے معشوقون اور پری وشون
کے چُل بلے بانکپن سیماب مزاجی
برق وشی اور دلربایانہ ناز و انداز
کے قدر دان کچھ ہمارے ہی ملک
کے نازک خیال صاف دماغ
روشن دل اور صاحب مذاق
حضرات ہین - بیر بیچارے آلو
کھانے اور بھیڑ چرانے والے
ان باتون کو کیا جانین مگر تاہم
پھر بھی ہ - ملکے وہر سے اور ع

ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

اس کا خیال بھی رکھنا ضرور ہے کہ
جیسا مین نے خط مین لکھا ہے
حسن تو یہان ہم لوگون کے
خیالات کے مطابق عنقا کا حکم
رکھتا ہے اور حُسن فرنگ جو
مدت سے سُنا کرتے تھے
اُس کی کچھ بھی تصدیق نہین ہوئی
بلکہ یہان آنے پر بالکل اُلٹا پایا -

گو آئینِ قدرت نے حسن کی
تقسیم کرنے کے دن یہان کی
عورتون کے ساتھ (جن کو حسین
بننے اور اپنے کو خوب صورت
دکھانے کا جنون ہے) بڑی بے
انصافی اور بے رحمی کی ہے۔ مگر
اُس کے جبرِ نقصان سے یہ لوگ
حتی الوسع قاصر نہین ہین۔ بالائی
تدبیر مصنوعی اشیا اور صنعت
کے زور سے جہان تک کہ ممکن ہے
حسن کے تیار کرنے مین کوشش
کی جاتی ہے (او ربار بر) یعنے
حجام اور طرح طرح کے رنگین
اور زرکار لباس سے بہت
کچھ اس خصوص مین مدد ملتی ہے
اور سرخ اور اسفید سفوف رنگ
کے چمکانے دمکانے کے لیے
چہرے پر بے انتہا ملا جاتا ہے۔
اور لباس وغیرہ کی تیاری مین
زر کثیر خرچ ہوتا ہے۔ مین اس
قسم کی معصومانہ بوالہوسی اور

زر ریز خام خیالی پر کوئی اعتراض
نہین کرتا۔ بلکہ جی چاہتا ہے کہ
اس کے جواز کا فتوے دیدون
کیونکہ دنیا مین کوئی آدمی خواہ وہ
مرد ہو یا عورت ایسا نہین جو
اپنے کو دوسرون کی آنکھ اور
پسند مین خوب صورت بنانے
اور دکھانے کی خواہش نہ کرتا
اور نہ رکھتا ہو گو سامان آرایش
سے پورا پورا کام نہ لے اور
گھنٹون آئینے اور شانے سے
اپنی زیبایش اور آرایش کے
بارے مین شوریٰ نہ کرے۔
انصاف کی نظر سے دیکھنے سے
فقط ولایت ہی کی عورتین اس
مرض مین مبتلا نہین ہین بلکہ ہر
ملک کے لوگون مین یہ خواہش
تھوڑی بہت پائی جاتی ہے
ہمارے ملک کے ایک ایک
بانکے امیرزادے ایک سیدھی
مانگ کے نکالنے مین کتنا وقت

لگاتے ہین اور اُن کے بالون
کے سنورنے اور درست ہونے
مین کتنے درجن مصاجون کے
ہاتھ ٹوٹتے ہین - اور ہمارے
لکھنؤ کی بیگماتون کی چوٹی کے
گوندھنے مین کئے پہر لگ جاتے
ہین - اور کتنی مغلانیون اور کتنے
بکسون کی ضرورت ہوتی ہے - گو
ہرطرح کا سامان آرایش وزیبایش
اور بننے سنورنے کے تمام اسباب
آج اس ملک مین مہیا ہین اور
جوکچھ یہان نہین وہ بھی صبح وشام
برابر ممالک فرانس سے ڈاک
پر چلا آتا ہے اور گو حسن ساز
رنگ ساز اور درزیون کے
بڑے بڑے کارخانے مین اور
یہان کی میم لوگ ان مدون
مین بیدریغ خرچ بھی کرتی ہین
مگر باوجود اس کے ان کارخانے
والون کی کاریگری سے چوڑا
چہرہ گھامڑ نقشہ بھورے بال
کرنجی آنکھین موٹی ناک بے ترکیب
گات درست نہین ہوسکی - بھلا
اِن قدرتی نقصون کو کون نکال
سکتا ہے - ہان جہان تک ان
کے چھپانے اور اِن کو خوشنما
کرکے دکھانے کی ترکیب ہے
کی جاتی ہے اور اس سے
فی الجملہ ایک تسکین کی صورت
ہے - ہمارے ملک کی ماہوش
اور پری رو بیگمون کا چنپئی گندمی
کندنی اور سبزرنگ جس مین
ملاحت کوٹ کوٹ کے بھری
ہے اُن کا کتابی چہرہ نستعلیق
نقشہ طرۂ طرار زلف تابدار غزال
کی سی آنکھین سوتوان کھڑی ناک
خوشنما گات خوش اسلوب
اعضا اور خلقی نزاکت اگر یہان
کی میم لوگ خواب مین بھی دیکھ
پائین تو فرط رشک سے جل
جائین اور مارے غیرت اور غصے
کے پھر اپنے کو مصنوعی چیزونکی

مدد سے حسین بنانے کا کبھی قصد نہ کرین۔ یہان کی عورتین اکثر قوی الجثہ ہین اور اُن کے ہاتھ پیر ایسے موٹے اور کرخت ہوتے ہین کہ اگر ہمارے ملک کی کسی بیگم کو یہان کی کوئی عورت پکڑ لے تو غالباً اُس کا کوئی عضو اُکھڑ جائے اور وہ سخت تکلیف اُٹھائے۔

مائی ڈیر مولنا آپ خود خیال کر سکتے ہین کہ جو عورات دو دو تین تین سیر گوشت روز کھاتی ہون دس دس پانچ پانچ پیالی چائے اُڑاتی ہون دو دو چار چار بوتل شراب کا (گوکلاریٹ وغیرہ ہی) خون کرتی ہون اُن کی تیاری کا کیا حال ہوگا۔ معشوق کی تعریف مین یہ بھی کہا جاتا ہے تمھارا معشوق وزن مین کسے استون ہے اس نئی تعریف کو سنکر تو آپ واللہ

کانپ جائین گے۔ اور اگر بیگمات سن پائین تو قہقہہ لگا کر چھت اُڑا دین مین نے بعض تماشا خانون مین بعض ایسی قوی ہیکل خاتون کو بھی دیکھا ہے کہ اگر دو چار بیگم کو گٹھری مین باندھ کر اُن کے سپرد کر دیا جائے تو وہ بے تکلف بغل مین داب کر کوس دو کوس لے جا سکتی ہین۔ ہمارے محلات کی نازک بدن اور سیم تن بیگمون کے لیے تو کریپ کا دوپٹا گران ہے۔ گرنٹ کے پاجامے کا اُٹھانا دشوار ہے۔ آب وان کی کرتی تنک اُن کے بدن کو کاٹتی ہے۔ سا سرلیٹ کی اکلائی سے شانہ ٹوٹا جاتا ہے شال کو کسی بکس مین بند کر کے یا اُٹھانے مین ہانپنے لگتی ہین۔ پان کی وزنی گلوری اکثر ہاتھ سے گر جاتی ہے۔ خاصدان کے اُٹھانے سے حسینون

قبضے اور شانے پر سو میانی ملی
جاتی ہے۔ مخملی تکیے کے رگڑے
سے اکثر رخساروں پر خون جم
جاتا ہے۔ دو تین مہینے کے لڑکے
کو گود مین لینے سے دم چڑھ
آتا ہے۔

بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
ہان یہان کے لباس کی کیفیت
بھی (جس مین ہزارون روپیہ
صرف ہوتا ہے) تھوڑی سی
سُن لیجیے۔ ایک قسم کا دُم دار
گون ہوتا ہے اور جب کہ اُسکو
میم لوگ پہنتی ہین تو دُم کے
پکڑنے کے لیے ایک خوبصورت
چھوکری یا چھوکریان بھی ساتھ
رہتی ہین۔ اور اُن کو بھی رنگین
لباس پنھایا جاتا ہے۔ اور وہ
آہستہ آہستہ دُم دار گون والی
میم کے ساتھ چلتی ہین۔ اس لباس
کے ساتھ عورتون کو دیکھنے سے
مجھے اپنے ملک کا بجید ارفانوس

یاد آتا ہے۔ اِس دُم کے رکھنے
اور کاٹے جانے کے بارے مین
برسون گفتگو رہی ہے اور بڑی
بڑی تحریرین لکھی گئی ہین۔ کیونکہ
یہان کی عورتین قابل ہین اور
قدرت تحریری و تقریری دونون
رکھتی ہین۔ پھر جب اُن کی دُم
کاٹنے کی کوئی تحریک کرے تو
کیون کر نہ لڑین۔ نتیجہ یہ ہوا جن
دُم کے دشمنون نے ایسا ظالمانہ
قصد کیا تھا وہ کامیاب نہ ہوئے

راقم
تیغ بے نیام

پُرانی روشنی کا نامہ و پیام

نمبر ۳

مائی ڈیر مولنا اودھ پنچ تسلیم۔
اس سے تو مین نے آپ کو واقف
کر دیا ہے کہ یہان کے لوگ اخبار
کے کیسے سچے عاشق اور پورے

قدردان ہین اور اخبار نویسی و
اخبار خوانی اور اخبار بینی کا چرچا
کس قدر ہے۔ خدا جانے اس
ملک مین کتنے روزانہ اخبار
ماہانہ رسالے اور ہفتہ وار اخبار
ہین اور اس ذریعے سے یہان
کے لوگ نہین معلوم کتنا روپیہ
کماتے ہین۔ ٹائمز کی آمدنی تو ہمارے
ملک کے بہت سے والیان
ملک سے زیادہ ہے علیٰ ہٰذا القیاس
اور بہت سے ایسے اخبار ہین
جن کو ریاست کہا جاے تو بجا ہے
جہان اس قدر اخبار چھپتے اور روزانہ
ہزارون صفحے سیاہ ہوتے ہین کہ
صبح شام نصف النہار کسی وقت
اخبار دیکھنے سے انسان کو فرصت
نہین ملتی وہان یہ امر غور طلب ہے
کہ آخر اس قدر مضامین جدید اور
روزانہ اتنی تازہ اور عجیب و غریب
خبرین کہان سے ملتی ہین۔ آپ
کبھی ایسا خیال کیجیے کہ جو حضرات
ان اخبارون کو لکھتے اور چھاپتے
ہین اُن کو روزانہ اتنے پولیٹکل مضامین
اور تصدیق شدہ خبرین جن سے
وہ اپنا اخبار بھر دے سکین ضرور
مل جاتی ہین بلکہ اُن کی معلومات
کی تحویل کا خزانہ کسی کافی خانے
کے معجزے سے بھر جاتا ہے اور
پھر وہ معجزہ کسی جوے خانے مین
ڈھالا جاتا ہے اور جب وہان
تحقیق کیجیے تو معلوم ہوتا ہے کہ
کوئی جواری کسی لارڈ یا ممبر پارلیمنٹ
کے خانسامان سے اُس معجزے
کے تفصیلی حالات سُن کر آیا تھا
اور جب پھر خانسامان کی عمیق
تحقیق کے اندر کوئی غوطہ لگائیے
تو یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ
اُس نے کسی ڈبل پولیٹیشین کے
کسی دوست سے معجزے کا
ذکر سُنا تھا اور اُن بزرگ نے
صرف اپنی تفریح کے لیے ایک
مفید عام اور مزہ دار قصہ اپنے

دماغ کی کل سے تیار کیا تھا۔ یہان
کسی آدمی کو شاید آرام و تسکین سے
نیند نہین آتی جب تک وہ اپنے
خیال کے پیٹ کو اس قسم کے
معجزے اور خرق عادات کی
چیزون سے اچھی طرح بھر نہین
لیتا۔ یہان کے لوگ جتنے اقسام
نشہ کے عادی ہین اُن مین سب
سے تیز نشہ اخبار نویسی اور
اخبار خوانی کا ہے۔ تمام ممالک
یورپ مین تجارت کی بڑی ترقی
ہے اور بے شک اس اخبار کی
تجارت مین یہ لوگ ساری دنیا
کی قومون سے پیش قدم ہین اور
ہفت اقلیم مین اِن کی اس تجارت
کا سکہ بیٹھا ہوا ہے اور ہمارے
ہندوستانی لوگ تو ایسے خوش
عقیدہ ہین کہ اُن کو اس کا بھی کامل
یقین ہے کہ یورپ مین لوگ اپنے
سر کے بال اور بیخال تک کو برباد
نہین کرتے بلکہ اِن کی بھی تجارت

کرتے ہین اور ان سے بھی روپیہ
بناتے ہین۔ یہان کے بڑے بڑے
مدبرون کو بھی اخبارون سے
خفیہ یا ظاہر اتعلق ہے اور ہر طبقے
اور ہر درجے کے لوگ اخبارون
کو قومی نفع قومی ترقی اور اپنی تفریح
کا بہت بڑا آلہ جانتے ہین۔ اسلیے
ہر ایک اپنی قدرت اور قوت
دماغی کے مطابق اخبارون کی
تجارت کے لیے مال بناتا ہے
اور اس قسم کا کاغذی مال ایک
ملک سے دوسرے ملک کو جاتا
اور پھر وہان سے اُس کے عوض
مین نیا نیا مال جو وہان کے اخبارون
کے کارخانون مین بنتا ہے آتا ہے
ہر ملک کے باشندے اپنی اپنی
عقل اور اصول تجارت کے مطابق
مال بناتے اور بیچتے ہین۔ مگر جھوٹ
باتون کو اس قدر منفعت کثیر کے
ساتھ آج تک کسی نے بھی نہین
بیچا ہوگا۔ ایک ممبر نے خواب مین

دیکھا یا مراقبے سے دریافت کرلیا
یا کسی اخبار نے اُس کو بتلا دیا کہ
ہان دو سلطنتون مین ایک خفیہ
عہدنامہ ہوا ہے بھر کیا تھا دوسرے
ہی روز اُنھون نے کسی ایوان
مین کھڑے ہو کر آٹھ دس کالم بےتکلف
اُگل دیئے اور رپورٹر لوگون نے
جلدی سے اخبار کے کارخانون
مین پہنچائے لندن کے اخبار
والون نے اس قسم کی دو چار
اسپیچ اخبار مین چھاپ کر اپنے
کاغذی مال کا بستہ فرانس مین
روانہ کیا اور اُس کے عوض مین
فرانس والون نے دو چار جنگ
دو ایک محاصرہ اور ایک آدھ
کارسپانڈنس کا بستہ باندھ کر
لندن بھیجدیا۔ بس اب آپ خیال
کر سکتے ہین کہ ہر اخبار کی کوئی نہ
کوئی خبر یورپ کے کسی کارخانے
مین تیار ہوتی ہے اور دس پانچ
ملک کے اخبار نویسون کی متحد
کوشش سے اخبار نکلتا ہے چمکتا اور
مشہور ہوتا ہے۔ یہان کے اخبار
نویس ہمارے ملک کے معصوم
صفت اخبار نویس نہین کہ کھٹا
میٹھا جیسا ناشتا جناب پریس
کمشنر صاحب کا جی چاہا اُن کو کھلا
دیا اور وہ بھی سڑی گلی خبرون کو
آنکھ بند کرکے نگل گئے۔ جب کہ
مین یہان کے اخبارون کی آزادی
اور ہمت کو دیکھتا ہون متحیر
ہو جاتا ہون اور اکثر اوقات
میرے ہاتھ سے اخبار کا پرچہ مارے
خوف کے چھوٹ جاتا ہے اور
صاف یقین ہوتا ہے کہ ایسے
کاغذ کے مکان مین رکھنے سے مین
خواہ مخواہ باندھا جاؤن گا یہان
جو اخبار جس قدر آزادی اور
بیباکی سے وزراے سلطنت
کی حکمت عملی پر راے زنی کرتا ہے
اُس کی اُسی قدر قدر ہوتی ہے
اور روز اُس کی خریداری بڑھتی

جاتی ہے۔ خدا جانے یہان کے
اراکین سلطنت کس دل و دماغ
کے لوگ ہین اور اُن کے ضبط
اور تحمل کا کیا مرتبہ ہے کہ اس قسم
کی ناجائز اور بے ادبانہ نکتہ
چینیون کو برابر سہتے ہین۔ اگر حساب
کیا جائے تو کڑورون روپیہ
انگلستان کے اخبار والون کو
دیتے ہین اور اس کے سوا اور بھی
بہت طرح سے مدد کرتے ہین۔
ہمارے قدیم ملک کے باشندے
اس جنون کی کیفیت سُن کر بہت
ہنسین گے کیونکہ ہمارے قدیم
شایستہ ملک مین تو اخبار مجرد
ایک تفریح کی چیز ہے۔ رُوسا اپنی
دریادلی کے ثبوت کے لیے خریدتے
ہین۔ غربا اپنی تفریح کا ذریعہ جانتے
ہین۔ روزگار کی نیت سے نہ تو
کوئی عالی ہمت آدمی اخبار
جاری کرتا اور نہ اس لیے کوئی
اُس کی قیمت کا دینا اپنے اوپر

فرض سمجھتا ہے۔ جس کا جی چاہا
اُس نے کچھ دے دیا۔ جس سے نہ
ہو سکا اُس نے نہ دیا۔ مگر اخبار
ضرور جاری رہتا ہے اور اخبار
کے روپے کی نالش کبھی نہین ہوتی
اور نالش خلاف بھی ہے۔ امرا کے
پاس جو اخبار جاتے ہین مہینون
ملازمون کی مسند کے نیچے پڑے
رہتے ہین۔ اگر جشن یا تفریح کے
وقت کسی مصاحب نے یہ کہدیا
کہ فلان اخبار مین یہ لکھا ہے کہ
تین سینگ کا مرغ پیدا ہوا ہے
بس اس پر خوب قہقہہ لگا اور بڑی
تفریح ہوئی اور یہان یہ حال ہے کہ
ڈیوک اوف سدرلنڈ جن کی فراغ
دس ہزار روپیے کی آمدنی ہے
روز سو دو سو ورق اخبارون کے
غور سے چشمہ لگا کر دیکھ لیتے ہین
تب کہین چاے کی پیالی کی طرف
ہاتھ بڑھاتے ہین۔ ہمارے
ایشیائی رئیسون اور یہان کے

امرا مین اب تک اس قدر فرق باقی ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ ہمارے ملک کے اخبار نویسون کو کسی قسم کی تکلیف اخبار کے چھاپنے مین نہین ہوتی کیونکہ ہماری گورنمنٹ بڑی سرپرستی کرتی ہے اور امورات سلطنت کے متعلق کل مضامین گویا اُن کو ایک قابل شخص لکھ کر دیتا ہے اور اُسی کو وہ لوگ بڑے بڑے حرفون سے پورے ادب کے ساتھ چھاپ دیتے ہین اور دنیا کے اور ملکون کی خبرون کے لیے تو انگریزی اخبارون کا سدابہار گنجینہ موجود ہی ہے۔ اخبار پر اگر سرکاری گزٹ کی تعریف نہ صادق آئی تو اخبار کیا۔ نہ کہ اس ملک کے بے ادب اخبار جن کے پڑھنے سے مارے غصے کے میرا کالا چہرہ بھی واللہ لال ہو جاتا ہے۔ یہان یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اخبار مصلح قوم ہے اور سیکڑون

قسم کا فائدہ اخبار سے ہر قسم کے لوگون اور ہر جماعت کو پہنچتا ہے پھر جب کہ یہ فائدہ عام کی چیز ہے تو اس کو جلب منفعت کا وسیلہ بنانا نہایت پست ہمتی اور تنگ چشمی ہے۔ اس کے کیا معنی لاکھون روپیہ اخبار والے بنا لین ہمارے ملک کے سیر چشم لوگ اخبار جاری کرتے ہین بلا مطالبہ ہر ملک مین قابل اور ناقابل لوگون کی خدمت مین بھیجتے ہین کبھی بھولے سے کوئی وقت معین پر معمولی قیمت بھی دیتا ہے۔ اور بہت سے عالی ہمت رئیسون کو تو یہ یاد بھی نہین رہتا کہ اخبار اُن کی سرکار مین جاتا ہے۔ ہمارے ملک کے لوگ اسکو کبھی جلب منفعت کا ذریعہ نہین بناتے بلکہ اکثر مدکیون اور چانڈو بازون کی گپ کی تحویل کو ملبب رکھنے کے لیے اخبار مفت بھی دیا جاتا ہے

آخر ہندوستان ہندوستان ہی ہے کیونکہ تہذیب اور علم اور فن کی نہر پہلے وہین سے جاری ہوئی تھی۔ مصر کے راستے سے اس فیض بار نہر کا پانی یورپ کے وحشیون تک پہنچایا جاتا تھا مگر اب اس انیسوین صدی کے انقلابات سے وہی نہر الٹی بہنے لگی۔

اگر اور بھی دس بیس ورق لکھ جاؤن تو یہ ممکن نہین کہ یہان کے اخبارون کی ایک عمدہ تصویر کھینچ کر آپ کو دکھا سکون اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اخبارون سے تھوڑا سا مضمون بطور مشتے نمونہ از خروارے آپ کے مطالعے کے لیے نقل کردون۔ سطور ذیل کے پڑھنے سے آپ کو بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ یہان کی اخبار نویسی کیا چیز ہے اُس کے اُصول کیا ہین اور اخبارون کا کارخانہ ایسا جلد چمکتا کیونکر ہے۔

اٹالی ہم لوگون نے یہان ایک بڑے بلند پہاڑ کے غار سے ایک سنگی پتلا کھود کر نکالا ہے اُس پر سنسکرت مین کچھ لکھا بھی ہے اُس کے سر پر پرانی وضع کا ایک تاج بھی بنا ہوا ہے اور پروفیسر گمبا جو علوم مشرقی اور تاریخ ہند سے خوب واقف ہین اُنھون نے نہایت توجہ سے امتحان کر کے یہ راے دی ہے کہ یہ لنکا کے بڑے دم دار کالے بندر کا نانا ہے۔

فرانس۔ نوید پاشا یہان مصر کے پیچیدہ معاملات کی نسبت عجیب و غریب مضامین بیان کر رہے ہین اور اُن کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ مسٹر دی وین نے اُن کے ساتھ بڑا برا سلوک کیا اس سفیر کی ساری

کارروائی دورُخی تھی۔ لارڈ سالسبری کے لیے یہ ایک نہایت تازہ مژدہ ہے۔ مبارک باشد!

روس۔ یہان بغاوت کی آگ پھیلتی جاتی ہے بعض بعض قابل اور معزز طالبعلمون کو گولی مارنے کا حکم ہوا ہے اس سے سارے ملک مین ایک اضطراب ہے اور عام لوگ باغیون کے ساتھ ایسے ظالمانہ برتاؤ کی وجہ سے ہمدردی کرتے ہین۔ ایک جرمنی الاصل شخص بھی ماسکو کے اطراف مین گرفتار ہوا ہے اور اُس کی جیب سے نہایت تردد انگیز جعلی کاغذات نکلے ہین۔ زار کی صحت خستہ ہوتی جاتی ہے۔

اسپین۔ نئی بادشاہ بیگم بڑی وسیع الاخلاق ہین اور ہر گھڑی مسکراتی رہتی ہین۔ یہ بادشاہ ڈنمارک کے قرابت دارون سے ہین۔ اس لیے اب اس سلطنت مین اُس ملک کے تاجرون کا کہنا سُننا بہت چلتا ہے۔ اور یہان کے قدیم اہلکارون کو اس کا رشک ہے۔ یہان کے جلسۂ قومی مین محصول شراب کے باب مین کل رات کو بڑی سرگرمی سے مباحثہ ہوا اس سے عمدہ نتائج کے نکلنے کی امید ہے

برلن۔ پرنس بسمارک کی کھوپڑی کی قیمت ۵ ہزار پونڈ ٹھہرتی ہے اور ایک ڈاکٹر تو کچھ بطور پیشگی بھی دیا چاہتے ہین۔ ہماری راے ہے کہ بعد مرنے کے اگر ان کی لاش کو دوا مین تر کرکے سلامت رکھا جاے اور ہر سال اُس کی نمایش ہو تو مناسب ہے کیونکہ ان کے سارے اعضا قابل امتحان ہین اور سرجری یعنی فن جراحی کو ایسے اعضا سے بہت فائدہ پہنچے گا۔

منڈالے۔ یہان مسٹر شا کے انتقال سے رعایاے قیصر ہند کے

دلون مین پھر بیچینی پھیلی ہے برمی لوگ
افسران سفارت سے راہ گھاٹ
مین بے ادبانہ اور گستاخانہ
پیش آتے ہین۔ سُنا جاتا ہے
کہ چند عزیزون کے گلے پر
تھیبا نے تیغ ستم چلائی ہے۔
کابل کی صلح کو برمی لوگ حقارت
انگیز نظر سے دیکھتے ہین۔ اور یہی
وجہ ہے کہ پھر اُنھون نے خلاف
وعدہ ظلم کرنا شروع کیا ہے۔
برہما مین اب شوکت خیز اور زور آور
عملہ درآمد کی بہت ضرورت ہے ع
کس نشنود یا نشنود من گفتگوئی میکنم

ملک ولو۔ لارڈ چلمسفورڈ صاحب
بڑی سرگرمی سے کارروائی کر رہے
ہین۔ اُن کو بہت کچھ خجالت آمیز
خیال ایساندلا کی شکست کا ہے۔
اُن کا قصد معلوم ہوتا ہے کہ سر گارنٹ
صاحب کے آنے کے قبل یہ دو
چار فتح نمایان حاصل کر لین یا مصالحہ
کر ڈالین۔ بات تو اچھی ہے بشرطیکہ
وقت اور موقع مل جائے۔

لنڈن۔ پروفیسر فاسٹ مسائل
ہند کو خوب جانچتے ہین اور مالی
امور پر بڑی آسانی اور بڑے
زور شور سے بحث کرتے ہین اُن
کی اسپیچ بجٹ پر نہایت درجہ
لایق تعریف تھی حضور قیصرہ ہند
ا مالی سے پرسون یہان رونق افروز
ہونے والی ہین۔ سُنتے ہین وہان کی
آب و ہوا نے بہت کچھ فائدہ جسمانی
بخشا ہے۔ یہان کے لوگ اب افیون
بہت کھانے لگے ہین ہندوستان
کو مژدہ ہو۔ خزانۂ ہند کے معمور
ہونے کا قدرتی سامان ہوا ہندوستان
کو نہین بہار اور مالوا کے کاشتکارون
کو مژدہ ہو۔ یہان افیون کے پھیلنے
سے شراب کے تاجرون کو بڑا
تردد ہے۔

شملہ (انڈیا) میجر کو گناری جب
یہان سے پرسون جانب لاہور
روانہ ہوئے یہان اُن کی بہت

کچھ آؤ بھگت ہوئی اور سیر گاہ شملہ پر ہم لوگون کی آنکھ اکثر اس دلیر فوجی افسر پر پڑتی تھی۔ میجر موصوف کے چہرے پر ایک غرور اور مسرت اور کامیابی کا رنگ تھا۔ انھون نے واقعی بڑی جلد ترقی کی مسٹر بکلینڈ نے بڑے لمبے چوڑے القاب سے ان کو اپنی تحریر مین یاد کیا۔ اب کی گویا شملے کے سپیر ممبر میجر صاحب ہی تھے۔

ٹرکی۔ یہان کا عہدۂ وزارت متوالے کی پگڑی۔ یا سقے کی ڈھائی دن کی سلطنت ہے۔ خیرالدین پاشا بھی مستعفی۔

مصر۔ یہان ایک عام تشویش ہے۔ توفیق پاشا کے مقرر ہونے سے جدید فرقے کے لوگ خوش ہین۔ انھون نے انگلستان مین بھی تعلیم پائی تھی اور فرانس کے اسکول مین بھی چند روز تھے۔ انگریزون اور فرانسیسیون سے یہ نوجوان وزیر اسے بڑے تپاک

اور اخلاق سے ملتا ہے اور اس لیے ضرور ہے کہ اس کی رسائی یورپ کے تمدنی حلقے مین جلد ہو۔

بلجیم۔ کل تیسرے پہر کو بادشاہ نے اپنے بالاخانہ کے برآمدے پر سے اپنی رعایا کو اپنی صورت دکھلائی ایوان شاہی کے چارون طرف بڑا ہجوم تھا۔ رعایا نے خوب زور زور سے خوشی کے نعرے مارے اور بادشاہ ہنستے ہوے دالان کے اندر چلے گئے۔ شب کو سارے شہر مین خوب روشنی ہوئی اور گانے بجانے کا چرچا دو پہر رات تک رہا۔ شراب خانے بھی خلاف معمول دو بجے تک کھلے رہے۔

پٹنہ (انڈیا) یہان نئی روشنی والون کی ایک جماعت قائم ہوئی ہے۔ بڑے بڑے صوفی مولوی جو ایک حرف انگریزی نہین جانتے دُم دار پھُندنے والی ٹوپی پہنتے ہین اور نوجوانون کو مغربی پادری کی

نئی تفسیر کا وعظ کرتے ہین اور مسائل تمدن پر بحث کرنے کا شوق اِن کو ہوتا جاتا ہے۔ بہت سے نوجوانون نے قومی لباس ترک کردیا جس سے پُرانے اسکول کے لوگون مین بڑی تشویش ہے۔ سن رسیدہ لوگون کا خراب ہونا اور بگڑنا نوجوانون کے لیے بہت بری نظیر ہے... خدا رحم کرے!

ڈھاکہ (انڈیا) یہان ایک گمنام چوڑی والا مولوی عبدالعزیز نامی آیا ہے۔ اس نے جاہل وہابی مسلمانون کو بہکا کر حنفیون سے لڑوا دیا۔ بڑا فساد ہوا پولیس نے آن کر آتش فساد کو بجھایا۔ حکام کی طرف سے قانونی کارروائی سرگرمی سے ہوئی جو بہت لایق تعریف ہے۔ سُنا جاتا ہے اب صلح ہوگئی۔ معلوم نہین عدالت نے صلحنامے کی درخواست کو قبول کیا یا نہین۔ ایسے جاہل مولویون اور متعصب واعظون کی پوری نگرانی پولیس کو ہمیشہ چاہئے اور ضرور ہے کہ اس شخص کی عکسی تصویر ہر جگہ کی پولیس کے پاس بھیجدی جاے کہ جہان یہ جاے وہان کی پولیس اس پر نگرانی کرے اور اس کی کارروائی سے ہشیار رہے۔ ہماری راے ہے کہ اس سے ضمانت لیجائے

راقم

تیغ بے نیام

پُرانی روشنی کا نامۂ و پیام

نمبر ۴

مائی ڈیر مولنا او دیہنچ تسلیم۔ ایک زمانہ تھا کہ مین اور آپ شرح ملا اور ایساغوجی بغل مین داب کر فرنگی محل کی طرف جاتے تھے اور اکثر مجھ مین اور آپ مین اُس

قسم کا مزہ دار مناظرہ اور مباحثہ ہوا کرتا تھا جس کے لیے طالب العلم لوگ بدنام ہین اور اب آج ایک یہ دن ہے کہ آپ ایک نامی مضحک اخبار کے راقم ہین اور بندہ یورپ مین قدیم اسکول کے حکیم ہونے کی حیثیت سے انگریزون سے ملتا جُلتا ہے اور مغربی حکما سے مبادلہ خیالات کر کے اُنکے اور اپنے تجربے اور معلومات کی وسعت کو بڑھاتا ہے۔ اگر قدرت تحریری مجھکو نہ ہوتی اور نیز ایک عمر اس قدرت کے حاصل کرنے مین نہ صرف کر چکا ہوتا تو کیونکر اپنے مفید سوانح سفری اِس حیرت انگیز ملک کے ہر قسم کے حالات اور یہان کے باشندون کے ہر طرح کے خیالات دینی و دنیوی اخلاقی و تمدنی سے آپ کو آگاہ کر سکتا اور کیونکر روز اپنے دل کی ایک تصویر کھینچ کر آپ کو

بھیجتا۔ کیا یہان مین عیش باغ کے میلے کی کیفیت اور موتی جھیل کی سیر کو یک قلم بھول گیا ہون۔ ہرگز نہین۔ یہ خیالات میرے دل کی گرم جوشی کو گھٹا نہین سکتے مین اپنے وطن کی ہر چیز کو یہان کی چیزون کے برابر برابر پلے پر رکھ کر دیکھتا ہون۔ اِس دور و دراز ملک مین اپنی طبیعت کے بہلانے کے لیے یہ ترکیب بہت مؤثر معلوم ہوتی ہے کہ مین اپنے خیالات کے فوارے کو اُچھلنے کی اجازت دون۔ اور اُس کے خزانے کو روز نئے تجربے اور نئے خیالات اور تازہ معلومات سے بھرتا جاؤن اور یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ با وجود قلت فرصت اور ہجوم اشغال کے اپنے قلم سے کام لیتا رہتا ہون اور مرزا صائب کے اس شعر ؎

دور دستان را برحمت یاد کردن ہمت است
ورنہ ہر نخلے بپائے خود ثمر می افگند

پر عمل کرتا ہون۔ بے عیب تو خدا کی ذات ہے اور دنیا مین طبیعت وخصلت انسانی مین کسی نہ کسی طرح کا کوئی نقص یا کمزوری ضرور ہونی چاہیے اور انصاف دوست وہی ہے جو اپنے نقص اور عیب کو خود ظاہر کرے اور دل سے عیب کے دور کرنے کی تدبیر کا جویان ہو۔ باوجود ایک پختہ مغز حکیم ہونے کے بھی مجھ مین ایک بڑا عیب یہ ہے کہ جہان کوئی خیال یا راے ہمارے قبۂ دماغ مین پیدا ہوئی پھر جب تک کہ اُس کو نگارش یا گزارش کے ذریعے سے ظاہر نہ کر لون طبیعت ایک عجیب عذاب مین مبتلا رہتی ہے اور دل مین اضطرار اور وحشت کا ایسا کچھ استیلا ہوتا ہے کہ بدحواس بن جاتا ہون۔ ابتدا مین تو یہ کیفیت تھی کہ دو بجے رات کو چونکا اور ایک خیال دماغ مین پیدا ہوا بس فوراً بتی روشن کر کے نوٹ بک مین اُس کو ٹانک لیا اور اگر کہین زیادہ پر زور ہوا تو فوراً کسی اخبار مین ایک تحریر ارسال کی۔

اب مشکلون سے رات طبیعت کو روکتا ہون مگر ایسے خیالات کے دماغ مین بند رکھنے تک اُسی قسم کی تکلیف کرب اور بیچینی ہوتی ہے جیسی پکے ہوے دُنبل کو نشتر دینے کے قبل تک۔ قبل کے مراسلون مین مین نے یہان کی عورتون کی صورت شکل ادا غمزہ لباس وغیرہ کی نسبت انا پشناپ حسب معمول بہت سی نکتہ چینی کی ہے اور اُن کے بیرونی حالات پر بہت خراب راے دی ہے اور اُن باتون کے متعلق میرے

خیالات دماغ سے اُسی زور اور سرعت
سے نکلے تھے جیسے کمان سے تیر۔
مگر اب مین اس کے دیکھنے سے
نادم ہون کہ جس قدر مین اِن
مہمان نواز حور نژاد اور فرشتہ
خصلت عورتون سے ملتا جلتا
ہون جتنی زیادہ بے تکلفی اور محبت
بڑھتی جاتی ہے اُتنی ہی اُن کی
باطنی خوبیان اور جوہر ذاتی میرے
آئینۂ خیال مین جلوہ گر ہوتے جاتے
ہین اور اُسی قدر روز بروز میری
شرمندگی اور خجالت کا وزن بڑھتا
جاتا ہے اور سب سے زیادہ
پریشان تو مین جب ہوتا ہون
کہ دیکھتا ہون اخبار کسی مسلمان
طالب العلم کے ہاتھ مین ہے اور
وہ کسی معزز حلقۂ خاتونان فرنگ
مین پڑھ رہا ہے اور ترجمہ کر کر کے
سمجھاتا جاتا ہے۔ اِن لوگون کے
بیرونی عیوب کا جبر نقصان بخوبی
اُن کے باطنی صفات سے ہوتا ہے

اور اب مین چہرے مہرے کی بُرائی
صورت شکل کی خرابی اور رنگ
روپ کے نقص کو اپنے دل سے
مٹاتا جاتا ہون اور ہر لحظہ اِن کی
ہر طرح کی عظمت میرے دل مین
بڑھتی جاتی ہے۔ اب مین اس کو
خیال کرنے لگا ہون کہ تمام دنیا
کے لیے ایک خاص تعریف
حسن کی نہین ہو سکتی اور نہ تمام
اقالیم مختلف کے لوگ کسی خاص
تعریف حُسن کو قبول کر سکتے اور
نہ اسکے قبول کرنے کے لیے
ایک ملک کا آدمی دوسرے
ملک کے باشندون کی شکایت
کر سکتا ہے۔ بنی نوع انسان کا
مختلف مذاق اور پسند ہے اور
ہر شخص اپنے اپنے مذاق اور پسند
کے موافق کسی چیز کو پسند اور کسی
کو ناپسند کرتا ہے پھر بھورے بال
کے عاشقون کو سیاہ بال پر مرنے
والے کیونکر مورد طعن بنا سکتے ہین

اور ایسی طعن بیشک قابل اعتراض ہے۔ یہان کی عورتون کے حسن اخلاق مہمان نوازی اور دلفریب اداؤن کا کیا کہنا ہے۔ کبھی ہندوستان مین رہ کر آپ اس کا پورا اندازہ نہین کرسکتے کیونکہ وہان انگلستانی پریان پولیٹکل خیالات سے ایک طرح پر نظر بند رکھی جاتی ہین اور اس لیے ان کے باطنی صفات چمکنے نہین پاتے۔ اور ہندوستانیون کو اُن خوبیون کے دیکھنے کا موقع نہین ملتا جس نے میرے ایسے سخت دل پر (جس کو بخوبی سنگ خارا کی کھرل سے تشبیہ دے سکتے ہین) ایسا نمایان اثر کیا ہے اور جس نے میری راے مین اس قلیل عرصے مین ایسا بڑا فرق ڈال دیا ہے۔ گزشتہ تین ہفتون مین یہان کی خاتونون نے میری اتنی دعوت کی ہے کہ چاند کے ۱۲ مرتبہ نکلنے اور چھپنے کے عرصے مین بھی کبھی لکھنؤ یا دہلی یا کلکتے مین اتنی نہ ہوئی تھی۔ شام کو جب مین کسی نرالے پارک سے بعد ہوا خوری کے پھرتا ہون تو گلی کوچون مین بہت سی خوش اخلاق عورتین زرق برق لباس پہنے ہوے ملتی ہین اور ان کے قلوب کی روشنی اور صفائی بھی کسی طرح اُن کی صورت اور لباس سے کم نہین۔ آپ کو تو خوب معلوم ہے کہ قضا و قدر نے صورت شکل کے متعلق مجھ مین ظاہری کوئی ایسی دل فریب اور دلچسپ صفت نہین دی جس سے امید کرسکون کہ ایسی شایستہ اور تہذیب یافتہ عورتون کی آنکھ مجھ پر مہربانی سے پڑے گی مگر ساتھ اس کے میری کالی رنگت اور بسوتوان ناک اور مولویانہ پوشاک اُن لوگون کو میرے ساتھ بھی اخلاق کرنے اور قواعد مہمان نوازی کو پورے طور پر برتنے سے باز نہین رکھتی

کوئی فرط اخلاق سے اپنے ملک کے
دستور کے مطابق میری بغل مین
ایک عجیب پھرتی شوخی دلیری
اور نرمی سے ہاتھ ڈال دیتی ہے
کہ مین جھک جاتا ہون - کوئی غرض
لطف سے میری پگڑی کے پیچ
کو نظر غور سے دیکھتی ہے اور دست
نازک سے اُٹھا بھی لیتی ہے -
کوئی میری دعوت کرتی ہے -
الغرض ایک اجنبی ملک کے
مہمان کو ممنون کرنے کے لیے
یہان کی خاتونین کوئی دقیقہ
لطف و عنایت کا اُٹھا نہین
رکھتین - اگر کوئی اس پر بھی ان
کا شکر گذار اور مداح نہ ہو تو وہ
بیشک سندی احسان فراموش
اور بد اخلاق ہے - شام مین
شراب ایک ایسی چیز ہے
جس کو فقط اس ملک کے امرا
افراط سے پیتے ہین مگر یہان
مسافر نوازی اور مہمان پروری کے
تام پر عموماً سیکڑون بوتل صدقہ
ہو جاتی ہے -

راقم
تیغ بے نیام
جولائی ۱۸۷۹ عیسوی

پرانی روشنی کا نامہ و پیام
نمبر ۵

مائی دیر مولنا اودھ پنچ -
یہان کے قانون کے مطابق
گو کوئی شخص ایک بی بی سے زیادہ
ایک وقت خاص مین کرنے اور
رکھنے کا مجاز نہین مگر اس سے
یہان کے عشرت پرست لوگون
کے عیش کا حلقہ تنگ نہین ہوا
کیونکہ یہان آزادی کی اتنی لڑکیان
ہین جن کے وجود با جود نے اُس
قانونی نقص کو بہت صاف اور
عمدہ طور سے نکال دیا ہے اور

اسی باعث سے عاشق مزاجان
انگلستان کو کوئی تکلیف نہین
یہان کے زن وشو مین وہ اصلی
اور سچی محبت پائی نہین جاتی جو
ہمارے ملک کے میان بی بی مین
ہے مگر چونکہ یہان عورت و مرد
دونون تربیت یافتہ ہین اس لیے
دونون کی یہ خواہش اور کوشش
رہتی ہے کہ غیرون کو جہانتک ممکن
ہو ایک مصنوعی محبت دکھائین اور
محفلون اور دعوتون مین ایسے انداز
وناز ونیاز فیمابین زن وشوہر کے
ہوتے ہین جن سے دوسرون کو
یہی معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہہ
دونون لیلی مجنون یا شیرین فرہاد
کی زندہ نظیر ہین اور خدا جانے
اِن کی باہمی محبت والفت کس
درجے کی ہوگی حالانکہ واقعی اس
کے بالکل خلاف ہے۔ یہان کے
مرد تہذیب واخلاق کے مطابق
جس قدر ضرورت ہے اُسی قدر
چاہتے ہین اور عورتین بھی اُس کا
عوض اُسی وزن سے کرتی ہین
جہان بڑی گرم جوشی سے کورٹ
شپ ہونے کے بعد شادی ہوتی
ہے وہان سال دو سال تک البتہ
ایک عاشقانہ انداز زن وشوہر
کے باہمی برتاؤ مین پایا جاتا ہے
اور اس کے سوا وہی بیرونی نمایش
الفت ہوا کرتی ہے اور گھر مین
ایک دوسرے سے ہمیشہ نوک
جھوک اور چخ چخ ہوتی ہے کبھی صاحب
کی جبین پر چین ہے۔ کبھی میم صاحبہ
کے لال لال گال پاؤروٹی نما
طیش طیش کے خزانے بنے ہین۔
زن وشوہر دونون کے حقوق
اور اختیارات برابر ہین اور اس کو
دونون بخوبی جانتے ہین۔ دونون
کی تعلیم ایک وضع کی ہے دونون
آزادی کا جام ایک ہی صراحی
سے پیئے ہوئے ہین۔ علاوہ اس
کے قانون اور قواعد اخلاق کا پلہ

مہربانی کے ساتھ عورت ہی کی طرف
جھکا ہوا ہے اور اس کا علم ہر تربیت
یافتہ اور غیر تربیت یافتہ عورت
کو ہے وہ اس رعایت قانونی
کو ایک نازش کے ساتھ ہر وقت
یاد رکھتی ہے اور اس کے خیال
سے اپنی آزادی کو برابر جمکاتی اور
بڑھاتی ہے یہان جہان کہین زن و
شو مین بگڑتی ہے تو اُس کا باعث
اکثر عورت کا غیر مرد کے ساتھ
حد سے آزادی کا برتنا ہوتا ہے
اور ایسے سو مقدمون مین شاید
دس مین مرد سرسبز ہوتے ہون
کیونکہ عموماً ایسے معاملات مین تمام
قسم کے لوگ عورتون کے ساتھ اپنی
اپنی بی بی کے خوش کرنے کے خیال
سے ہمیشہ ہمدردی کرتے ہین اور جو
شخص یہان اپنی بی بی پر آوارگی کا
اتہام دیتا ہے اور واسطے توڑنے
معاہدہ شادی اور حاصل کرنے
حکم طلاق کے عدالت مین جاتا ہے

وہ حقیقت مین اپنے کو بدنام اور
برباد کرتا ہے اور اپنی ساری آیندہ
ترقی اور نیک نامی کے حلق پر
دیدہ و دانستہ چھری چلاتا ہے
اور ایسے مقدمات کا ہر پہلو عورت
کے لیے اچھا ہے کیونکہ عورت کے
واسطے اس تہذیب یافتہ ملک مین
کوئی اس سے زیادہ سزا نہین کہ
فسخ نکاح کرکے اُس کو پورا آزاد
کر دیا جائے یا قانونی جدائی کا حکم
صادر ہو جس صورت مین عورت
کی زندہ دلی اور خوش اخلاقی کے
قائم رکھنے کے لیے شوہر کو ایک
رقم معتدبہ ماہ بماہ اپنی آمدنی سے
دینی پڑتی ہے - یہان کی عورتون
کی عفت میری راے مین روئین
تن ہے جس کو کوئی چیز (گو وہ کیسی
ہی مذموم کیون نہو) توڑ پھوڑ نہین
سکتی اور اُن کی پاک دامنی پر
کوئی ایسا روغن ہے جو کسی داغ کو
جمنے اور لگنے نہین دیتا انھین

وجہون سے یہان کی عورتین ہر
ملک کی عورتون سے اپنے شوہرون
کے مقابل مین زیادہ دلیر ہین چند
مہینون سے مین یہان مقیم ہون
اور بیسیون مقدمات اس عرصے
مین دیکھنے مین آئے اور شاید
دو چار معاملے اپنی آنکھ سے بھی
دیکھے مگر واہ ری قانون پرستی
اور اُف ری تہذیب کہ آج تک
یہان شاید کسی نے اپنی بی بی کو غصے
سے بدذات اور بے ایمان بھی
نہین کہا - تپنچہ اور تلوار اور چھری کا
دکھانا - مارنا تو دور رہے - ادھر آٹھ
دس برس کی تحقیق مین جب کبھی
کسی عورت کی بداطواری قانونی
طور سے ثابت ہونے کی حالت پر
آئی بس شوہر صاحب چپکے کاغذات
اور منی بیگ لے کر اپنے اٹرنی صاحب
کے آفس مین تشریف لے گئے
اور تسکین کے ساتھ قانونی کارروائی
شروع ہوگئی ضبط اس کو کہتے ہین

استقلال اور بردباری اس کا نام
ہے - مردانگی اس کے معنے ہین
نہ کہ ہندوستان کے کالے آتش
مزاج وحشی کہ ادھر عورت کے بدن
سے بے وفائی اور بداطواری کی
بو آئی اور چھری ماردی - گردن اُڑادی
ناک صاف کردی - تپنچہ ماردیا -
گلا دبا ڈالا - پھانسی دے کر لٹکا دیا - اور خود
بھی سرکاری لکڑی مین شوق سے لٹک گئے - جب مین
اپنے ملک کے اخبارون مین اس قسم
کے حیرت انگیز واقعات دیکھتا
ہون مجھکو اپنے ملک کی جہالت
اور تاریکی پر رونا آتا ہے اور میرا
جی نہین چاہتا کہ پھر ایسے وحشت
آباد اور پُرفساد ملک مین لوٹ کر
جاؤن اور ایسے خون کے پیاسے
ظالمون سے ملون جو مذاق
دنیوی کے حاصل کرنے کے
جرم مین ایسی سخت اور غیرمہذب
سزا خلاف قانون دے دیتے ہین
ایک زمانہ تھا کہ بداطوار عورت کو

ہندوستانی جلا دیتے تھے بہرکیف
اُس سے تو اب بہت عمدہ حالت
ہے۔ امید ہے کہ تہذیب کے پھیلنے
سے رفتہ رفتہ یہ خون خواری اور
مردم آزاری ہمارے ملک کے
نیم وحشی لوگون کی طبیعت سے
بھی بالکل جاتی رہے گی اور عورتون
کو وہان بھی پوری آزادی ملے گی
یہان کے زن و شوہر کے باہمی میل
جول محبت اور برتاؤ مین ہمارے
ملک سے بڑا فرق ہے کیونکہ ولایت
مین جو محبت زن و شوہر کے درمیان
ہوتی اور رہتی ہے اُس مین اطاعت
اور فرمان برداری کا کوئی جزو نہین
ہے بلکہ اُس مین آزادانہ ڈھنگ
کی محبت ہے جیسی دو دوستون
مین۔ یہان شوہر جو کچھ اخلاق
دردمندی اور مہربانی بی بی کے
ساتھ کرے بی بی دل سے بہت
شکر گزار نہین ہوتی اور اس کو
غنیمت نہین جانتی بلکہ اُس کا ایسا

خیال اور یقین ہے کہ شوہر اپنا
فرض ادا کرتا ہے اور اخلاقاً وہ
ایسے سلوک کے کرنے کے لیے
مجبور ہے اور جب کہ وہ ایسی بی بی
کی توجہ و محبت کا خواہان ہے
تو اُس کو اس طور پر پیش آنا ہی
چاہیئے۔ غرض اس خیال سے
شوہر کی محبت اور التفات کی
قدر یہان کی عورتین دل سے
بہت کم کرتی ہین اور اُس کو
مغتنم نہین سمجھتین۔ برخلاف اس
کے ہمارے ملک کی عورتین ہین
جن کی محبت کا بڑا جزو اطاعت
ہے اور جو اپنے شوہرون کو ایک
قسم کا دیوتا اور اپنے دینی اور
دنیوی آرام و راحت و بھلائی کا
سبب جانتی ہین۔ ہر نیک عورت
سمجھتی ہے کہ اگر میرا شوہر آنکھ
پھیرے اور بدسلوکی اور بے التفاتی
کرنے پر آمادہ ہو جاے تو اُسی دن
میری ساری دنیوی راحت غارت

ہو جاے گی اور عاقبت بھی خراب
ہو گی۔ پس اس یقین اور عقیدے
کی مضبوطی سے یہ فائدہ ہے کہ جو
کچھ مہربانی شوہر کرتا ہے اور جس قدر
چاہتا ہے اُسی کو بی بی اپنے لیے
اکسیر سمجھتی ہے اور اُس کے
قائم رکھنے کے خیال اور غرض سے
اور بھی زیادہ اطاعت اور محبت
کرتی ہے جس کا اثر شوہر کے دل پر
ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ شوہر کی
محبت و توجہ بڑھتی جاتی ہے
اس طرح زن و شوہر کی محبت روزانہ
بڑھتی رہتی ہے اور اُن کا باہمی
سلوک برابر صحت کی حالت مین
رہتا ہے۔ گو بعض عورات کی
جہالت اور تعصب آمیز خیالات
سے تربیت یافتہ آدمی کو بعض
موقع پر تکلیف بھی ہوتی ہے مگر
ایسی تکلیف مین چونکہ ذلت و
بدنامی اور دل شکنی کا میل نہین
اس کا اثر ایذا رسان اور دل آزار

اور پایدار نہین ہوتا بلکہ یہ ویسی
معمولی تکلیف ہے کہ انسان کو
شاید بہشت مین بھی ہو گی۔
یہان مردون کو قواعد اخلاق
کے مطابق اس کا کامل اختیار
نہین کہ اپنی عورتون کو کسی سیرگاہ
یا نمایش گاہ یا تماشا خانے یا جلسے
مین جانے سے کسی وقت جبراً
روک لین یا اُن کو اُن کے مرد
دوستون سے ملنے جلنے نہ دین
یا اُن کے کسی خاص مقدمۂ دوستی
مین دست اندازی کرین یا ایسی
باتون کے نہ ماننے پر اُن سے
ترش رو ہو کر بولین یا اُن کو ملامت
کرین یا دھمکائین۔ علی ہذا اُن کے
اخراجات اور فضول خرچی روکنے
کی بھی کوئی تدبیر شوہرون کے
قبضۂ قدرت مین نہین۔ اور
ہمارے وحشی ملک کی عورتین تو
ایسی ہین کہ اگر اُن کو شوہر سب دن
تک ایک دالان مین بیٹھی رہنے

کہے تو وجہ تک پوچھنے کی ہمت
نہ ہو۔ شوہر کے خلاف مرضی اپنے
کسی عزیز کے مکان مین جا نہین
سکتین۔ اکثر ایسی بھی ہین کہ اپنے
مرد عزیزون کے سامنے بھی بلا
ضرورت نہین جاتین۔ شوہر کے
خلاف کوئی کام کرنا تو دور رہے
فقط شوہر کی رنجش کا تصور اُن
کو سہمانے ڈرانے اور ہر طرح سے
درست رکھنے کے لیے کافی ہے
جو بہت ہی ظالم شوہر ہوا اور
بڑی ہی بدمزاج بیگم صاحب ہوئین
تو بگڑ کر اپنے باپ یا بھائی کے
مکان مین جانے کو چلی تو گئین
مگر وہان جاتے ہی چارون طرف
سے ملامت کی جھڑی ایسی برسی
کہ لو بہ ہی بھلی۔ یہان بوسہ زنی
یا بوسہ بازی (جو کچھ جی چاہے کہئے)
اُس کی بڑی کثرت اور شدت ہے
عورت مرد کو مرد عورت کو پاک
محبت کے خیال سے بوسہ دیتا ہے

اور عورتین آپس مین بھی ایک
دوسرے کے سرخ سرخ گالون
اور گلابی لبون کی چھپی ہٹا چٹ
لیتی ہین اور اس کا ایسا رواج
ہے کہ عام مقامات مین بڑے
ذوق وشوق سے بوسہ بازی
ہوتی ہے مگر چونکہ اخلاقاً اس
معصومانہ حرکت مین کوئی بُرائی
نہین ہے اس لیے اس پر آج
تک اعتراض نہین ہوا اور میری
رائے مین بھی اُس وقت تک
اعتراض کی جگہ نہین کہ بوسہ دینے
والے اور بوسہ لینے والے کی
نیت مین صفائی رہے۔ باہمی
محبت کے جتانے کا یہ ایک عمدہ
کم خرچ بالانشین نسخہ ہے اور اس
مین کوئی جسمانی نقصان بھی نہین
ایک عزیز دوسرے عزیز کو رخصت
کرنے گیا جب ریل کھلنے لگی تو رخصت
کرنے والے نے لپک کر جھٹ سے
ایک چھپی لے لی اور مسافر نے بھی

رغبت سے اُس کی طرف گال کو
بڑھا دیا ہمارے ہندوستان
مین تو جہان ایک بیگم صاحب اپنے
کسی عزیز کو رخصت کرنے گئین تو
پہلے ہی اُس کے بازو پر اتنی اشرفیان
امام ضامن کی باندھتی ہین کہ ایک
اچھے کاریگر کی دس روز کی مزدوری
سے زیادہ اور جس سے سراسر
اُنکا مالی نقصان۔ اگران موقعون
پر ہمارے یہان کے عورت و مرد
بھی بوسہ بازی کو رواج دین تو
میری راے مین کوئی نقصان
اور بدنامی کی بات نہین یون تو
واقعی کوئی بُرائی نہین مگر ہر ملکے
وہر رسمے۔ ہمارے ملک مین
اس کا کیا اثر ہو۔ اس مین مجھکو
شک ہے کیونکہ یہان بعض موقع
پر اس کا خراب اثر بھی ہوا ہے۔
چنانچہ فی الحال جو ایک مقدمہ
طلاق دائر ہے اور جس مین ایک
پادری صاحب مدعی ہین اور اُنکی

بی بی مدعا علیہا اُس کی روداد
مین مین نے اخبار مین دیکھا ہے کہ
بی بی نے اس بات کو زور سے
عدالت مین بوقت جرح بیان کیا
ہے کہ پادری صاحب کے روبرو
اور اُن کی غیبت مین بھی وہ شخص
جس سے اب وہ بدنام ہوئی ہین
اُن کو بوسہ دیتا تھا۔ اور وہ اُس
کے احسان کو زیادہ دیر تک اپنے
گردن پر نہین رہنے دیتی تھین۔
یہ پڑھکر تو مین پسینے پسینے ہو گیا۔
اور صورت تصویر دیر تک اپنی
کرسی پر بیٹھا رہا۔ بعد اس کے
اُٹھ کر غصے مین ٹہلنے لگا۔ مگر پھر
آہستہ آہستہ سرد ہوا کے چلنے
سے وہ حرارت دفع ہو گئی اور
مزاج حالت اصلی پر آگیا۔ یون
تو سارا یورپ زن پرست ہے
مگر انگلستان اور فرانس کے
لوگ اور ملک کے باشندون
سے اس باب مین کہین پیش قدم ہین

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تہذیب و
عشرت ان دونون ملکون مین زیادہ
ہے۔ یون تو یہان غریب سے
امیر تک عورت کو مارے محبت
اور اخلاق کے پوجتا ہے مگر پھر
ان مین بڈھے عاشق مزاج اور
صاحب مذاق مجرد دن کا ایک
فرقہ ہے جو شبانہ روز سوا میم
لوگون کی خوشامد اور مصاحبت
کے اور کوئی کام نہین کرتا ایسے
حضرات کو بیوقوف عورتین طبیعت دار
کہتی ہین اور عقلمند ان کو دل سے
حقیر سمجھتی اور مان نہ مان مین تیرا
مہمان کا مصداق جانتی ہین۔ ایسے
بڈھے اکثر ستر بہتر برس کے
سن ہین بڑھاپے کے سبب کمزور
ہو کر جب مرنے کو ہوتے ہین
اُس وقت بھی اپنی بیماری مرض
عشق بتاتے ہین تاکہ اچھے ہونے
پر کسی میم سے کہنے کا موقع ملے کہ
فلان کے عشق نے اُن کو ایسا بیمار

اور ناچار بنایا تھا۔ اِن لوگون کو شیاطین
روز خواب مین شیطان یہی دکھاتا
ہے کہ ساری دنیا کی میمون کو ہوا
زدگی ہے کیونکہ علی الصباح چائے
پانی سے فارغ ہو کر یہ لوگ اپنے
مکان سے میم لوگون کی مزاج پرسی
کے لیے نکل جاتے ہین اور پہلے
ہی یہ سوال ہوتا ہے کہ خدانخواستہ
دشمنون کی طبیعت تو ناساز نہین
اور کہین زکام کی خلش تو نہین کیونکہ
رات برف خوب پڑی اور ہوا خوب
سرد چلی۔ ایسے مسن عاشق مزاج
عورتون کی ہر حرف اور ہر فعل اور ہر
بات کی بلا اختیار تعریف کرتے
ہین اور جب کوئی بات کہنی ہوتی
ہے تو کان مین کہتے ہین اور منھ کو
آہستہ آہستہ اس قدر قریب
کان کے لے جاتے ہین کہ آخرکار
ایک مطلب کی گزارش کرنے
کے ذریعے سے سیکڑون مطلب
اور بیسیون آرزو نکالتے ہین۔ یہ

جب میمون سے باتین کرتے ہین تو
سینے کے اوپر اس طرح سے ہاتھون
کو رکھ لیتے ہین جیسے نوابون کے
سامنے اُن کے ملازم دست بستہ
رہتے ہین اور ساتھ اس کے آنکھون
کو بند کر کے دانتون کو بھی نکال دیتے
ہین اور جب بات تمام ہو گئی اور
تحویل طبیعت مین کہنے کے قابل
کوئی مضمون یا فقرہ نہ رہا تو بناوٹ
کے ساتھ زبردستی بموقع ہر بات
پر ہنس دیتے ہین۔ ایسے حضرات کے
(سر بنانے) مین صبح کو گھنٹا بھر روز
لگتا ہے اور سر بنانا آرایش کرنے
سے غرض ہے کیونکہ مردون کی
آرایش تو یہان فقط سر ہی کی ہے
کوٹ پتلون کے چڑھا لینے مین کیا
دیر لگتی ہے۔ یہان ہر کس و ناکس
کو عشق کا دعوے ہے اور ہر شخص
اپنے کو خواہ عاشق یا معشوق کچھ تو
ضرور جانتا ہے (مجنون کی قبر
تلاش کرنے سے ضرور کسی آلو کے

کھیت مین ملے گی۔ یہ لوگون نے
غلط لکھدیا ہے کہ عاشقون کے
گرو گھنٹال نجد مین مدفون ہین)
وگرنہ کیا سبب ہے کہ عشق وبا
کی طرح اس ملک مین پھیلا ہوا ہے
جس نوجوان مجرد سے ملاقات
ہوتی ہے وہ دل دادہ نظر آتا ہے
میرا گمان ہے کہ یہان (فشن) کی
رعایت سے عاشق یا معشوق بننا
بھی ضروری ہے۔ یہان کا عشق بھی
حضرت من تہذیب یافتہ اور قانونی
عشق ہے اور معاملات عشق کے
بڑے گرو گھنٹال کونسلی لوگ ہین
عاشق بن کر بیوفائی سے کج ادائی اور
عہد شکنی کرنے سے مرد کو ہرجہ دینا
پڑتا ہے اور اس کی نالش ہوتی
ہے۔ عاشق لوگ عشق کو ناتمام رکھکر
پہلی یا دوسری منزل سے گھر بیٹھی
کر جاتے ہین اور کہین زور آور اور
زر ریز عشق کم زور اور مفلس عشق کو
دبا بھی دیتا ہے آج کل ایک عشق آباد

کسی عاشق کے چہرے پر زردی
نہین آئی۔کسی نے خاک نہین
چھانی۔کسی کے پیچھے لونڈون نے
تالی نہین بجائی۔کسی کے سر کو
اینٹون سے نہین پھوڑا۔کوئی
گریبان چاک کر کے جنگل کو نہین
نکل گیا۔کسی نے مال و دولت
کی الفت نہین چھوڑی۔کسی کو
وحشت نہین ہوئی۔کسی نے
گلے مین پھانسی نہین لگائی کسی
نے زہر نہین کھا لیا۔کسی نے
دریا مین اپنے کو نہین ڈبایا۔یہ
سب ذلتین مصیبتین آفتین اور
تکلیفین ہمارے ہندوستانی ہی
عاشقون کو نصیب ہین۔یہان
تو عاشق کی بڑی صفت فربہی
اور تندرستی ہے کیونکہ جو شخص
صحیح المزاج اور قوی القوے
نہین وہ درد فرقت کے صدمون کا
کیونکر متحمل ہو سکے گا اور ہجر کی
جان گداز اور جگر خراش تکلیفین

اُس سے کیونکر اُٹھائی جائین گی
یہان کے عشاق توانا اور تندرست
زردار اور باکار ہین۔ہمارے
ملک کے میان مجنون لوگ
نیمجان بیمار بیکار اور اکثر نادار ہین
یہان امیر کبیر عاشق بھی اپنے
وقت کا پابند ہے۔دن بھر اپنے
ضروری کامون کو دیکھتا ہے۔
اگر عہدہ دار ہے تو دس سے
چار تک قلم کے گھوڑے کو دوڑاتا
ہے اگر مزدور ہے تو مزدوری
کرتا ہے۔غرض ہر درجے اور ہر
قسم کے عاشق ایک وقت فرصت
مین عشق سے مزہ لینے اور عشق
جتانے اور معشوق سے ملنے جلنے
کی تدبیر کرنے کے لیے نکلتے اور
جاتے ہین۔یہ نہین کہ ایک
عاشق نواب زادے شبانہ روز
افیون کی پینک مین بی چھٹن کے
پاخانے مین پڑے ہین۔یا ایک
عاشق راجہ صاحب بی اماجی جان

کے باورچی خانے مین برتن دھو رہے ہین۔ یا مصالح پیستے ہین۔ یا ایک عاشق رئیس زادے بھڑوون کے حلقے مین بی آلہی جان کے لب فرش پر بیٹھے ہین۔ اور تڑ تڑ اُن کے سر پر چپت پڑ رہی ہے یا ایک دل دادہ اور وارفتہ سیدزادے بی شہزادی کے عشق مین سر بازار جوتیان کھا رہے ہین۔ یا ایک نوگرفتار امیرزادے بی کالی نتھی کی محبت مین چھوٹی عدالت کے پیادون کے ہاتھ گرفتار ہین۔ خدا حافظ۔

راقم

اگست ۱۸۷۹ء

سعادت فرجام نامہ و پیام

ہمائی ڈیر لیٹیگوس۔ مین نے

اولڈ[1] ڈیر لنڈن کو ایک مجروح دل اور ایک نم آلود آنکھ سے چھوڑتے اور گرم جوشی سے شیک[2] ہینڈ کر کے مقام ڈور مین رخصت ہوتے وقت نہایت سچے دل اور نیک نیت سے وعدہ کیا تھا کہ پہلا ڈاک خانہ جو راستے مین ملیگا وہان سے تم کو اپنے مژدۂ خیر و عافیت سے واقف کرون گا اور بعد اُس کے بھی برابر اپنے سوانح سفری کو مسلسل طور پر ہندوستان پہنچنے تک لکھتا رہون گا مگر افسوس کہ ایفائے وعدہ سے معذور رہا اور اس معذوری کی وجہ کو مین نے بدقت اپنے فلاسفرانہ[3] خیالات کے زور سے نکالا ہے اور اغلب ہے کہ یہ وجہ صحیح ہو۔ شاید میڈیٹرینین[4] مین جہاز کے پہنچنے کے بعد ہم ایک

---

[1] قدیم پیارے ۱۲ [2] مصافحہ ۱۲
[3] فلسفیانہ ۱۲ [4] وہ سمندر جس مین دریائے نیل گرا ہے ۱۲

افریقیہ کی وحشی آب وہوا کا کوئی
ایسا ناسازگار دھکا میرے کم زور
قوے کو لگا کہ جس کے سبب یہ
غیر معمولی اثر دماغ وخیال پر ہوا
کہ مین صاف ہندوستان کے
پژمردہ اور اولڈ[1] خیالات کے
مثل اپنے عہد کو بھی بھول گیا۔
اور قوی الفعل اور دماغ سوز وحشی
ہوا کی ایسی تاثیر کا میرے مزاج پر
ہونا کوئی تعجب کی بات بھی نہین
ہے۔ کیونکہ ولایت کی بہشتی
اور جان پرور ہوا نے میرے
اندرونی اعضا کی صفائی اُن کی
خلقی حرکتون کی تصحیح میرے خیالات
کی تنویر اور میری آرا کی توسیع کے
باب مین گو سحر کا کام کیا تھا
مگر لڑکپن مین جاہل اور متعصب
اور غلیظ اور ناپاک عورتون کے
نقص قواعد پرورش کے سبب
میری صحت عامہ کو جو جو
نقصانات پہنچے تھے اُن کو تیس
برس کے بعد ولایت کی آب وہوا
کی کسوٹی نے اس طرح پر کھولدیا
تھا کہ مین ولایت سے بظاہر اسباب
ایک خشک ٹھٹھری ایک بدنما
کھوپری۔ تھوڑے سے خوب صورت
ترشے ہوے بال۔ دو خشک
خوبانی کی طرح کان۔ چند سفید
دانت۔ دو پھولے ہوے گلگلہ نما
گال۔ اور ایک سیاہ چہرہ لیکر
چلا تھا۔ اور میری ظاہر حالت
خود بخود ہر روز سارے جہاز کے
انگریز مسافرون اور اُن کی خوش
اخلاق اور مسافرنواز لیڈیون کی
ہمدردی کے فوارے کو اس طرح
سے بے ساختہ اور بے اندازہ
اُچھالتی رہتی تھی کہ پرسش احوال
کا جواب دیتے دیتے اور شکریہ
ادا کرتے کرتے مین اور بھی نیم
جان ہو گیا تھا۔ بقول شخصے۔ ؎

شیوۂ پرسش احباب ستم تھا ہمکو

[1] پرانے ١٢

مین روز صرف تھوڑا سا کلاریٹ
پیکر اپنی ایزی چیر[۱] پر کتابون کا تودہ
پاس لگا کر پڑا رہتا تھا۔ گو میری حالت
ایسی دردانگیز تھی کہ سارے مسافرونکا
موردِ رحم بنا تھا۔ اور اکثر مجھکو اس
مجبورانہ اور مظلومانہ حالت پر غصہ
بھی آتا تھا مگر مین حاشا کسی پیر فقیر۔
شیخ سدو۔ امام ضامن۔ وغیرہ کی
موہومی اور خیالی تائید کا مستدعی
نہین ہوتا تھا۔ اُس مشکل حالت مین
بھی دماغ کی مضبوط۔ وسیع۔ اور گہری
ہانڈی مین ترقی قومی۔ رفاہِ عام۔
آزادی نسوان۔ اور استعمالِ فوائد
تجارت سفر لندن کے خیالات اس
گرما گرمی سے پکتے اور جوش کھاتے
تھے جیسے بھٹیون مین گڑے ہوے
خم مین مادۂ شراب۔ مین ان خیالات
کے تیز اور تند بخارات کو اشتہانہ
رہنے کے ساتھ بھی پائپ کے دھوئین
کی طرح خود ہی پی جاتا تھا۔ کیونکہ
جہاز پر اُن کے اخراج کی کوئی صورت
نہ تھی اور اُنکا نکالنا وہان بالکل
خالی از منفعت بے موقع اور بے
وقت تھا جہان دماغ پر ان خیالات
کا تسلط[۲] تھا وہان اُن عہود اور
مواثیق کا نقش بھی دل پر استواری
کے ساتھ بیٹھتا جاتا تھا جو فیما بین
ہم لوگون کے جنت آباد لندن
مین ہوے تھے۔ کیونکہ اُس عصاے
اتفاق کے ٹیکے بغیر ہم مین سے کوئی
نوجوان بھی ہندوستان مین مقابل
لشکر نحوست پیکر تعصب کوئی اچھی
کارروائی نہین کرسکتا۔ جبکہ
جہاز رڈسی[۳] مین پہنچا پس یکایک
آثار تہذیب و شائستگی میری
آنکھون سے غائب ہوگئے اور
دونون جانب اُن نیک کردار
بزرگوارون کے ملک نظر پڑے
جن کے پیچھے لوٹنا کتابون مین ثواب
لکھا ہے۔ سارے افریقیہ اور

۱ آرام کرسی ۱۲ ۲ غلبہ ۱۲ ۳ بحر احمر ۱۲

گرجستان کی باکرہ چھوکریان جن
کے واسطے حلال ہین۔ لوٹنے پر
جن کی اوقات ہے اور بردہ فروشی
جن کے ایمان کے مطابق نہایت
عمدہ بات ہے۔ جب کہ جدّہ سے
ہمارا میل کچھ آگے بڑھا حاجیون
کے دو تین جہاز آس پاس سے
گذرے۔ ہم لوگ اُس وقت جہاز
کے ڈک پر کھڑے تھے۔ اُن جہازون
پر ایک ہنگامۂ محشر برپا تھا اور
نہایت سامعہ خراش اور مہیب
آواز اُن مین سے آتی تھی کیون کہ
مختلف قسم اور ملک کے جاہل
مسلمان اُن مین اس طرح سے
بند تھے جیسے مرغ کشتیون مین بند
ہو کر پورب بنگالے سے کلکتے آرہے
ہون۔ یہ لوگ آپس مین مثل بہائم
کے بڑے غصّے سے لڑتے تھے اور
فحش اور عفت سوز الفاظ کا مبادلہ
باہم نہایت آزادانہ طور سے
ہوتا تھا۔ اِن جہازون کی صاف

کلکتے کے کسی چھوٹے سے غلیظ بازار
کی قطع تھی اور اُن سے اس قسم کی
صحت سوز بدبو آتی تھی جیسے کوئی
بدبو کثیف ڈرین ہو۔ اُن گالیون
کو سُن کر خاتونان انگلستان
کانپ اُٹھین اور بدبو کے بُرے
اثر کے روکنے کے لیے ہم لوگون کو
کافور کے سونگھنے کی سخت ضرورت
ہوئی۔ یہ نئی قسم کی وحشی عبادت
ہے اور مزہ یہ ہے کہ کوئی ان کے
انسداد کی فکر تک نہین کرتا۔ لاکھون
غریب مسلمان اپنا خانمان ویران
کر کے اور اپنے مال و دولت کو
لٹا کر لٹیرون کے خشک۔ دشوار
گزار۔ اور آتش بار ملک مین ہزارون
قسم کی تکلیفات پا کر مرنے اور
اپنے کو لٹوانے چلے جاتے ہین
اور سمندر مین۔ جہاز مین۔ ریگستان
مین۔ پہاڑ پر۔ اور خدا جانے کہان
کہان گرتے مرتے اور طعمۂ نہنگ و
شغال و کرگس ہوتے ہین۔ اور جو

وہان سے زندہ پھرتے ہین مچھندر
کی صورت بنائے تعصب کی گٹھری
لادے ہندوستان مین اخلاقی اور
تعلیمی خرابیان پھیلاتے پھرتے
ہین۔ اور اکثر وبا کی ایسی سمیت
بھی ساتھ لے آتے ہین جس سے
لاکھون جانین ضائع ہوتی ہین۔
ستی کا ہونا تو سرکار نے قانوناً
موقوف کردیا مگر افسوس کہ آج
تک اس مہذب گورمنٹ سے
اس کا کوئی انسداد نہین ہوسکا۔
گورمنٹ انڈیا کی قدرت انتظامی
پر یہ وہ بدنما دھبا ہے جس کا اُٹھا
دینا نہایت ضرور ہے۔ اگر کثرت
آبادی یا اور کسی تمدنی خیال سے
گورمنٹ نے اس کو آج تک
جائز رکھا ہے تو اس سے بہتر
ہے کہ اُن لوگون کو ہر سال جہاز
کا خرچ دے کر جزائر ہند یا چین
مین بھیجدے تاکہ ہم خرما و ہم ثواب
ہو۔
القصہ بمبئی تک ہم لوگون کا
جہاز طوفان اور موج اور ہر قسم
کی بلائے بحری کے صدمے سے
محفوظ پہنچا روزانہ میل پر خوب
گانا بجانا ہوتا تھا۔ کیونکہ دو چار
فیشن ایبل انگلو انڈین لیڈیان بھی
جہاز پر تھین۔ اُن مین مسیس ڈی کو
گانے بجانے کا بہت ہی اچھا
سلیقہ تھا۔ لیڈیون کی خاطر سے
کبھی کبھی مجھکو بھی بنگلہ اور ہندی
چیزون کو انگریزی دھن مین گانا
پڑتا تھا۔ جب کبھی حاجیون کے
جہاز کا تذکرہ چھڑ جاتا تھا۔ اور
اُن کی ذلت بار حالت پر گفتگو
ہونے لگتی تھی مجھکو بجز بغلین جھانکنے
یا مجلس سے اُٹھ جانے کے کوئی
چارہ نہ ہوتا تھا۔ اور اس غم سے
دل سخت پژمردہ رہتا تھا۔ بمبئی
مین مجھے جہاز سے اُتارنے اور مہمان

کرنے کو مسٹر آر مسٹر سی مٹر کے اور مسٹر جی۔ وغیرہ بہت سے جنٹلمن[1] آئے تھے۔ مگر میرا قصد تھا کہ ہی ہوٹل مین ٹھہرون کیون کہ کسی غیر مہذب آدمی کے مکان مین اُترنے سے جنگل مین رہنا بدرجہا اچھا ہے۔ اور ہوٹل تو بجائے خود ایک خلد برین ہے۔ مگر احباب کے بیحد اصرار سے مجھے مسٹر (اس) کا مجبوری مہمان ہونا پڑا۔ یہ بزرگ چونکہ وہان کی نئی روشنی والون کے ایک روشن خیال پیشوا ہین اس لیے ان کے مکان مین ہر طرح کے آرام کا انگلش[2] سامان مہیا ہے۔ مگر کس کام کا ان کی عورتون مین بھی منحوس خلاف شرع پردے کی رسم مروج ہے بدین سبب مجھے ہمیشہ ڈنر[3] پر لیڈی لوگون کی غیر حاضری سے شدت کی تکلیف ہوئی آخر ایک

دن مین نے اپنے میزبان سے شکایت کی۔ اُس نے کہا کہ اُس کی تمام تر مسرت یہ ہے کہ اُس کی میم میرے ساتھ آن کر کھائے اور مجھ سے ملے ملائے مگر گولی مارنے سے بھی تو وہ گندہ محل سرا کے اندر سے زندہ قدم باہر نہین نکالے گی بمبئی کہ جہان کے نئی روشنی والے آج سب سے بڑھے چڑھے ہین وہان کا تو یہ حال ہے پھر علی گڑھ۔ پٹنہ۔ اور کلکتہ کس شمار و قطار مین ہے افسوس کہ تین برس کا زمانہ گزر گیا۔ اور آزادی نسوان کا جہاز ایک ہاتھ بھی نہین بڑھا۔ کیا یہ دل چور ہونے کی بات نہین ہے کہ ایک جنٹلمن دوسرے جنٹلمن کا مہمان رہے اور لیڈی کی صحبت اُس کو دو دو چار چار روز تک نصیب نہو اور اُس کو گانا اور ناچ سننے اور دیکھنے کے لیے کسبی بلانے کی

[1] حضرات ۱۲ [2] انگریزی ۱۲ [3] شام کا انگریزی کھانا ۱۲

ضرورت پڑے جس فاحشہ کے کسی
بھلے مانس کے مکان مین آنے
سے مکان بلکہ محلہ تک نجس ہو جاتا
ہے۔ بمبئی مین جو اولڈ[له] اسکول کے
متعصب لوگ ہین ان حضرات
کی ملاقات مین مجھے شدید تکلیف
ہوئی۔ کیون کہ انکا اخلاق تو وہی
دقیانوسی اخلاق ہے۔ جہان
ملاقات ہوئی بیس آدمیون نے
مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھاے
اور ایک غل اہلاً وسہلاً ومرحبا
کا ہوا۔ کسی کا ہاتھ میلا ہے۔ کسی
مین ناس لگی ہوئی ہے۔ مگر ہاتھ
ہے کہ مصافحے کے لیے بڑھا ہی
چلا آتا ہے۔ اُس پر طرّہ یہ کہ بھر
جوش اخلاق سے بہت سے
بزرگوار ہاتھ کو جھٹک کر بوسہ
بھی دیتے ہین اور اس بوسے
کے دینے مین احتیاط مراتب کے
بجا لانے سے بعض مرتبہ لعاب دہن

وغیرہ بھی ہاتھ مین ضرور ہی لگ
جاتا ہے۔ جس سے ایک جنٹلمن کو
شدت کی کلفت ہوتی ہے۔
بٹے[٢] مین پہنچکر مین اور بھی شدید
عذاب مین مبتلا ہوا۔ گویا بدتہذیبی
اور بداخلاقی کے دریا مین غرق ہو گیا
جو شخص آتا تھا بے تکلف لپٹا
چلا جاتا تھا اور اس دباؤ سے
لپٹتا تھا کہ گویا اسے مجھ سے
لپٹنے کا کوئی قانونی حق ہے۔
یا مین نے اُس کے ساتھ بال پارٹی
مین ناچنے کا وعدہ کیا ہے۔ دو
چار دس بزرگون سے لپٹنے
کے بعد بندے نے بمبئی کا قاعدہ
یہان بھی جاری کیا کیون کہ
اول تو یہ ملنے کا طریقہ نہایت
غیر مہذب اور غیر محفوظ ہے
اور ایک جنٹلمن کے لیے ایک
طرح کا خفیف اسالٹ (حملہ)
دوسرے ایسے میلے لوگون سے

[له] پُرانے اسکول ۱۲ [٢] میمون اور انگریزون کے ناچ کا جلسہ ۱۲

ملنے مین امراض متعدی مین بھی مبتلا ہو جانے کا خوف ہے- یہان چونکہ عیاشی بہت پھیلی ہوئی ہے اس لیے امراض سوداوی کی بھی ضرور کثرت ہوگی- اور تم ہی انصاف کرو کہ جو سیمین تنانِ انگلستان سے لپٹا اور بغل گیر ہوا ہو وہ اِن میلے کچیلے لوگون سے کیون کر ملے- افسوس- ۶-

فلک انداختہ ما را بدیارے عجبے

اگرچہ پہنچنے مین جہان تک تکلیفین مجھکو اُٹھانی تھین سب اُٹھائین- مگر البتہ مغربی سید صاحب کے چیلون سے فی الجملہ مجھے آسایش بھی ملی جس کا قبول کرنا تقاضاے انصاف ہے چند حضرات جو اسٹیشن پر میرے لینے کو تشریف لائے تھے- اُن مین سے ایک بزرگ کی ٹانگون مین بلا فرق سنگی کا غلاف چڑھا ہوا گلے مین بیور کا ایک ڈھیلا چینا کوٹ جس مین بجاے برینڈ مخمل کی تخمیناً تین انچ چوڑی گوٹ لگی ہوئی اور اوپر سے بانکڑی بھی ٹکی ہوئی سر پر ننھے آغا اینڈ کو کے کارخانے کی زرکار چوگوشیہ ٹوپی- پیرون مین چینا کی دُکان کا بوٹ- مگر موزہ نہ پہننے کے سبب کالی کالی پنڈلیان نہایت ہی بدنما طور پر نمودار- دوسرے صاحب طائفہ دارون کے اوڑھنے کی رنگین اوڑھنی جس مین رنگ برنگ کے گرنٹ کی گوٹ لگی ہوئی اور اوپر سے گوٹا بھی ٹکا ہوا کندھے پر نہایت ہی خاتونانہ انداز سے ڈالے- گرنٹ کا ٹروزر[ط] چڑھائے- سر پر کلاہ ترکی جمائے- اور ایک لمبا سا پیچوان بھی منھ سے لگائے تھے جو ایک خانسامان ساتھ لئے ہوئے ٹہلتا اور پلاتا جاتا تھا- ایک اور فرنچ نما پست قامت ذہین صورت ڈیمی[ہ] انگلش لباس سے

ط پاجامہ ۱۲ ہ نیم انگریزی ۱۲

ملبوس مسلمان ایک گھڑی اور چھڑی
جیب مین اور ہاتھ مین ڈالے اور
دبائے میرے پاس آئے۔ اور
گالون کو چھوٹے سے ربڑ کی بلون
کی قطع پر خارجی ہوا سے پھلا کر اور
ڈاڑھی کو اُلٹ کر دانتون سے
دبا کر مجھسے بڑی شفقت اور مہربانی
سے انگریزی قاعدے کے مطابق
ہاتھ ملایا اور مراسم ویلکم زبانی بجالا
ایک جانب کو ایک شکیل جوان
عجمی نشان اپنے صاف چہرے کو
دو گھنے سیاہ اور لمبے ٹھیکون سے
سجائے۔ نیم مہذب لباس سے ایک
نفیس چھڑی ہاتھ مین لئے کھڑا تھا
دو تین صاحب سبز مخمل کی بڑی
بڑی غلاف نما ٹوپیون سے اپنے
سرون کو مدغم کیے۔ کشمیرے کا
انگرکھا جس کی چولی مین داہنے اور
بائین چاندی کے کئی درجن تو تام
ڈاٹنٹے۔ شب خوابی کا پاجامہ
ٹانگون مین ڈالے۔ میلی لنگی کا
رومال ہاتھ مین لیے۔ سات آٹھ
گلوریان کلے مین دبائے۔ میرے
قریب کھڑے تھے۔ اور اس زور
سے بخار انگیز ڈکار (جس کی بو آن
کے معدے کی اصناف غذاے
غیر منہضم ہندوستانی کی خبر لاتی
تھی) مُنھ کھول کر لیتے تھے
کہ دماغ پھٹا جاتا تھا۔ بس اُسی وقت
رہی سہی صحت جو بمبئی سے لیتا آیا
تھا وہ بھی ہزار بار میری طبیعت
کے گلے سے لپٹ کر روتی یہ شعر
پڑھتی یورپ کو رخصت سر کر گئی ؎

آپ رہئے ہند مین اب ہم جدا ہو کر چلے
وقت آنے کے تھے صحت اب وداع ہو کر چلے

قصہ مختصر مین ایک نئی روشنی
کے نئے خلیفہ کے گھر مہمان ہوا۔ یہ
مکان ایک نہایت ہی بد قطع
مکان ہے اور ایک ایسی تنگ اور
غلیظ گلی مین واقع ہے جہان صحت کا

دیوتا گھنٹے بھر مین بغیر تیل گھی اور
لکڑی کے خودبخود جل کر خاک سیاہ
ہو جاے - اس کے دروازے
نہایت تنگ - اس کی چھت
نہایت پست - اس کا فلور زمین
دوز - اس کے دریچے بالکل خراب
علاوہ برین اِس کی چارون طرف
محلے کے پاے خانے اور سنڈاس
اور اراذل کے کثیف کھپرہ پوش
مکانات - اس شہر کی اکثر گلیان
ایسی تنگ - تاریک - بدبودار -
پست و بلند - اور پیچیدہ ہین جن
مین دس منٹ چلنے سے نفس
تنگی کرنے لگتا ہے - مجھے حیرت ہے
کہ یہان کے لوگ کیون کر زندہ
رہتے ہین - خدا جانے یہان کے
محکمۂ صفائی شہر کا کیا حال ہے کہ
شہر کی حالت آج تک ایسی ابتر
اور سنٹری[۱] انتظام اس قدر
ناقص ہے - رئیسون کے مکانات
یہان عموماً اچھے اور صاف نہین
اور اس ترکیب سے بنے ہوے
ہین کہ اُن پر مکان - دکان - کوٹھی
اور بنگلہ - اِن چارون قسم کی عمارت
کی تعریف صادق آتی ہے - ایک
آدھ کمرے مین انگریزی عمدہ سامان
اس انداز سے لگا ہوا - جیسے
ہندوون کے مندر مین عمدہ
اسباب - کسی گوشے مین سیاہ
اور میلا تخت پوش - کہین دو
چار مغلف فرنچ سندلیان
کسی طرف کو دس بیس لارڈ
کارنوالس کے وقت کی نیلام
کی خریدی ہوئی کرسیان - کسی
دالان مین قالین ولایتی کے فرش
پر ایک بڑا سا لمپ[۲] جو بعد خرید
ہونے کے شاید دو چار ہی مرتبہ
بڑی بڑی خانگی تقریبون مین صاف
ہوا ہو - میرے میزبان کے مکان
مین ہندوستانی اسباب تو

۱ انتظام حفظ صحت ۱۲ ۲ جھاڑ ۱۲

ہر قسم کا بہت تھا۔ مگر اُنھون
نے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف
اوقات مین انگریزون کی بہت
سی پُرانی چیزین بھی خرید کی ہین
اور دونون قسم کے اسباب کو
ملا کر ایک خلط مبحث کر دیا ہے
یہ بزرگ ایک حرف انگریزی
نہین جانتے مگر حضرت سید صاحب
مغربی کے خوشہ چین ہین اور
اس فرضے کی دانست اور تحقیق
پر مغربی خیالات کا از بس غلو ہے
اور ایسی بُری قسم کا انگریزی کھانا
کھاتے ہین جو صحت کو نہایت
ہی مضر ہے۔ ان کی وضع بھی قدیمی
انگلش کے قریب ہے
ایک قسم کے مسلمان جوان کے
جرگے مین ہین ان کی حالت
نہایت خوفناک ہے۔ کیونکہ
جس شکل دریا کے پار اُترنے کا
قصد ان لوگون نے کیا ہے اُس
مین ان کے لیے کوئی محفوظ اصول

کی کشتی ہے اور نہ کوئی ہوشیار
تجربہ کار اور دیانت دار کشتی بان
پھر ایسی حالت مین نتیجہ یہ ہوگا کہ
یہ حضرات یورپ کی تمام بُری
باتون کو رفتہ رفتہ اخذ کرین گے
جس سے انگریزی دانی اور
انگریزی خوانی کا اور بھی خون
ہوگا کیونکہ ان کی حالت دیکھکر
متعصب مسلمان اپنے لڑکون
کو یک قلم انگریزی نہین پڑھائین گے
اور یہ ایک بہت بڑا قومی
نقصان ہوگا۔ دو چار جگہ ناچ کی
محفلون مین میری دعوت ہوئی
مگر مجبوری سے بکراہت مجھے انکا
کرنا پڑا۔ گو مسلمان رئیسون کی
طرف سے بہت کچھ اصرار ہوا مگر
مین ہرگز اُن محفلون مین شریک
ہونے پر راضی نہ ہوا۔ بھلا کون
جنٹلمن ایسی اخلاق سوز اور عفت
برباد کن صحبتون مین جا کر اپنے
اطوار اخلاقی کو داغ دار کر سکتا ہے

گو مین سمجھتا ہون کہ ہندوستان
کے مسلمانون کی حالت بسبب
جہالت اور کثرت عیاشی کے
ایسی ہے کہ یہان ناچ کی ویسی
محفلون مین شریک ہونا ہر رسا
اور ذی رتبہ اور بانکے آدمی کے
لیے نہایت تعریف کی بات ہے
جہان چند فاجرہ اور بے حیا عورتین
جمع ہوکر اپنے اعضا کو اس شہوت
انگیز طور سے پھڑکاتی ہین جس کا
نوجوانون کے نرم اور ناتجربہ کار
دل اور کچے اخلاق پر بہت برا
اثر ہوتا ہے اور ایسی فحش آمیز
غزلین۔ ٹپے۔ اور ٹھمریان۔ گاتی
ہین جن کے سننے سے انسان
کے برے خیالات مین یکایک
ہیجان پیدا ہو جانے کا گمان ہے
مگر مین اپنے خیالات موجودہ کے
ساتھ ایسی محفلون مین کیون کر
جا سکتا ہون۔ ہان اگر آیندہ
ولایت کے سفر کے خیال کو

اپنی لوح دل سے مٹا دون اور
انگلستان کی پر اخلاق اور ملنسار
لیڈیون نے جو میری خصلت کے
بنانے اور اطوار اخلاقی کے
درست کرنے مین بے غرضانہ
اور دوستانہ کوششین کی ہین
ان تمام احسانات کو یک قلم
بھول جاؤن تو فراغت سے
ایسی محفلون مین شریک ہو سکتا
ہون ورنہ بغیر اس کے کوئی
شکل ان صحبتون مین شریک
ہونے کی نہین ہے فرض کرو کہ
کسی ایسی آبرو ریز محفل مین مین
شریک ہون اور وہان جو کارروائیان
مجرد تفریح کے خیال سے ہوتی ہین
ان کا کنایۃً بھی مویدیون اور
یہ خبر اخبار یا خانگی خطوط کے ذریعے
سے لندن پہنچ جاے تو پھر میرے
لندن کی سوسیٹی سے (کٹ آف)
کردے جانے مین کس قدر عرصہ ہوگا

ف ۱ القط ۱۲

اور وہان کی صحبتون سے نکال
دئے جانے پر یہان کی اینگلو انڈین[1]
سوسیٹی مین میری کیا قدر و منزلت
ہوگی اور اعلیٰ درجے کی لیڈیان
مجھے کس آنکھ سے دیکھین گی۔ قریب
ایک ہفتے کے پٹنے مین نئی روشنی
کے اراکین سے ملتا جلتا رہا اور
نئی روشنی کے قاعدے کے
مطابق میری دعوتین بھی ہوئین
مگر کسی ڈنر پارٹی[2] یا ٹی پارٹی[3] مین
مجھے کسی مسلمان لیڈی سے
ملاقات نہوئی اور کسی نئی روشنی
والے نے اپنی لیڈیون سے
ملاقات نہ کروائی اور اُن کی پاک
اور معصوم محبت سے مزہ اُٹھانے
کا مجھے موقع ندیا۔ گو مین نے
بعض حضرات کو اس خصوص
مین ٹٹولا بھی مگر ہر ایک عذر لا یعنی[؟]
لنگ کا ایک بستہ پیشکش کرنے
کے لیے موجود تھا۔ ان حضرات
کے آئین انصاف اور قانون
عدل کا کوئی اصول میرے خیال
مین نہین آتا۔ کیون کہ یہ لوگ خود
تو مغربی خیالات سے ہر طرح دنیوی
آرام لے رہے ہین مگر کسی قسم کی
آسایش کو اپنی عورتون کے لیے
جائز نہین رکھتے۔ اب بھلا اس
خود غرضی کا کوئی علاج ہے۔
غریب عورتین تو ایک ٹوٹی اور
پرانی چاردیواری کے اندر ایک
گندہ اور تاریک مکان مین بند
رہین کثیف سے کثیف کپڑے
پہنین۔ بُری سے بُری قسم کا کھانا
کھائین۔ اور ہر طرح سے اُن کی
ہر قسم کی آزادی کے ہاتھ پیر توڑ
دئے جائین۔ اور مرد لوگ ہر طرح
کے سامان آرامش و رامش اور
اسباب آسایش و آرایش کو
اپنے لیے جائز رکھین۔ تعلیم
نسوان کی گھڑ دوڑ مین بھی صوبہ بہار کے

[1] ہندوستان مین انگریزون کی صحبت ۱۲ [2] جلسۂ طعام ۱۲ [3] جلسۂ چاے ۱۲

مسلمانون کی عورتین نہایت
بھدی ہین اور ان کو کوئی نسبت
ان کی مغربی بہنون سے نہین
دیجا سکتی - نئی روشنی کے فرقے
کے لوگ اس خاص مادے مین بھی
کوئی ترقی کا اثر قابل تشفی دکھا نہین
سکتے - کیونکہ اُن کے گھرون مین بھی
گورنس (معلمہ) کی آمد و شد مین نے
نہین دیکھی - تحقیق سے یہ بھی معلوم
ہوا کہ رئیس زادیون مین یہان ایک
نوجوان عورت بھی ایسی نہین جو
ہارمونیم یا پیانو بجانے یا ناچنے مین
کسی قسم کا بھی سلیقہ رکھتی ہو - اگر
یہان کے مسلمان تعصب کی زنجیر
کو توڑ کر صاف دل اور پاک نیت
سے اپنی لیڈیون کو لے کر یہان
کے یورپین لوگون سے ہر سوشیل
زینے پر برابری سے ملتے جلتے تو
فقط یوروپین جنٹلمن اور لیڈیون
کی صحبت سراپا برکت ان کی تعلیم
کے لیے کافی ہوتی اور یوروپین
لوگون کی قوی اور تہذیب خیز
حرارت ان کی جبلی وحشت اور
ناجائز اور بدنما حیا کو بالکل جلا کر
ان کے خیالات کو جلا دیتی -
افسوس کہ مسٹراے کی پردہ شکنی
والی تحریر کا اثر خاطر خواہ ہندوستان
مین نہین ہوا ورنہ آج مجھکو
لیڈیون کی صحبت کے نملنے
سے ایسی تکلیف نہوتی اور آج
مین بھی اپنی ہمرنگ اور ہمقوم
لیڈیون کو وہی بارہ سو برس کی
قیدی بناتا - اُس تحریر کی اشاعت
مین ہم لوگ یہان کوشش
کر رہے ہین - مگر مسٹراے نے
اپنی پہلی تقریر مین مسلمان عورتون
کے بدرنگ اور میلے اور کم زور
پردے کے پھاڑنے کی بحث
چھیڑ کے کچھ تھوڑا سا تاریک
خیالات کے مسلمانون کو منتشر
کر دیا ہے چنانچہ ایک شریر
طالب العلم نے مجھسے اُن کی تقریر کی

طرف اشارہ کرکے یہ کہا تھا۔
"کہ ہم لوگ تو جاہل ہین۔ مغربی
تہذیب کی پالش ہمارے خیالات
پر نہین ہوئی اور نہ ہم انگریزی جانتے
اور نہ ولایت گئے مگر آپ ہی
لوگون سے یہ سنتے آئے ہین کہ
قول سے زیادہ قوت اور اثر نظیر
مین ہوتا ہے۔ پس جب کہ یہ مسئلہ
آپ ہی لوگون کا قبول کیا ہوا ہے
تو سب سے پہلے آپ لوگون کا
فرض ہے کہ اپنے ہی گھرون مین
اس منحوس پردے کی رسم کے
توڑنے اور پھوڑنے مین مصروف
ہوجیے اور جو دو چار کتخدا ناکتخدا
جوان۔ بڈھی۔ کالی۔ گوری۔ موٹی
دبلی۔ شایستہ ناشایستہ عورتین
ہون اُن کو بطور ہدیہ محقر نیک
اور صاف دل سے کلکتے کی یورپین
سوسیٹی مین لیجایئے اور اس ہندی
سونے کو مغربی تہذیب اور سوشیل[1]
ترقی کی کسوٹی پر چڑھائیے۔ دو چار
مہینے مین صاف یہ عقدہ کھل جائیگا
کہ آیا خداوند عالم نے یہان کی
عورتون کی طبیعت مین بھی اس
کی صلاحیت دی ہے یا
نہین کہ وہ لوگ بھی مغربی
آزادی کی ہوا کھائین۔ یورپی
خیالات حقوق نسوان کے قواعد
کو عمدہ طور سے برتین۔ یا بڑے بڑے
لال کلے اور لال کرتی کے کشیدہ
قامت نوجوان اور زور آور
پلٹنیون سے بال[2] پارٹی مین قاعدے
کے مطابق الگ تھلگ لپٹ چمٹکر
پھرتی سے نیم دُلکی پر چکر کھاتی ہوئی
گھرنی کی طرح ناچین۔ یا گورنمنٹ ہوس[3]
مین کسی جنرل کے بغل مین بے تکلف
ہاتھ ڈال کر اُس کی کھڑکھڑانے
والی کرچ کی ٹکر سے بچ بچا کر میز پر
چلی جائین۔ اور دو چار قفلیان بر[4]

[1] معاشرت افزا ۱۲ [2] انگریزین اور میمون کے ناچنے گانے کا جلسہ ۱۲
[3] ایوان گورنری ۱۲

کی اُڑا آئین۔ یا ایک چھری کی
ادا سے فٹن پر سے اُچک کر
ایوان گورنری کی بڑی سیڑھی پر
جاتی رہین۔ یا ناچ بن پیترا ٹھیک
کرنے کے لیے اپنی زنخدان کو ساتھ
ناچنے والے مرد کے شانے پر اس
طرح سے جما دین جس طرح چول بٹھائی
جاتی ہے۔ یا سارڈن مچھلی اور
بیف کے ٹکرے کو اس رغبت
سے اپنے مُنھ مین ڈال لین جس
طرح بھوکا مسلمان لڑکا نان خطائی
یا کوفتے کو اپنے مُنھ مین ڈال لیتا
ہے۔ اگر آپ لوگون کی عورتین
اس آزمایش کی کسوٹی پر چڑھ کر
کھری اُترین اور اُن کے کم زور
دل و دماغ تاریک اور ناقص
خیالات مغربی تہذیب یورپی
آزادی اور انگلستانی اخلاق
کے پر زور اثر کی جادو تاثیر اور
حیرت افزا ٹکر کو سنبھال لین تو
پھر ہم لوگون کو ایسے پختہ تجربے اور
پکی آزمایش کے بعد اپنی بہائم
طینت قیدیون کو آزادی دینے
مین کون عذر ہوگا اور ہماری کون
سی حجت باقی رہجائے گی۔ جہان
آپ لوگ اپنی لیڈیون اور مس
بابا لوگون کو لیکر انگریزی جلسون
کمیٹیون اور ایوان گورنری مین
تشریف لے جائین گے وہان ہم
غریب اپنی کالی بیمون اور بسون
کو اپنی مقدرت کے مطابق عمدہ
عمدہ ساریان پہنا نبگلہ صابون سے
اُن کے چہرون کو صاف کر جمعے کے
دن دوپہر سے پہلے ہی جانب مسجد
جامع روانہ ہون گے اور بقول آپکے[1]
دین و مذہب کے احاطے مین رہ کر
آپ سے زیادہ آزادی کی ہوا سے
اپنے پیٹون کو بھرین گے۔ کیون کہ
رذیلون کی شریفون سے بھوک
کہین بڑھی ہوتی ہے"۔ اُس بدذات
طالب العلم کی یہ مختصر سی اسپیچ سُنکر

---

[1] تقریر ۱۲

میرا دماغ گرم ہو گیا اور فوراً دو چار
قطرے عرق کے پیشانی سے ٹپک
گئے اور مین دیر تک یہ سوچتا رہا
کہ اس بلا کو کیون کر ٹالون۔ کیونکہ
انصاف مندانہ طور سے مین اُسکے
قول کا کوئی معقول جواب نہین
دے سکتا تھا بجز اس کے کہ اُس
سے اپنی مستورات کے مجلسون
اور محفلون مین لے جانے اور
اپنے گھر کی رسم پردہ کے توڑنے
کا وعدہ کرتا۔ حق پوچھو تو ہم لوگون
کی بیغرضانہ اور بہشتی مشن کو
ہندوستان مین سب سے زیادہ
ضرر اسی شریر فرقے سے پہنچنے والا
ہے اور اب بھی پہنچ رہا ہے جس
مین کا یہ طالب علم تھا۔ یہ لوگ
ہماری ہی چھری ہماری گردن پر
پھیرنے کے لیے تیار ہین یعنی
مغربی تعلیم اور یوروپی خیالات
سے فقط ہم لوگون کی ایذا رسانی

کے مادے مین کام لیتے ہین۔ ایک
پژمردہ اور افسردہ دل لے کر مین
کلکتے پہنچا یہان ہم کلاس اور ہم عصر
طلبا نے بڑی گرما گرمی سے میری
پذیرفنگاری کی اور غریبانہ انداز
سے میری مہمان داری کا سامان
خوب حوصلے سے کیا۔ اس شہر مین
کھانے پینے اور رہنے سہنے کی مجھے
تکلیف نہین ہوئی۔ کیونکہ یہان
ہر محلے مین ہوٹل کثرت سے ہین
علاوہ برین پرایوٹ بورڈنگ
ہوس بھی چورنگی مین عمدہ انتظام
سے چلائے جاتے ہین۔ یہان بھی
مسلمانون کی جماعت کے ارکین
سوائے چند خاص حضرات کے
نہایت پکے کنسرویٹو ہین اور اُنکا
چلانے والا اور حامی بھی ایک
ایسا پچپیت۔ دوربین۔ اور زبردست
آدمی ہے کہ ہندستان سے نیم وحشی
ملک مین ایسا آدمی کم پیدا ہوتا ہے

ف مقصد عظیم یا وہ گروہ جس کا کوئی مقصد عظیم ہو ۱۲۔

اور جس کی حکمت عملی کی تہ کو پہنچنا
بہت مشکل ہے۔ ہم لوگون کے
ہم مذاق اور ہم لوگون کے ساتھ
سچی ہمدردی کرنے والے صرف
چند اسکول کے کم سن طلبا اور
چند ایسے بڈھے مولوی ہین جن کے
آئینہ قلوب کی قلعی انگلستانی
خاتونون کی صحبت کیمیا خاصیت
سے ہوئی ہے۔ یہ لوگ ہر بات
اور ہر مسئلے کو مغربی زینۂ خیالات
پر کھڑے ہو کر دیکھتے ہین۔ ان لوگون پر
کم مایہ و بدداغ دار خصلت کی انگریزون
کی صحبت کا بھی اثر ہوا ہے کہ انھون
نے اس بے تکلفی سے زنجیر
پابندی عقائد مذہبی کو توڑا ہے
جیسے شریر اور لشتنگ باز گھوڑا
کم زور رسّی کی پچھاڑی کو توڑ ڈالتا
ہو۔ کلکتے کے ان پرانے کھیت
کے نئی روشنی والون کا دم بھی
غنیمت ہے۔ یہان کے متعصب
اور غصہ ور مسلمان مختارون
سے ہم لوگون کو کیسی تکلیف
پہنچ سکتی ہے اور پہنچی ہے
اُس کی ایک وزن نقل مجھے
اس وقت یاد آئی اور جس کا قلمبند
کرنا لندن کے اُن مسلمان طلبا
کے لیے بہت ہی مفید ہے جو
بیرسٹری کا گون کاندھے پر
ڈال کر آنے کا قصد رکھتے ہین۔
ایک روز مین اپنے مکان مین اپنے
لکھنے کے کمرے مین بیٹھا تھا۔
کہ ہال[1] کے کمرے مین کسی شخص کے
آنے کی آہٹ معلوم ہوئی۔ مین
فوراً کپڑے پہن کر کمرے سے دالان
مین نکل آیا۔ دالان مین قدم رکھتے
ہی دو بزرگوار کرسی پر میز کے قریب
بیٹھے ہوے نظر آئے۔ ان مین سے
ایک بزرگ میرے پرایویٹ[2] البم
کو کھول کر بے تکلف دیکھ رہے تھے
اور دوسرے صاحب تصویرون پر
کچھ رائے زنی کرتے جاتے تھے۔

[1] صدر ۱۲ [2] خانگی مرقع ۱۲

ایک بزرگ سر پر گیروے رنگ کی
پگڑی باندھے اور گلے مین چھینٹ
کی ایک پنبہ دار میرزائی ڈاٹنے
تھے اور دوسرے صاحب شال چادر
اوڑھے اور سادی ٹوپی زیب سر
کئے۔ میرے کمرے سے نکلتے ہی
ایک نے زور سے السلام علیکم کہا
مین آہستہ سے جواب دیکر کرسی
پر بیٹھ گیا۔ ایک صاحب نے جنکے
گال گلوریون سے اس طرح بھرے
تھے جیسے چانول کا کسا ہوا بستہ۔
ایک ڈکار زور سے لی اور دوسرے
نے فوراً ہی کھنکار کر قالین پر ایک
تولہ بلغم رسید کیا۔ ان سب ظلمون کو
مین نے مجبوری سے سہا مگر اُن کا
پراویٹ البم کو دیکھنا نہایت ناگوار
ہوا کیونکہ اُس مین ہم لوگون کی
اُس قسم کی بیسیون تصویرین تھین
جن کو غیر نہین دیکھ سکتا جو صاحب
کہ البم دیکھ رہے تھے اُن کی طرف
مخاطب ہو کر مین نے نہایت عجز سے
کہا کہ حضرت آپ اس تصویر کی
کتاب کو نہ دیکھین کیونکہ یہ محض
اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی
جنٹلمن[ف] کا البم کوئی دوسرا جنٹلمن
بغیر اُس کی اجازت کے دیکھے۔
اسپر مختار صاحب غضبناک
ہو کر یون نغمہ سنج ہوے اور اُن
کے ساتھ جو دوسرے صاحب
تھے اُنھون نے بھی تیور بدلے۔
۱ (مختار) تو پھر اس کے دیکھنے
مین مضایقہ کیا ہے۔ یہ تو اسی غرض
کے لیے ہے کہ آدمی اسکی سیر کرے
اور مختلف ملک کے لوگون کی
تصویرون سے لطف اُٹھاے
بڑے بڑے حکام عالیمقام کے
جلسون مین مین شریک ہوا ہون
اور اُن کی میزون پر اس سے
کہین عمدہ عمدہ سیکڑون تصویر
کی کتابین دیکھی ہین۔ آپ کی کتاب
مین کہان کا ہیرا لگا ہوا ہے کہ کوئی

ف مرد شریف ۱۲

اُس کے دیکھنے کے قابل نہین آپ
نے کیا مجھے نِرا گنوار تصور فرمایا ہے۔
(دوسرے صاحب) صاحبزادے
کیا آپ نے ہم لوگون کو دیہاتی
تصور کر لیا ہے اور کیا آپ یہ سمجھتے
ہین کہ آپ کی تصویرون کی کتاب کوئی
عنقا ہے۔ واللہ آپ کے جد امجد
مرحوم سے سالہاسال بے تکلفی کی
صحبت رہی ہے اور ایسی سیکڑون
کتابون کو ہم لوگون نے تفریحاً پھاڑ کر
پھینک دیا ہے۔
(مین) حضرت یہ پرایویٹ البم
ہے اس لیے عرض کیا گیا ورنہ اسکی
حقیقت کیا ہے اور میری غرض
آپ لوگون کو منع کرنے سے حاشا
کسی طرح آپ کی توہین نہین ہے۔
اس پر زور سے قہقہہ لگا کر پھر ورق
اُلٹنے اور البم دیکھنے لگے۔ ورق
اُلٹتے اُلٹتے ایک نہایت حسینہ
اور عالی مرتبہ خاتون کی تصویر نکلی۔
اُسکو دیکھکر مختار صاحب دوسرے
صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے
لگے بھئی واللہ ذرا دیکھنا کیا ہی
اچھی رنڈی کی تصویر ہے۔
(مین) اے حضرت یہ آپ
کیا فرماتے ہین۔ یہ کیسی خلاف شرافت
رائے زنی ہے۔ یہ کیا بد اخلاقی ہے
یہ ایک معظمہ مکرمہ خاتون کی تصویر
ہے۔ جو میری بڑی شفیقہ اور محسنہ
ہین۔ اور جن کو مین اپنی بہنون کے
برابر سمجھتا ہون۔
(مختار) (نہایت حقارت انگیز
طور سے قہقہہ لگا کر) آپ اپنی مان
بہن جو کچھ جی چاہے سمجھین بندہ تو
ان کو اپنی رنڈی ہی تصور کرتا ہے۔
(دوسرے صاحب) واللہ جواب
ترکی بہ ترکی اسی کو کہتے ہین۔ یہ مُہذب
کلام سُن کر مارے غصے کے میرے
سارے بدن کے خون مین بڑا
جوش آیا اور میرے جگر کو نشتر الم نے
چھید ڈالا۔ مگر مین نے بہت ضبط
کیا اور خونِ جگر پی کر رہ گیا۔

کیونکہ اگر مین اور بولتا تو خود بھی گالی
سُنتا - اور اگر مین بھی غیر مہذب
طور سے اُن سے جھگڑتا تو اُنھین
لات جوتی کرنے مین بھی محابا نہ تھا
کیونکہ ہم لوگون کے ایسے دو چار
لامذہبون کا مار ڈالنا بھی ویسے
شریعت کے کٹھ ملاؤن کے نزدیک
ایک قسم کا چھوٹا جہاد ہے - اب
تم ہی انصاف کرو کہ ایسے خوش
اخلاق اور ذی فہم حضرات سے
کون شخص دنیا مین باہمی میل جول
اور معاشرت کے معاملات کو
صحت کی حالت پر رکھکر برت
سکتا ہے - اُس تاریخ سے جو مین نے
البم کو صندوق مین بند کیا ہے تو
آج تک نکالنے کی ہمت نہین ہوئی
جن لوگون سے کہ ہم لوگون کو ہر
قسم کی ضرورت ہے - اور جو کہ ہمارے
پراکٹس[1] کے چمکانے کے آلہ ہین
اُن کی خوش اخلاقی تو اس درجے
مین بڑھی ہوئی ہے اب بھلا کس
دل و جگر سے ہم لوگ پیشۂ وکالت مین
قدم رکھین - مین سمجھتا ہون ان ہی
ظلمون کے سہنے کی قدرت اپنے
مین نہ پاکر بعض احباب نے سرکاری
خدمت کی خواہش کی ہے اور مین
اپنی نسبت ابھی تم سے کچھ کہہ نہین
سکتا کہ آیندہ کیا کرون گا - دو ہفتے
کا عرصہ ہوا کہ مین اپنے عزیزون و
والدین سے ملنے اور چار برس
کے بعد وطن دیکھنے وطن گیا تھا -
وہان گو مجھے ہر قسم کی تکلیف بہت
ہوئی مگر احباب اور عزیزون کی
خاطر سے دو ہفتے تک قیام کرنا
پڑا - اُس سفر کی مفصل کیفیت کو
مین دوسرے مراسلے مین درج
کرونگا اور اُس مین دکھاؤن گا -
کہ پورب بنگالے کے مسلمانون کے
خیالات آج تک کیسے گندہ اور
پراگندہ ہین اور اُن کی عورتون کی
حالت کیسی خراب ہے اور وہ لوگ

[1] کاروبار وکالت ۱۲

کس درجہ قابل رحم ہین - ان تمام
باتون کی ایک عمدہ تصویر قلم سے
کھینچ کر دکھاؤن گا - چونکہ یہ مراسلے
نہایت بیش قیمت ہین ان کو بڑی
حفاظت سے رکھو اور ان کی قدر
کرو کیون کہ آیندہ نسلون کے لیے
یہ نہایت مفید پند نامے ہون گے
گوڈ بائی -

مارچ و اپریل ۱۸۹۵ء

راقم
لیٹی خروس

حسرت انجام نامہ و پیام

بمبئی - واٹسن ہوٹل

تاریخ ۴ - نومبر ۱۸۹۵ عیسوی

مائی ڈیر سلینا - یہ پہلا خط ہے کہ
مین تمکو اپنی سسرالی اقلیم مین
قدم رکھنے کے بعد لکھتی ہون اور
مجھے افسوس ہے کہ مین تمکو راستے
سے کوئی خط نہ لکھ سکی اور تم کو اتنے
دنون تک انتظار کی تکلیف
اوٹھانی پڑی - پشینن لی اینڈ او
کمپنی کا جو مشہور جہاز ہے اور جسپر
کہ ہملوگ ولایت سے آئے ہین
اوسکے اسباب آسایش اور
تہذیب یافتہ سامان عیش و عافیت
کا اندازہ مشکل سے کوئی شخص
صحیح طور پر سنکے کر سکتا ہے - یہ جہاز
باعتبار تیز رفتاری ایک پرستانی
اوڑن کھٹولا یا سلیمانی تخت روان
اور بلحاظ وسعت اور آبادی ایک
چھوٹا سا شہر ہے - یہ لکڑی اور لوہے
کا بنا ہوا شہر بعوض محلون پر تقسیم
پانے کے کرون پر منقسم ہے - اور
اس کی حرکت و سکون ایک سیٹی
کی آواز پر موقوف ہے - اس
جہازی شہر کا اندازہ تم فقط اسی
سے کر سکتی ہو کہ اسمین تین سو سے
زیادہ فقط درجہ اول کے مسافر
تھے اور یہ وہ طلسمانی شہر ہے کہ

جس مین ضرورت کی چیزون کے بہم
پہنچانے اور کل سامان عیش و آرام
کے پانے کے لیے کسی بازار اور
دوکان مین جانے کی ضرورت
نہین ہوتی ہے اور نہ کسی قسم کا
دُکاندار یا دست فروش کسی چیز کے
بیچنے یا دینے کے لیے یہان آتا
ہے - ہر قسم کے مہذب انسان
کے کل آرام عیش اور ضرورت کی
چیزین ایک جنّاتی گھنٹی کے ذریعہ
سے ہر مسافر کو پانچ منٹ مین اپنے
کمرے مین اوس آسانی اور بے
فکری سے مل جاتی ہین جیسے بہشتی
میوہ خواہش کرنے کے ساتھ ہی
خود بخود آدمی کے مُنہ مین آجاتا
ہے - جہاز پر چڑھنے کے بعد سے
دن عید اور رات شب برات
کی کیفیت رہتی ہے - گانا بجانا -
ناچ کھیل کود - تماشے تفریح -
تھیٹر اور اخلاقی جلسے دن رات
ہوتے رہتے ہین - اور ان مین تمام
معزز مسافر اس طرح شریک ہوتے
ہین جس بے تکلفی اور محبت سے
کہ چند پُرانے دوست یا ایک
خاندان کے اراکین اس قسم کے
اخلاقی اور تفریحی مشاغل مین شریک
ہوتے ہین - ان مسافرون مین کہ
جنکا ذکر مین نے ابھی کیا ہے اعلیٰ
درجہ کے اراکین سلطنت ہند
معزز اور دولتمند تجار نامی گرامی
قابل سیّاح اور بعض ہندوستانی
رؤسا اور والیان ملک بھی تھے اون
تفریحی اور اخلاقی مشاغل کا ایسا
سحر انگیز اثر انسان پر ہوتا ہے کہ
وہ اپنی چند روزہ دریائی زندگی
مین اپنے کل تعلقات کو تھوڑے
دنون کے لیے مجبوری سے بھول
جاتا ہے - اور باوجود وعدون کے
یاد رکھنے کے بھی اونکو کبھی پورا
نہین کرسکتا ہے - اِن مضامین
کے سننے کے بعد مجھے امید ہے کہ
تم میری سست قلمی کی تقصیر کو

معاف کروگی اور تمھارے دل مین
بھی غالباً بہت زور سے اس سفر
مسرت اثر کے کرنے کی خواہش
پیدا ہوگی۔

تم کو وہ زمانہ یاد ہوگا کہ جب
مین پہلے پہل مشرقی دام محبت مین
گرفتار ہوئی تھی اور مسٹر اے
(جنکا نام اب مین مشرقی قاعدے
کے مطابق نہین لے سکتی ہون)
کے وضعداری۔ بانکپن اور مشرقی
چمکدار لباس و پوشاک کی شہرت
میرے حلقے کی کم سن عورتون مین
بے انتہا پھیلی تھی۔ یہ وہ نشاط افزا
اور فرحت انگیز زمانہ تھا کہ جب
مین اپنے خیالات کے اوراق کو
مثل الف لیلہ کے ورقون کے
مشرقی معاملات طلسمات اور
عجیب و غریب سامان عیش و عشرت
سے ہر لحظہ بھرا ہوا پاتی تھی اور ہر
شب کو مشرقی زندگی کے لذت
انگیز خواب بکثرت دیکھا کرتی تھی
جب کبھی مین مسٹر (اے) اسکے عالی
شان مکان اور پرشوکت ایوان
کا تصور کرتی تھی تو فوراً الحمرہ القصر
اور ہندوستان کے شاہی محلسراؤن
کا سما میری آنکھون کے سامنے گھوم
جاتا تھا اور اس خیال مسرت مالامال
سے ایک عجب طرح کی شگفتگی اور
فرحت میرے دل کو ہوتی تھی کہ
جسکا صحیح طور سے ظاہر کرنا الفاظ
کے ذریعہ سے غیر ممکن معلوم ہوتا ہے
جب کبھی مجھے اپنی ساس نند اور
مسٹر (اے) کی دوسری عورت
قرابت مندون کا خیال آجاتا تھا
تو فوراً ہی نورجہان۔ زیب النسا
اور زبیدہ خاتون وغیرہ کی صورتین
دیدۂ تصور کے سامنے آکھڑی ہوتی
تھین۔ یہ وہی وقت تھا کہ جب
میرے کورٹ شپ کا لذت انگیز
زمانہ اوج پر پہنچ چکا تھا اور یہ بات
میرے قرابت مندون اور دوستون
پر تمام ہو چکی تھی کہ مین نے ایک

ہندوستانی رئیس زادے کی
بیوی بننا اپنے دل مین ٹھان لیا
تھا۔ اُس زمانہ مین میرے
عزیزون اور دوستون مین تمکو
یاد ہوگا دو متفرق خیال کے
لوگ تھے۔ ایک وہ جو بسبب
قومی۔ ملکی اور مذہبی تعصب کے
میرے اس مشرقی ازدواجی
تعلق کو نہایت غصہ اور حقارت
کی نظر سے دیکھتے تھے اور اپنے
غلط خیال کے مطابق میری
بدنصیبی پر بہت افسوس کرتے تھے
دوسری آزاد خیال انصاف
دوست اور نیک نیت جماعت
وہ تھی کہ جو میرے اس مشرقی
تعلق کو ایک حکیمانہ اور مدبرانہ
نظر سے دیکھ کر خوش ہوتی
تھی اور اپنی ہمدردی اور محبت
آمیز تحسین سے میرا جی بڑھا بڑھا کر
مجھے اپنی قسمت کے فیصلے پر ہر
روز اور زیادہ مضبوط ہونے مین
مدد دیتی تھی اور اسی جماعت کے
سردار ہونے کی عزت تمکو حاصل
تھی۔ لورڈ سالسبری کے تیرہ و تار
تعصب بار اور غلط خیالات کے
بنائے ہوئے خیالی کالے آدمی
(بلیک مین) کے ایک ہموطن سے
چونکہ میری شادی مقرر ہو چکی تھی
اس لیے متذکرہ صدر جماعتون کے
اراکین مین اس مسئلہ پر ایسی
لمبی چوڑی بحثین ہوئی تھین کہ جو
مدت تک میرے عزیزون اور
دوستون کو یاد رہینگی۔ اِن مضامین
کی تمکو یاد دلانے سے میری یہ غرض
ہے کہ تم اُن پُر جوش اور مزیدار
امیدون اور امنگون کا صحیح اندازہ
کر سکو کہ جن سے مین اپنا دل اچھی
طرح بھر کر وطن سے چلی تھی۔

برنڈزی سے جہاز پر سوار
ہونے کے تھوڑے ہی وقت کے
بعد میرے ہمسفر انگلو انڈین کو میرا
اور مسٹر (اے) کا تعلق بخوبی

معلوم ہوگیا اور اوسکے بعد سے مین
نے ایک عجیب و غریب انقلاب
اونکی اداؤن برتاؤ اور اخلاق پر
اپنے ساتھ پایا کہ جن سے ہر لحظہ
بیجا تعصب شدید نفرت اور نہایت
درجے کی عداوت کی بو آتی تھی جیسا
کہ مین نے اوپر لکھا ہے ان مین اکثر
اشخاص نہایت جلیل القدر قابل
اور تجربہ کار تھے مگر باوجود اس کے
وہ اپنے خیالات کو بمشکل دبا اور
چھپا سکتے تھے اور اوسکا نتیجہ یہ
ہوا کہ جہاز پر بعض خاص حلقون
مین ایک قسم کی اخلاق سوز اور
بر ہمی افگن سرگوشی کثرت سے
ہونے لگی اور مین بے قصور تین سو
غضب آلود نگاہون کی چاندماری
بن گئی۔ وہ معمولی اخلاق جو انگلستان
مین ہر ایک امیر اور حاکم ایک ادنی
کاشتکار کی عورت کے ساتھ بھی
خوشی سے جائز رکھتا ہے اوسکے
دس حصون کے ایک حصے کے

پانے کی بھی مستحق تمھاری بدنصیب
بہن اپنے ہموطنون کی ایک بڑی
معزز جماعت کے اکثر اشخاص کے
نزدیک نہ تھی۔ گو جہاز کے سفر کے
قاعدے کے مطابق کل چیزون
اور کل باتون مین میرا اور مسٹر
(اے) کا اوتنا ہی حصہ تھا جیسے
اور مسافرون کا مگر باوجود اسکے
بھی ہملوگ اون سے اس قدر
جی بھر کر فائدہ اور آرام نہیں اُٹھا
سکتے تھے کیونکہ انگریز ہمسفرون
کے تیور اور رُخ دیکھکر ہملوگون کو
خود مصلحتاً اکثر مواقع پر ادسنے
کنارہ کشی کی ضرورت مناسب
معلوم ہوتی تھی۔ اس تعصب اور
چھپی ہوئی نفرت اور غصہ کے
خیالات بہ نسبت اور انگریزون
کے زیادہ تر اینگلو انڈین عہدہ دارون
مین پائے جاتے تھے اور انگریز تجار
اور سیاح یہ لوگ ایسے اتفاقی
اور خفیف کشیدگی کی ادائین عموماً

دکھاتے تھے۔ مگر دو چار نیک نفس
صاف باطن اور آزاد خیال لوگ
اون مین ایسے بھی تھے کہ جو میرے
ساتھ خفیہ طور پر بھی ہمدردی کرکے
مجھکو اپنی بھاری غلطی سے واقف
کیا چاہتے تھے۔ ہمارے ہمسفر
ہندوستانی رؤسا اور والیان
ملک چونکہ ہم لوگون سے نہایت
محبت اور اخلاق سے پیش آتے
تھے اسکا اثر اینگلو انڈین مسافرون
پر اور بھی خراب پڑتا تھا اور وہ
اسکو دیکھ دیکھ کر دل ہی دل مین
جلتے اور بدنما سرگوشیون اور
غضب آلود چشمکون سے اپنی
عالی ہمتی اور نیک نفسی کا اظہار
کرکے ہماری قوم کی مشہور آزاد
خیالی انصاف پسندی اور بے
تعصبی کی عظمت کو اون رؤسا
اور والیان ملک کے خیال مین
بڑھاتے تھے۔

تم یقین کرو کہ مین قریب
سولہ روز کے دل کی جگہ ایک
پکا ہوا دُنبل لیکر اس سفر مین جہاز
پر رہی اور میرے ہموطنون کی
خلاف اُمید بدسلوکی اور بداخلاقی
کا بڑا صدمہ مسٹر (اے) کے دل
پر ہوا اور وہ مشکل سے ضبط کرنے
کی قدرت اپنے مین پاتے تھے۔ جہاز
سے اُتر کر جب بمبئی مین ہم لوگ
ہوٹل مین آئے تو ہم لوگون کو ایک
بڑی روحانی تکلیف سے نجات
ملی۔ اور اس چند روزہ سفری
تجربہ نے مسٹر (اے) کی آنکھین
کھول دین۔ اور اونکی راے
مین اینگلو انڈین لوگون کی نسبت
ایک انقلاب عظیم واقع ہوا
امان جان کی خدمت مین تسلیم
فلارنس اور لوئی کو گلے سے لگاؤ
اور میری طرف سے بہت سا پیار کرو

راقمہ

تمھاری محبت سرشار صوفیہ

حسرت فرجام نامہ و پیام

پاگل پور
منحوس خانہ روڈ
تاریخ ۱۲- نومبر ۱۸۹۵ء

مائی ڈیر سیلینا-

مین نے پہلا خط تم کو ہندوستان مین آنکر بمبئی سے لکھا تھا- وہان مین کُل دو روز رہی اور سرسری طور سے شہر کو بھی دیکھا کیونکہ یہ شہر بھی ہندوستان کے شہرون مین سے ایک مشہور شہر ہے یہان کی آبادی ایک خاص قسم کی ہے اور عمارتون کی ساخت بھی خاص ہے یہان مسلمانون کی آبادی بھی بہت ہے اور یہان کے مسلمان اکثر تجارت پیشہ ہین ہوٹل مین میرے میان کے بعض شناسا حضرات اونسے ملنے آئے تھے مگر معلوم نہین کس مصلحت سے اُنھون نے مجھ سے کسی کو نہین

ملایا- اس شہر مین کہین ہم لوگون کی دعوت نہ ہوئی اور نہ کوئی اسٹیشن پر ہمکو رخصت کرنے آیا تھا- جہاز پر تو درجۂ اول (فرسٹ کلاس) کے کمرے مین آئے تھے اس سے میری یہ امید کچھ بیجا نہ تھی کہ ریل پر بھی اسی عزت و آرام سے سفر کرینگے- جب میرے میان نے ٹیکٹ خرید کر میرے ہاتھ مین دیا تو اوسپر سکنڈ کلاس لکھا دیکھکر مجھے تعجب اور افسوس ہوا اور جس خواب غفلت مین پڑی سوتی تھی اوس سے مین نے ذرا سی انگڑائی لیکر چشم نیم باز سے آیندہ کی پُر بہار قطار در قطار امیدون کی طرف دیکھا تو کچھ دھندلا سا نظر آیا- خیر مین چُپ ہو رہی اور مسٹر اے کے ساتھ ایک دوسرے درجے کی گاڑی مین مع اپنے ضروری اسباب کے جا بیٹھی- میرے کمرے مین دو

ادھیڑ خوجہ کی قوم کے غیر مہذب اور میلے تاجر تھے۔ سامنے کے بنچ پر ایک بوڑھا اور بد باطن یہودی اپنے کثیف لباس سے بیٹھا ہوا تھا اور اوسکے جسم کے پسینے کی بو کروسن کے تیل کی بو سے بھی زیادہ تیز اور تند تھی۔ میری داہنی جانب ایک یوروشین تھا کہ جسکے جبھۂ حال سے شبینہ سیاہ مستی کے آثار نمایان تھے۔ اور اُسکی سانسون سے غیر منہضم شراب کی سڑی ہوئی بو آتی تھی۔ اور وہ اس فکر مین نظر آتا تھا کہ موقع پاکر پھر پینا شروع کرے۔ وہ دونون اسلمان تاجر کثرت سے پان چباتے اور گاڑی کے اندر تھوکتے چلے جاتے تھے اور اس طرح مُنھ پھاڑ پھاڑ کر ڈکارین لیتے تھے کہ صاف اونکے مُنھ پر دوزخ کے پھاٹک کا دھوکا ہوتا تھا کسی ملک کے ریل کے سفر کا ایک

تربیت یافتہ عورت کے لیے یہ کیا ناخوشگوار تجربہ ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ قریب ڈیڑھ دن کے ہملوگون کی بدنصیبی سے ہم لوگون کے ساتھ رہے۔

ابھی تک میرے میان نے مجھ سے اپنے منصوبون کو میرے رہنے سہنے کی نسبت کچھ نہین کہا تھا اور مین اپنی نیک نیتی اور سادہ مزاجی سے یہ سوچتی تھی کہ یہ اپنے گھر لیکر مجھے اوتارینگے اور اسٹیشن پر ان کے عزیز و اقران میری پذیرنگاری بڑی دھوم دھام سے کرینگے اور مجھے نئی دلھن کی طرح گھر لے جائینگے۔ جبکہ ایسے خیالات میرے دماغ مین قلابازیان کھا رہے تھے اسوقت معلوم نہین میرے میان کس سوچ مین تھے۔ راہ مین ریل پر جو ہوٹل اور خورد و نوش کے کمرے ملے اُن مین بھی مجھے سکنڈ ہی کلاس مین کھانا پینا پڑا۔ اور وہان جس قسم اور تہذیب

اور لباس و پوشاک کے مسافر نظر
آئے اوس سے صاف معلوم ہوگیا
کہ اعلیٰ درجے کے لوگ صرف درجۂ
اوّل کے کمرون مین جاتے ہین۔
اسٹیشنون اور ریل کے متعلق
ہوٹلون مین مین سنے دیکھا کہ لوگون
کی خاص توجہ میری اور میرے ہمراہی
کی طرف ہوتی تھی۔ اور اکثر ہندوستانی
ایک تعجب اور کسی قدر حیرت کی
ادا سے غیر مہذبانہ ادا سے میری
طرف گھورتے رہتے تھے۔ اور اکثر
میرے ساتھ ساتھ اسٹیشن کی ایک
جانب سے دوسری جانب تک
ایک حیرت افزا بدحواسی کی دھن
مین چلے جاتے تھے۔ بعض حضرات
ایسے بیتاب اور بے تکلف نظر آئے
کہ اونسے آخر رہا نہ گیا اور اُنھون
نے بڑھکر ہندوستانی زبان مین
میرے ہمراہی سے پوچھ ہی تو لیا کہ
مین کون بلا ہون۔ نہین معلوم
اس سوال کا جواب اونھون نے

کیا دیا ہوگا۔ مگر اونکے بشرے سے
غصہ اور ملال کے آثار پائے جاتے
تھے اور وہ بار بار آہستہ آہستہ
دوزخی ملک دوزخی ملک کہہ کر
دانت پیستے تھے۔
منگل کے دن آدھی رات
ڈھلے باگلپور اسٹیشن مین ہملوگ
پہنچے۔ اسٹیشن مین اوسوقت
ایک ہو کا عالم تھا۔ سوائے چند
ضروری اہلکاران ریل اور چند
خستہ حال مسافرون کے وہان
کوئی نہ تھا۔ روشنی بھی اکثر جگہہ
کی بجھی ہوئی تھی۔ بمشکل سے قلیون
نے ایک سکنڈ کلاس کی ٹھیکہ
گاڑی کا بندوبست کیا۔ اور ہملوگ
اوسپر سوار ہوکر ایک ایسے مکان
مین گئے کہ جو باہر سے بالکل ویرانہ
معلوم ہوتا تھا اور جس کو یہان کے
اینگلو انڈین محاورے مین ڈاک
بنگلہ کہتے ہین۔ وہان کھانے کی
کوئی چیز تیار نہین ملی۔ اور ہملوگ

جو کچھ کہ ریل پر کھا کر آئے تھے اوسی
پر اکتفا کرنا پڑا۔
اوس رات کو پہلے پہل مجھے
مسٹرا سے یہ بات معلوم ہوئی
کہ اونکا خاندانی مکان سویز کے
علاقے مین کسی تاریخی اور پر فضا
بستی مین ہے۔ اور اونکے خاندان
کے اکثر ممبر شہر جونگیر مین بھی مقیم ہین
مگر اونکے اعزا اور اقارب اسس
شدت سے متعصب اور کٹے
مسلمان ہین کہ اگر اونکو یکایک
میرے تعلق کا حال مسٹرا سے
معلوم ہو جائیگا تو سیکڑ ون
طرح کی دقتین پڑ جائینگی اور
ایسے مشکلات پیش آجائینگے کہ
جنکا رفع کرنا غیر ممکن ہوگا اس لیے
مصلحت یہ ٹھہری کہ چند روز کے
لیے مین ایک مکان مین نرالا سا
مقام دیکھکر شہر بائگل پور مین ٹھہر
جاؤن اور رفتہ رفتہ مسٹرا سے
اور اونکے احباب مناسب تدابیر
اس غرض سے عمل مین لائین کہ میری
مخالفت اور عداوت پر میرے
سسرالی قرابت مند آمادہ نہ ہون
اور میرا اعلان کے ساتھ مسٹرا کے
کے ساتھ رہنا سہنا ممکن ہو۔ یہ مضامین
سنکر میرے تو رہے سہے باقی ہوش
بھی اُڑ گئے اور مین نے اپنے کو
ایک عجیب ناپیدا کنار تردد اور
غم کے دریا مین ڈوبا ہوا پایا۔
خلاصہ یہ کہ دوسرے ہی روز
ایک مکان بھی ٹھہر گیا اور مین
ڈاک بنگلے سے وہان گئی۔ اُس
روز پہلے پہل مجھ سے دو نوجوان
شریف صورت مسلمانون سے
بھی ملاقات ہوئی۔ یہ دونون صبح
کو مسٹرا سے ملنے آئے تھے
اور قرینہ سے معلوم ہوتا تھا کہ اُنکے
دوست اور رازدار تھے۔ مجھے
میرے میان نے اون لوگون سے
ملایا۔ اور اونکی شرافت۔ لیاقت
اور محبت کی بڑی تعریفین کین۔

یہ دونون نیم انگریزی اور نیم ہندستانی لباس مین تھے۔ اور انگریزی بولتے تھے۔ اونکے انداز اور اخلاق سے یہ بھی ظاہر تھا کہ شاید میرے قبل اون کو کسی یوروپین لیڈی سے ملنے کی عزت نہین حاصل ہوئی تھی۔ کیونکہ دونون ہر اخلاق کرنے اور خاطر و مدارات کے صفائی سے برتنے مین قاصر تھے۔

خلاصہ یہ کہ یہ لوگ مجھے ساتھ لیکر اوس نئے مکان مین گئے۔ وہان اوس وقت مسافرانہ ضروری سامان تھے اور اس کی بہت معذرت میرے میان کے دوستون نے کی اور کہا کہ اکثر مہذب سامان آسایش اور اسباب وغیرہ اوس شہر مین جلد میسر نہین ہوسکتے خیر مین نے اسی کو غنیمت جانا کہ تنہائی مین دو یار و مددگار بلکہ غمگسار ملے۔

دوسرے روز تک اوس مکان مین اور بھی کل سامان آسایش کا ہوگیا اور نوکر چاکر۔ بہرہ۔ خانسامان باورچی۔ مشعلچی۔ مہتر وغیرہ سب آگئے اور مین کسی قدر اطمینان سے اس مکان مین رہنے لگی۔

مسٹر اے اپنے عزیزون اور دوستون سے ملنے کے لیے پہلے اپنے گھر گئے اور وہان سے لوٹ کر مقام چونگر مین پھر آئے۔ وہان بھی شاید وہ زیادہ نہ رہے کیونکہ میری تنہائی کا خیال اونکو ضرور ستاتا ہوگا اس مکان مین میرے لیے جو سامان مہیا ہوا اس سے مشرقی امارت کی تو کیا خاک بو آتی شاید دوسرے اور تیسرے درجے کے انگریز اس طرح پر اس ملک مین رہتے ہین۔ تم خیال کرسکتی ہو کہ بعد جہاز اور ریل کے تجربون کے میرے دل پر کیا گزرتا ہوگا اور کن کن حسرت بار اور وحشت آثار تحقیقات کی کیفیتان میرے دل پر کھلتی ہون گی۔ اور

اب کیا کیا خواب پریشان مین
روز دیکھتی ہونگی۔ مگر ان تمام
سامان بے اطمینانی و تردد کے ساتھ
بھی مین استقلال اور تحمل سے
کام لے رہی ہون۔ اور تمام قسم
کی واقعی اور خیالی مشکلات اور تکالیف
کی تسکین مین سٹرا کی محبت سے
کر رہی ہون۔ معلوم نہین آیندہ
کیا سامان اس ملک مین پیش آئین
اور نئے واقعات کے کیا کیا
گل کھلین۔

مین امید کرتی ہون کہ دوسرے
میل مین تم کو ایک مطول محبت
نامہ لکھون اور مین خیال کر سکتی
ہون کہ اوس کا تم کو کس قدر
انتظار ہوگا۔ خدا حافظ۔

تمھاری
صوفیہ

مولانا آزاد کا خمستان کا بیان

خمارستان کے تہذیب یافتہ مدکیون کی تجارت کے جلسے کا سالانہ ڈنر

(روئداد)

حاضرین نکہت قرین

مسٹر مینک الدولہ۔ چیرمین۔
چسکی الملک۔ گورنر صوبہ تریاک آباد
مرزا خمار بیگ۔ راقم فوجو گزٹ
میر مہرو خان۔ منڈالین ٹنگ کانگ
سید بانبو جنگ۔ کمانڈر انچیف افواج فغفور
دھواندھار خان۔ انسپکٹر جنرل۔
چانڈو خانجات۔

مسٹر مینک الدولہ حضرات مین اپنے پلے درجے کی خوش نصیبی اور افتخار کا باعث اس کو سمجھتا ہون کہ آج میرے نصیب عزت بخش

خدمت ہوئی کہ مین آپ صاحبون
سے اپنے اُس شاہنشاہ آفتاب
نسب۔ عادل۔ انصاف گستر پُرقوت
ذی شوکت۔ اور پُرہیبت کے جام
صحت و تندرستی کے پینے کی استدعا
کرتا ہون جسکے عہدِ انصاف مہد مین
ہم لوگ کالی ناگن کو بے تکلف نگل
جاتے ہین اور وہ بدذات اور فتنہ گر
ہم لوگون کو ڈسنے اور آزار پہنچانے
کی ہمت نہین کرسکتی۔ میرے ہاتھ
مین اس وقت اُس عالی قدر بادشاہ
کا جام صحت ہے جس کی رعیت سے
بڑھ کر کسی کی رعیت منکسر المزاج
نرم طبیعت اور تہذیب یافتہ نہین
اور جس کی نیک نیتی اور پاک طینتی
کی برکت سے افیون کی سی مفید۔
نفس کُش۔ اور مفرح چیز ہم لوگون کے
استعمال مین ہے جس نے ساری
دنیا کے لوگون سے زیادہ آرام اور
تسکین اور راحت اور بے خلش
طور سے زندگی بسر کرنے کا سامان

ہم لوگون کے واسطے مہیا کردیا ہے
اور جس کی بدولت قوم حکمران نے
ہم لوگون کی جیب کا لاکھون روپیہ
پایا ہے۔ (چیرس)۔ یہ اُسی متبرک
چیز کی برکت ہے کہ ہمارے ملک
کے لوگون نے آج تک بجز اُسکی
یاقوتی رنگت کے خون کی رنگت
تک کبھی خواب مین نہین دیکھی۔
اور یہ اُسی کی کرامت ہے کہ صدہا
سال سے ہمارے کان بجز سامعہ نواز
آواز بانبو کے توپ و بندوق کی
وحشت انگیز اور ہیبت ناک اور
عافیت سوز آواز سے آشنا نہین
(چیرس) یہ اُسی پری کا جلوہ ہے۔
جس کا تصور ۱۲ بجے دن تک ہم
لوگون کو آنکھ نہین کھولنے دیتا۔
اور یہ اُسی حور کا عشوہ ہے جس نے
ہمکو ساری دنیا کی شیطانی اور نفسانی
ہوسون۔ لذتون اور خواہشون سے
بے نیاز کردیا ہے۔ یہ رحم دلی کا مادہ
ہماری قوم مین اُسی کا خاص عطیہ ہے کہ

ترکون کے بہادرانہ طور سے لڑنے
مرنے کا تذکرہ سُنکر دو دو دن تک
ہم لوگون کے ہوش پران رہتے ہین
اور یہ اُسی کی بخشی ہوئی بہادری کی
نعمت ہے۔ کہ ہمارے ہم وطن ٹناچنے
کی آواز پر دست بقبضہ ہوجاتے ہین۔
(چیرس) ہم لوگون کا عمدہ پیچ[1] لوڈرسٹر
قسم ہوم کا ایجادی بانبو ہے۔ جس کا
دھوان خطے کے خطے کو جلادے۔
اور اقلیم کی اقلیم کو خاک مین ملادے۔
ہماری مدک کا چھینٹا چشم دوربین
کے لیے مٹروٹیوز[2] کا گولا ہے۔ اور
کون آج تک اُس کی چوٹ کھاکر
سنبھلا ہے۔ (چیرس)
ہم لوگون کا خیالی جنگی جہاز ایسا
ہے جو ہمارے چین کے سمندر سے
ایک منٹ مین بحر اسود کی موجون
پر برق کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ اور
ہماری پینک کی ریل گاڑی ایسی
ہے کہ ایک لمحے مین ھزارون

سمندرون اور لاکھون پہاڑون کو
طے کرتی ہے۔ اب ہمارے ملک
مین بھی افیون کی کاشتکاری سرکاری
طور سے جاری ہوگئی ہے۔ کیونکہ
ہمارا سارا ملک اُسکا محتاج ہے۔
اور اب وہ زمان مسرت نشان
قریب ہے۔ کہ ہم لوگونکا کرورون
روپیہ ہمارے ہی ملک مین رہے گا
اور ہملوگ مالوے اور بہار کے
بار عظیم سے دائمی طور سے سبکدوش
ہوجائین گے۔ (چیرس)۔ عام تجارت
کی بھی ایسی ترقی ہمارے ملک مین
فضل الٰہی اور توجہ سلطانی سے
ہے جس کا ذکر ناگفتہ بہ ہے۔ تہذیب
اور علم بھی اندنون اوج پر ہے۔
کہ یوروپ والے بھی جس پر رشک
کرتے ہین۔ اور ایسے ایسے کامل پروفیسر[3]
لوگ ہماری یونیورسٹی مین ہین جو
برسون مراقبے مین ستارے
اور بروج کا حال دریافت فرماتے

[1] ایک قسم کی بندوق کا نام ہے ۱۲ [2] ایک قسم کی توپ کا نام ہے ۱۲ [3] کسی فن کا اُستاد ۱۲

رہتے ہین۔ خلاصۂ کلام ہر قسم کی
ترقیون سے ہمارا ملک چین اور
ممالک مفتوحۂ مغفور یہ مالا مال ہے۔
اور ہر فرقے اور ہر طبقے اور ہر درجے
کی رعایا مرفہ الحال ہے۔ اب ہم
جامِ صحت سلطانی کو نوش جان
کرجاتے ہین (چیرس)
بینڈ بجنے لگا ۵

گھو دیا حسن ترک نے ستم ایجاد و نگا
اُڑ گیا رنگ دھوان بن کے پریزاد و نگا

مرزا خمار بیگ۔ راقم فوجو گرٹ
یور ایکسلنسی جنٹلمین انڈ لیڈیز۔
میری قسمت مین آج ایسا مشکل سبق
پڑا ہے جس کے قابل حاشا اپنے
کو تصور نہین کرتا۔ اور کبھی مجھکو
اسکی امید نہین کہ مین اپنی آجکی
اس عظیم خدمت کو پوری طرح سے
اور نیک طور سے انجام دے کر
سُرخ رو اس جلسے سے نکل جاؤنگا
میری دلی مسرت اور بڑی عزت
کی یہ بات ہے کہ میرے سپرد

اُس جلیل القدر مہمان کا ٹوسٹ[۱]
ہوا ہے۔ جو آج اتنے بڑے صوبے
کا گورنر ہے اور جس کے قلم کی نوک
پر ہم لوگون کے اقبال و ادبار کا
دار و مدار ہے۔ مجھکو فقط اس کی
مسرت نہین ہے کہ میرے سپرد
ایسے عالی جاہ اور بے مثل عہدہ دار
کا ٹوسٹ ہوا ہے۔ بلکہ اسکے ساتھ
وہ قلبی شادمانی بھی ضم ہے کہ مین
اپنی خوش نصیبی سے گورنر ممدوح کا
ذاتی دوست بھی ہون۔ اور اکثر
مین نے لڑکپن مین اپنی ولایت
کی چراگاہون مین اُن کے ساتھ
چھوٹے چھوٹے سورکے خوشنما
اور خوش رفتار اور نیک اطوار
بچون کو چرایا تھا۔ جب کہ مین اور
وہ گمنامی کے سمندر مین ڈوبے
ہوے تھے۔ اُس وقت اس اعیان
رفیع الشان کے دیکھنے اور عام
لوگون کے سامنے اس حیثیت سے

[۱] جام صحت ۱۲

پیش ہونے کا تصور تک مجھکو نہین
تھا۔ اپنے معزز دوست کی ذاتی
صفتون کا بیان کرنا یہان تحصیل
حاصل ہے۔ کیونکہ آپ لوگ بھی
اُنکے ذاتی دوست ہین۔ اور اُنکے
خلق وسیع۔ سلیم الطبعی۔ تحمل۔
مہمان نوازی۔ ہمدردی۔ اور نیک
نفسی کا مزہ چکھے ہوے ہین۔ اس
لیے ضرور ہے کہ مین اُن کی قدرت
انتظام ملکی۔ اور اُسکے عمدہ نتیجون کی
طرف رجوع کرون۔ اور مشتے نمونہ
از خروارے آپ لوگون کو سناؤن
جو صفائی اور رونق کہ سررشتہ
آبکاری کی اِن کے زمان حکومت
مین ہوئی ہے ایسی کبھی آج تک
دیکھی نہین گئی تھی۔ اور صرف شراب
افیون کی تجارت کو ترقی دینے سے
اس قلیل عرصے مین تہذیب اور
علم ایسا شائع ہوا ہے کہ ہر کوچہ بازار
مین شراب خانے اور مدک خانے
کثرت سے نظر آتے ہین۔ اور اُن کے
دیکھنے سے نیک نیت آدمیون کی
آنکھون کو بڑا آرام ملتا ہے۔ ٹکس
کی تلخ گولی کو مصلحت ملکی اور خزانہ
خالی کے خیال سے حکمت عملی کی
مصری مین ملا کر اس چالاکی سے
اُنھون نے ہم لوگون کو کھلا دیا ہے
جس طرح لڑکون کو دواے تلخ شہد
ملا کر کب پیکن اور کنٹن[ه] مین اس
لطف کے ساتھ ٹکس جاری ہوا تھا
اس دوا کا ایسا اثر لوگون پر ہوا
ہے کہ ہزارون آدمی روزانہ خون
تھوک تھوک کر اس خارستان کو
گلستان بنا رہے ہین۔ یہ اُنھین کی
گرامی کونسل اور قانون خانہ ہے۔
جس نے ہم لوگون کو اس جنگلی ملک
مین ایسا محافظ صحت اور سرپرست
اطوار اخلاقی۔ قانون عطا کیا ہے۔
اور یہ ہماری ہی فوج کے تلنگے ہین
جن کے طفیل مین خمارستان کے
اکثر شہرون اور کیمپون کے نوجوان

ه چین کے شہر ۱۲

ڈاکٹرون کی تائید سے بے نیاز ہو گئے
ہین۔ گو اس سے بظاہر چین کی دوا
کے تاجرون کا نقصان معلوم ہوتا
ہے مگر غور کرنے سے وہ نقصان
خفیف اس فائدہ عظیم کا مقابلہ
نہین کر سکتا۔ یہ بھی ہمارے عالی
مرتبہ دوست کی اعلیٰ درجے کی
سرگرمی اور عرق ریزی پر دال ہے
کہ ضلع خرابہ کے کوہی لوگون کی
زبان بھی اس سے آشنا ہوئی
اور اُنھون نے بھی مغربی تہذیب
کا مزہ چکھا۔ چیف کمشنر خرابہ کی
رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ
جب سے رم[1] کو ان کوہستانی
ملکون مین مروج کیا گیا ہے۔ تب سے
سیکڑے مین بیس آدمی آگے سے
زیادہ قحط کی سختی اور خوف کو کم
کرنے کے لیے دار البقا مین نشیمن
کرتے جاتے ہین۔ اس کا کامل
یقین ہے کہ ہمارے جلیل القدر
دوست بعد انقضائے ایام خدمت
گورنری اس ملک کے جب کہ
سرسبزی اور کامیابی کا ہار گلے
مین ڈال کر اپنے وطن کو تشریف
لے جائین گے تو وہان بھی اپنے
ملک کے لیے پارلیمنٹ پیکن مین بڑا
بڑا کام کرین گے۔ اور ہوم گورنمنٹ
کی تحویل مین جتنے اعلیٰ درجے کے
تمغے اور خطاب ہین یہ سب لے
لین گے۔ حاضرین نے بڑے تپاک
سے گورنر کا ٹوسٹ پیا۔ اور
بینڈ بجنے لگا۔

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ بر آسمان نیز پرداختی

چُسکی الملک۔ (آنکھ ملتے ہوے)
ہمارے نامی گرامی لائق فائق دوست
مرزا اخمار بیگ صاحب نے مجھے
ناچیز کی شان مین جو تحسین آمیز
کلمات کہ غایت شفقت سے
اس برگزیدہ موقع پر فرمائے ہین۔
اُس کی مین جہان تک قدر کرون

[1] نام شراب ۱۲

بجا ہے - اور اس لیے مین اُن کا
جس قدر ممنون ہون روا ہے -
مین حاشا اپنے کو اُن تعریفون کا
سچا مستحق نہین سمجھتا ہون جبکا
تاج اُنھون نے میرے ناسزا وار
سر کو پہنایا ہے - مگر وہ کرتے تو
کیا کرتے - کیونکہ اس قسم کے
جلسون کی اصل غرض ہی یہی ہے
کہ ایک دوسرے کی تعریف مین
نغمہ سنج ہو اور جہانتک مبالغہ
اس بارے مین ممکن ہو کیا جاے
چونکہ انسان بالطبع بعد بڑے
بڑے اہم کامون کے کرنے اور
انجام دینے کے صلے اور داد کا
خواہش مند ہوتا ہے - اس لیے
یہ عمدہ طریقہ باہمی مرحبا اور حبذا
کے مبادلے کا میری راے مین
نہایت مفید مطلب ہے -
(چیرس) آج مین نے چودہ برس
کے بعد اس معزز جلسے مین اپنی
بغل مین اُس پرانے دوست کو دیکھا
جن کے زمان اڈیٹری مین فوجو گزٹ
نے خاطر خواہ ترقی پکڑی ہے - اور
بہت کچھ مدد گورنمنٹ تراپک آباد
کو در خصوص امورات ملکی کے دی ہے
میری حکومت اور انتظام ملکی نے
جو کچھ کامیابی اور عام پسندی
(گو وہ کیسی ہی کم کیون نہو) حاصل
کی ہے اسکی تعریف کے سننے سے
مجھے غایت درجے کی تسکین اور
شادمانی ہوتی ہے - اور واقعی
اس کامیابی کے سارے صلے
اور داد کا مین صرف مستحق نہین
ہون بلکہ اس کے بڑے حصے کے
مستحق ہمارے آنربل ممبران
کونسل ہین - جنھون نے اپنے
پختہ تجربے سے وقتاً فوقتاً
ہر سر وقت مجھکو مدد دی ہے -
اگر ایسے موقع مین اُن کی اعانت
اور امداد کو بھول جاؤن تو بڑی
احسان فراموشی ہوگی - اس وسیع
ملک کے پیچیدہ اور دقت انگیز

معاملات کا چارج جب کہ مین نے
سنہ ۱۸۹۶ء مین اپنے گرامی دوست
لارڈ جیلی یونگ سے لیا تھا۔ اُسی
وقت سے عام پسند حکمت عملی کو
مین نے اپنی کارروائیون کا ہادی
بنایا چنانچہ اُس کی طرف میرے قدیم
دوست نے اپنی تقریر جادو تاثیر
مین اشارہ کیا ہے۔ اس مملکت
کے انتظام کی باگ لیتے ہی مین نے
آبکاری کی طرف اپنی کامل توجہ
مبذول کی اور اس مین جو کچھ ترقی
ہوئی ہے اُس کا حال عام شفاخانون
یعنی شراب خانون اور چانڈو خانون
کی تعداد کے نقشون کی طرف دیکھنے
سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ افیون کا تجربہ
ہمارے ملک چین مین ساتھ کامیابی
کے ہو چکا تھا۔ اور اس لیے اُس پر
مجھے کامل بھروسا تھا۔ اور شراب
نے انگلستان کو جو فائدہ پہنچایا ہے
اُس سے میرا ذہن خالی نہ رہا۔ بارے
الحمد للہ کہ اِن دونون چیزون کے
شائع کرنے اور پھیلانے سے خاطر
خواہ عمدہ اور زود اثر ثمرہ ملا۔ افیون
نے یک قلم خونریزی۔ ڈاکے۔
بغاوت اور خانہ جنگیون کا انسداد
کر دیا۔ اور شراب نے تجارت کو
چمکایا۔ نحیف القوی آدمیون کو
ہر قسم کی محنت کرنے کی طاقت بخشی
عہدہ داران فوجداری کے
فائل کو بھاری کیا۔ کونسلیون کے
جیب و دامن بھر دئے۔ گورکنون
کی تعداد بڑھا دی۔ آیندہ قحط کا
کامل طور سے انسداد کیا۔ اور فروغ
علم و تہذیب مغربی سے اس وحشی
ملک کے لوگون کے دل و دماغ
کو نورانی بنا دیا۔ کو ہی لوگ اکثر مرض
اور زہریلی اشیاے منشیہ کا
استعمال کر کے جان دیتے تھے
اس لیے ہمارے بورڈ کے بیدار
مغز اور سرگرم افسرون نے حسب
ہدایت ہماری روشن رائے

گورمنٹ کے کوہی قوموں کو رم سے
رام کیا۔ اور اُن کی زبان کو مغربی
تہذیب کا مزہ چکھایا۔ اب یہ لوگ
خرابے کی ترائی مین تجارت کرنے
آتے ہین اور مین نے سُنا ہے کہ
حد سے زیادہ رم کو پسند کرتے
ہین۔ اور اب اُن مین خونریزی بھی
کم ہوگئی ہے۔ اور وہ لوگ دن بدن
پوس مانتے جاتے ہین۔ فقط افیون
اور شراب سے علمی۔ اخلاقی۔ اور
تجارتی ترقی ہی نہین ہوئی بلکہ آیندہ
کے لیے بلاے قحط کا شایستہ عنوان
سے انسداد ہوگیا۔ اور ساتھ اُس
کے عمدہ اصول یک کرشمہ دو کار
سے خزانۂ شاہی بھی مالامال ہوگیا۔
اور گورمنٹ فغفوریہ کے دوالا نکلنے
کا خوف جاتا رہا۔ ہم۱۔ آئین کی نسبت
پہلے دیسی اخبارون نے بہت
کچھ ناجائز شور و غوغا مچایا تھا۔
مگر اب اُس کے فوائد ستارون
بلکہ آفتاب کی روشنی کی طرح ملکی

لوگون کو نظر آنے لگے۔ اور بعد
اتنی مدت کے اُنھون نے
یہ جانا اور مانا کہ ہان حفظ صحت
عامۂ خلائق اور سرپرستی اطوار
اخلاقی خلق اللہ کے لیے یہ قانون
کیسی مجرب اور مفید اور پُر اثر دوا
ہے۔ چانڈو خانے اور مدک خانے
اور شراب خانے بے شک شفاخانے
ہین۔ کیونکہ ایک بڑے حکیم نے
افیون کی نسبت کہا ہے۔ ع
خود مرض و جملہ مرض را دوا
اور اگر اس مفید اور نفس کش چیز کے
ہزارون فائدون سے کوئی
واقف ہوا چاہے۔ تو مین اُسکے
خیال کو پروفیسر ہننگ پو کے
مشہور افیون نامے کی طرف
رجوع کرون گا۔ اور شراب کے
فوائد کے ثبوت کے لیے دلیل لانے
کی ضرورت کیا ہے صرف انگلستان
کی روزافزون ترقی کی طرف اُنگلی
سے بتا دینا کافی ہے۔ (جیمرس)

چونکہ اکثر قائم مقامان فغفوریہ کو
اس کا بہت کم موقع ہاتھ آتا ہے
کہ اپنی پبلکی اور مدکی گورنمنٹ کے
خیالات کو اُسکے ممالک محروسہ
کی رعایا کے سامنے اُس کی اصلی
ہیئت اور قوت سے پیش کرسکے
اس لیے مین اس نایاب موقع کو
بغیر دو ایک لفظ درخصوص امورات
تمدن کے کہے ہاتھ سے جانے
نہ دون گا۔ (سُنو سُنو کی آہستہ آواز)
اخبار ایک عمدہ مشیر اراکین سلطنت
کا ہی اور ایک نیک نیت تہذیب یافتہ
گورنمنٹ اور ایک نیک طینت
اور سخن شناس رعایا کو بہت کچھ
فائدہ مل سکتا ہے۔ اور ویسے ہی
اس کے ذریعے سے انواع واقسام
کی شکلین بھی انتظام سلطنت مین
واقع ہوسکتی ہین۔ اور یہ بغاوت
اور فتنہ وفساد کا ایک تیز ہتیار بھی
بنایا جا سکتا ہے۔ آج دنیا مین
ہمارے ملک چین سے زیادہ اخبار
کی آزادی کہین نہین ہے۔ مگر
ویسی آزادی خالی از مشکلات
نہین ہے۔ اور ویسی آزادی کو
ہماری مدکی گورنمنٹ ممالک محروسہ
کے لیے ناپسند کرتی ہے۔ اور
خمارستان کے نیم وحشی لوگون
کے حسب حال نہین جانتی۔ ہم لوگون
کے ممالک محروسہ کے حسب حالات
موجودہ اخبار کی آزادی کے لیے
ایک حد قائم کردی گئی ہے۔ اور
وہ حد اُسی وقت تک قائم رہ سکتی
ہے جب تک اخبار گورنمنٹ کی
بجا اور بیجا مصالح ملکی کی تعریف
کرے۔ جب تک اخبار ممالک
محروسہ کے باشندون کے حقوق
کے ثابت کرنے مین بے التفاتی
دکھائے جب تک اخبار ہر قسم
کے منحوس ٹکسون کو حسب التفا
کہے۔ جب تک اخبار چین
منڈ الیتون کی ہان مین ہان ملاتا
جائے۔ جب تک اخبار چاپلوسی

اور خوشامد ناجائز کے رنگ سے
اپنے مضمون کو رنگین رکھے جب
تک اخبار چینی لوگون کو بہشتی اور
دیسی لوگون کو دوزخی ثابت کئے
جاے۔ ہماری گورنمنٹ کی یہ بڑی
مسرت اور تشفی کا باعث ہے کہ
آج تک ہمارے چین کے اخبارونکا
لب ولہجہ بہت درست ہے۔ اور
اُنھون نے تا ایندم اُن بیش بہا
روغن قازکی ٹکیون اور پیپون کا
کہ جو اُن کو سرکار فغفوریہ سے (گرانٹس)
یعنے بلا قیمت ملتے ہین ایسی اچھی طرح
سے استعمال کیا۔ کہ اڈیٹر ان
ماہتاب نسب کے ہاتھون مین
وفاداری۔ جان نثاری۔ سلطان
پرستی۔ اور ایمان داری۔ کے
گھٹے پڑ پڑ گئے ہین (چیرس) مگر دیسی
تمارستانی اخبارون کی حالت کے
دیکھنے سے ابھی تک غایت درجہ
کی حسرت ہوتی ہے۔ کیونکہ اُن پر
کل یوم بتر کی مثل صادق آتی ہے

اور اُن کو اب تک گورنمنٹ فغفوریہ
کا منشا صاف طور سے معلوم نہین
ہوا اور وہ اسکو نہین جانتے کہ
لارڈ لینچی الٹانگی نے کس لیے اس
(سنٹوسنٹو) ملک محروسہ کو پریس کی
آزادی دی ہے۔ مین دیکھتا ہون
کہ اُن کی نافرمان بردارانہ روش
آیندہ ان کی ترقیون کی بیخ کنی
کریگی۔ اُن کو لازم ہے کہ اپنے مسن
اور تجربہ کار چینی اڈیٹر بھائیون سے
اخبار نویسی کی معززنگالی کے بکڑنے
کا اصول و انداز و طرز سیکھین اور
جو آزادی کہ اُن کو دی گئی ہے۔
اُس کا بُرا استعمال نہ کرین۔ اس
موقع پر اُن چند خاص دیسی اخبارونکا
بھول جانا اور ذکر نہ کرنا بھی بڑی
بے انصافی ہوگی جنھون نے گورنمنٹ
چین کی غرض اصلی کو پہلے ہی سے
سمجھ کر اپنے اخبارون کو روسی
اخبارون کا پرداز دیدیا ہے اور
آج تک اپنے چینی بھائیون کے ساتھ

گورنمنٹ کو راضی رکھنے اور مدد دینے
اور خوش کرنے مین کوشش بگوش اور دوش
بدوش چلے ہین۔ (حیرس) ان کی
حسن کارگزاری کی طرف سے کبھی
گورنمنٹ فغفوری غافل نہین ہے
اور یہ اُسی حُسن کارگزاری کا صلہ ہے
کہ ان کو سشتہ اعیوی سے روغن
مذکور کی مٹکیان ملنے لگی ہین اور اُنھون
نے اُس بیش قیمت روغن کو گورنمنٹ
کی عمدہ اور نیک حکمت عملی پر اس
زور شور اور جوش و خروش سے
ملا ہے کہ اُن کے ہاتھ مین آبلے نکل
آئے ہین۔ اور مجھکو امید کامل ہے
کہ مین قلیل عرصے مین اُن کے ہاتھون
مین بھی سلطان پرستی۔ وفاداری۔
اور جان نثاری کے زشت و درشت
گھٹّے دیکھونگا ٹکس کی تلخ گولی کے
کھلانے مین مجھے بھی واقعی بڑی دقت
ہوئی ہے۔ اور یہان کی رعیت جو
بدمزاج لڑکون سے تشبیہ دی جا
سکتی ہے بسبب غیر مہذب ہونے

کے اس کے نگلنے مین بہت کچھ
شرارت کرتی ہے۔ مگر ہمدرد ممبران
گرامی کونسل مین اُس خزانے کو
صحت کی حالت مین لانے والی
گولی کے کھلانے مین کامیاب ہوا
اور اب ہماری گولی رعایا کے معدے
مین فعل کر رہی ہے۔ اور بہت جلد
اُن کو ہیضہ پیش ہونے والی ہے۔
بعض صاحبون کی یہ دلیل کہ
ہوم ملیٹری خرچ کو کم کر دیا جائے
تو ٹکس قحط کی ضرورت جاتی رہے۔
کیونکہ بے انتہا روپیہ خمارستان کا
چینی مدکیون کے چھیٹون کے ساتھ
اُڑ جاتا ہے محض بے کار ہے۔
کوئی اس کو غور نہین کرتا کہ اگر
دلاوران چین اس ملک کی
حفاظت نہ کرتے تو کیا ملک
اجنبی دشمنون اور اندرونی بغاوت
کے صدمون سے محفوظ رہ سکتا۔
ابھی تک خمارستانی فوج اس قدر
لائق اور تربیت یافتہ نہین ہوئی کہ

ان پر تخمینہ کا مل کیا جاے اور یہ
باہر کے دشمن کی فوج سے لڑائی
کر سکیں - گو متعدد چاند دخانے
جو ہمارے چینی انجنیرون کے بنائے
ہوئے حصار ہین مختلف مقامات
ملک مین بنائے گئے ہین - اور وہان
چینی رجمنٹین رہتی ہین - مگر ابھی تک
اُس کثرت سے یہ خیالی قلعے نہین
بنائے گئے کہ چینی فوج کا پیکن سے
منگوانا موقوف ہو سکے - اور
ہوم ملیٹری کا خرچ گھٹایا جاے
جیسا کہ میرے دوست نے کہا ہے
مین بھی امید کرتا ہون کہ بعد مراجعت
وطن مین کبھی خارستان کو (جہان
میری عمر کا بڑا حصہ گزرا ہے) نہین
بھولون گا - اور میری توجہ کے کنار
عاطفت مین خارستانی معاملات
خدا نے چاہا تو سب سے پہلے جگہ
پائین گے - اس تقریر کے ختم
کرتے وقت ضرور ہے - کہ مین آپ
صاحبون سے معافی چاہون -
کیونکہ مین نے دیر تک حاضرین کو
تکلیف دی ہے -

بینڈ باجا بجنے لگا - ع
ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد

راقم

آزاد

فبوری ۱۸۷۸ء عیسوی

مولنا آزاد کا ولایت کا شوق

ولایت کا شوق

جناب مولنا قبلۃ الایمان صاحب
اور اُن کے فرزند رشید مرزا تہذیب
بیگ صاحب کا مکالمہ -

(ق) آج کالج نہین گئے - کیا آج
کالج بند ہے؟

(م) نہین کالج تو کھلا ہے مگر مین نے
پرنسپل کو عرضی بھیجدی ہے -

(ق) آخر کیون پڑھنے لکھنے کی
طرف سے دل اُچاٹ کیون ہوتا جاتا ہے

ایک روز کے ناغہ ہونے سے ایک
مہینے تک لڑکے کو وحشت رہتی ہے
اگرچہ مین نے (خدانخواستہ) کسی
اسکول مین نہین پڑھا مگر آخر اٹھارہ
برس تک طالب العلمی تو کی ہے اور
طریق تعلیم اور اُس کے حسن و قبح
سے تو واقف ہون۔
(م) میرا آج کالج نجانا بدشوقی سے
نہین ہے۔ بلکہ آج حضور مین ایک
نہایت ضروری گزارش کرنا ہے
جس کے لیے تنہائی درکار تھی۔
(ق) ماشاء اللہ کیا وقت نکالا ہے
کہ جب مین اکثر قیلولے مین ہوتا ہون
(م) بہت مناسب اگر حضور کے
آرام مین فتور کا گمان ہو تو دوسرے
وقت پر ملتوی رکھون۔
(ق) یہ خوش اتا کہ دوسرے روز
بھی آپ کالج سے غائب رہین خیر
اگر تکلیف ہوگی تو مجھکو ہوگی تم کو
جو کچھ کہنا ہو کہو مین پوری توجہ سے
سُننے کو تیار ہون۔ فرمائیے۔

(م) (غالیچے کے قریب دوزانو بیٹھکر)
عرض کرتا ہون۔
(ق) ہان تو پھر جو کہنا ہو صاف صاف
کہو مین سنون تو سہی۔
(م) آپ تو مجھے بدشوق جانتے ہین
مگر مجھے رات دن اس کی فکر ہے کہ
کس طرح سے میری تعلیم اعلیٰ درجے
کی ہوگی اور کیونکر مین دنیا مین عزت
اور آبرو اور نام و نشان پیدا
کرسکون گا۔ سب سے زیادہ مجھے
اپنی تعلیم کا خیال ہے۔ جس کے
ناقص اور ناتمام رہنے سے مین ہمیشہ
دنیا مین ذلیل و خوار رہون گا۔
(ق) خیر معلوم ہوگیا مطلب سعدی
دیگراست اب تمھارے دماغ مین
بھی اُس مالیخولیا کا مادہ موجود ہوگیا
ہے جس نے بہت سے نوجوان
مسلمانون کو آج کل خراب اور
تباہ کر دیا ہے اور بہت سے کندۂ
دوزخ بن چکے ہین۔
(م) اے حضور میری گزارش پہلے

سُن لی جائے پھر جو کچھ خیال مبارک
مین آئے ارشاد ہو۔
(ق) کیا خوب تانت باجی راگ بوجھا
آپ صرف گٹ پٹ انگریزی پڑھ کر
مجھے فقرہ دیا چاہتے ہین۔ ارے
میان یہ وہ خیال ہے جو سلّم اور
شفا اور اشارات کے اوراق کے
اندر سرگرم سیر رہتا ہے۔ یہ تمھارے
آلو خور بیکن اور ہملٹن کا خیال نہین
کہ ایک موٹی سی بات کے بیان کرنے
اور سمجھانے مین جزو کے جزو سیاہ
اور پھر بھی مسئلہ لاینحل کا لاینحل۔
(م) حضور میرے مطلب کے سننے
کے قبل ہی اپنی قوت متخیلہ کے زور
سے ایک خیالی بات کو اپنے
ذہن مین جگہہ دے کر مجھسے برافروختہ
ہو گئے یہ تو سراسر انصاف کے خلاف
ہے اور بھلا میری یہ مجال ہے کہ
حضور سے کسی دوسری قسم کی بات
کرون۔
(ق) نہین نہین تمھاری تمہید سے
بو آتی ہے کہ تمھارا دماغ گندہ اور
پراگندہ ہو گیا ہے۔ اور تم یہ سمجھتے
ہو کہ باوجود ہزارون روپیہ خرچ
ہونے کے بھی تعلیم اچھی نہین ہوتی
کیون ہے نہ بات؟
(م) ہان البتہ اصل مطلب مین تو
شک نہین مگر عنوان بیان مین بڑا
فرق ہے جس سے میرا مطلب بالکل
کچھ کا کچھ ہو گیا ایک طرح سے بالکل
الٹ پلٹ گیا۔
(ق) اُلٹا پلٹا! ارے میان جو علم
تحصیل کرتے ہو اُس کا اُصول ہی
الٹا پلٹا ہے پھر تمھارا مطلب کہان
سے مسلسل اور مربوط ہو اتنے بڑے
علم کے لیے چار ورق کا قاعدہ وہ
بھی ایسا سٹرپل اور غیر مسلسل کہ ہر
قاعدۂ کلیہ دس سطر کے بعد ٹوٹ
جاتا ہے۔ معقولات جس کے بغیر
انسان کی عقل کی صفائی غیر ممکن ہے
اور جو سارے علوم کی تحصیل کا بڑا
بکار آمد آلہ ہے اُسکا وجود تک انگریزی

مین نہین - اور سُنا ہے انگریزون کا
ایسا خیال ہے کہ معقولات کے پڑھنے
سے آدمی مجنون ہو جاتا ہے - ہان
یہ شاید انگریزی منطق کی تاثیر ہو تو
تعجب نہین - ہزارون اسکولی
لونڈے تو میری رای مین بیشک
دیوانے ہین -

(م) حضور باتین کیا کرتے ہین گویا
سلّم کے کسی مشکل مقام کا درس دے
رہے ہین - اگر میری گزارش سُننا
منظور نہین تو صاف صاف فرمادیا
جاے تاکہ مین اپنے کسی اور شغل مین
مصروف ہون -

(ق) یہ کس نے کہا کہ مجھے تم سے
بات کرنی منظور نہین مگر اُس کے
ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ مین تمھاری
ہر بات کا کامل اور معقول اور پورا
جواب دون - ہان کیا تمھارا مطلب
یہ ہے کہ تمھاری تعلیم زبان انگریزی
کے لیے مکالے اور ملٹن اور
بائرن کی روح روز آیا کرے
اسکے سوا تو تمھارے خیالات کے
مطابق کوئی شکل تمھاری عمدہ تعلیم
مین نظر نہین آتی -

(م) بندے کے کلام سے کہین بھی
اس بات کی خواہش مترشح نہین
ہوتی کہ مین غیر ممکن اشکال اپنی تعلیم
کی سوچتا ہون - اور معلوم ہو تو حضور
کو کیونکر معلوم ہو کیونکہ ابتک
تو عرض مطلب کی فرصت ہی غلام
کو نہین ملی -

(ق) اچھا کہو مگر صاف صاف اور
سچ سچ کہو اور نئی روشنی کے پیچ
پاچ کو بالاے طاق رکھو کہ اب مین
ہمہ تن گوش ہون -

(م) عرض یہ ہے کہ اب ہر روز
زمانہ ترقی کرتا جاتا ہے اور دنیا کا
رنگ بدلتا چلا جاتا ہے - جو بات
کل تھی آج نہین جو کل ہوگی پرسون
نہین - میری تعلیم مین حضور کی طرف
سے کسی قسم کی بے توجہی اور پہلوتہی
نہین ہوتی بلکہ حضور نے بڑی

سیر چشمی سے میری تعلیم کا خرچ
دیا ہے اور ہندوستان مین جس
قسم کی عمدہ تعلیم کا سامان موجود
ہے وہ مین پا رہا ہون - مین نے
انٹرنس کا امتحان پاس کیا اب کی
سال انشاء اللہ ایف - اے - بھی
دونگا مگر مین سوچتا ہون - بی اے
یا ایم - اے - بھی ہو گیا تو کون سی
بڑی بات ہوئی اور کیا خصوصیت
حاصل ہوئی کیونکہ آج کل گلی گلی
بی - اے اور ام - اے مارے
مارے پھرتے ہین کوئی پوچھتا
تک نہین - بی - اے - ہیڈ کانسٹبل
ہین - بی - اے - مُرمُرے کی دوکان
کرتے ہین - بی - اے کپڑے
دھوتے ہین -

(ق) یہ تو کچھ فقط تمھارے ہی واسطے
نہین بلکہ مرگ انبوہ جشنے دارد کا
معاملہ ہے - طریق تعلیم کا نقص اور
تم لوگون کی بے توجہی اسکا سبب
ہے کہ یہ سب سامان ادبار انگریزی
کے علما کے لیے ہے - گورنمنٹ
کا بھی اس مین کچھ قصور نہین - گورنمنٹ
نوکری دے تو کتنون کو دے -
ہر سال سیکڑون طلبا پاس کرکے
نکلتے ہین - پھر کس کس کو نوکری
دیجاے - اور سب پر طرّہ تو یہ ہے
کہ ان لوگون کو لیاقت ہی نہین
استعداد ہی نہین فقط طوطے کیطرح
چند کتابین رٹ لین امتحان دیدیا
اور پاس ہو گئے اور دو چار حروف
کی دُم نام کے ساتھ لگ گئی - لیاقت
کا یہ حال ہے کہ گھر کی چٹھی صحیح نہین
لکھی جاتی - تا بمعاملہ نگاری چہ رسد
اسکی پوری تصدیق خود تمھاری
لیاقت سے ہوتی ہے کہ نو برس
پڑھنے کے بعد بھی تم سے ایک
تحریر لکھی نہین جاتی - ایک صفحہ
کسی کتاب کا ترجمہ نہین ہو سکتا -
ہم تو تمھارے سن مین شرح تہذیب
پر حاشیہ لکھتے تھے -

(م) خدا حضور کو سلامت رکھے

اب مجھے گزارش کرنے کی ضرورت نہین جو کچھ مین عرض کرتا۔ اُسکو تو حضور ہی نے بڑی شرح و بسط اور شد و مد سے بیان فرما دیا۔

(ق) نہین نہین مین نے جو کچھ کہا ایک ڈبل انگریز سے سُنا تھا تم کو لازم ہے کہ اپنا مطلب خود بیان کرو۔

(م) جیسا حضور نے فرمایا یہان کے طریق تعلیم کا نقص توظاہر ہے۔ اور یہان اور بھی دو چار برس اگر ہم اوقات ضائع کرین گے تو کیا ہوگا۔ اب ہندوستان مین انگریزی کی تحصیل بجز تضیع اوقات کے اور کچھ نہین ہے اور اسلیے بڑے بڑے لائق فائق اور عالی مرتبہ مسلمانون نے اپنے لڑکون کو ولایت بھیج دیا ہے اور ہر مہینے لوگ ولایت چلے جاتے ہین۔ اب ولایت کا سفر بھی نہایت سہل ہے اور خرچ بھی بہت کم۔ اس غلام کی بھی یہ خواہش ہے کہ اب ولایت جاے اور وہان جاکر تحصیل کرے مگر یہ تمنا بغیر حضور کی توجہ اور مرضی کے پوری نہین ہوسکتی۔

(ق) ولایت! تعلیم! اور نوجوان مسلمان! اُف اوہ اب عقدہ کھُلا کیون مین تو پہلے ہی تمھارے مطلب کو تاڑ گیا تھا اور میرے خیال مین یہ بات آچکی تھی کہ تمھارے دماغ مین جس مین بجز چونے اور گوبر کے اور کچھ نہین ہے وہی زہر آلود مالیخولیا کا مادہ سما گیا ہے۔

(م) حضور پہلے میری اس معقول گزارش کو غور کرین پھر جو خیال شریف مین آئے فرمائین۔ اور یون تو ناحق کا غصہ انصاف و خردمندی کے خلاف ہے۔

(ق) انصاف! خردمندی! اور غور! یہ بھی کوئی مشکل مسئلہ حکمت ہے کہ اسکے سمجھنے اور حل کرنے مین مجھے کسی قدر دقت

وقت کی ضرورت ہو - چھ برس ہوے
کہ مین نے اس مسئلۂ سفر ولایت
کو چھان بین کے رکھدیا ہے - اچھا
بیان کرو کہ سفر ولایت اور وہان
کی تحصیل انگریزی مین کیا کیا فوائد
ہین جو ہندوستان مین میسر نہین
ہان یاد رکھو میری خواہش یہ ہے
کہ تمھارا حوصلہ باقی نہ رہ جاے
اور تم یہ نہ سمجھو کہ مین اپنے جابرانہ
حکم سے تمھارے خیال غلط کو دبایا
چاہتا ہون بلکہ مین ہر بات کے
فیصل کرنے مین آزادانہ اور انصاف
مندانہ اور حکیمانہ مباحثہ کو پسند
کرتا ہون گو کیسا ہی ادنی شخص
کیون نہو -
(م) بے ادبی معاف ہو تو اس
خصوص مین اپنے خیالات و دلائل
عرض کرون -
(ق) (مسکرا کر) بسم اللہ -
(م) ولایت مین جانے سے آدمی
سیول ہو سکتا ہے کونسلی بن سکتا ہے

اسکے سوا اور بھی بعض اعلی درجے
کا علمی امتحان دے سکتا ہے - علم
معدنیات اور علم ریاضی بخوبی سیکھ
سکتا ہے - انگریزی کے فن ادب
مین کمال حاصل کرسکتا ہے - قدرت
تحریری و تقریری کامل درجے کی
ہوتی ہے - آزادی مزاج مین آجاتی
ہے - اطوار اخلاق کی مرمت ہوجاتی
ہے - عالی ہمتی سے دماغ بھر جاتا ہے
صحت مین ترقی ہوتی ہے - تجربے
مین پختگی آتی ہے -
(ق) خیر ولایت جانے کے فوائد
کی جو یہ لمبی چوڑی فہرست تم نے
دی اسمین سے تم نے کیا پسند
کیا ہے اور کس قسم کی تعلیم کے لیے
تم ولایت جانا چاہتے ہو؟
(م) مجھے چونکہ سرکاری نوکری پسند
نہین اور چونکہ آزادی کا عاشق ہون
اس لیے میری نیت یہ ہے کہ مین
کونسلی بنون اور پیشۂ وکالت کو
اختیار کرون اور ساتھ ہی اس کے

بحالت قیام لندن مین فن ادب
مین بھی اچھی دستگاہ بہم پہنچاؤن
(ق) وکالت کا امتحان کیا
ہندوستان مین نہین دے سکتے؟
عمدہ انگریزی کا یہان رہ کر سیکھنا
کچھ غیر ممکن ہے؟ کونسلی بنے سے
کیا کوئی پر سرخاب لگ جاتا ہے؟
جو ولایت جاتا ہے وہ کیا علامہ
بن کر آتا ہے؟ کیا کسی نے ہندوستان
مین رہ کر وکالت مین فروغ نہین
پیدا کیا؟ کیا کسی وکیل نے لاکھ دو
لاکھ سال نہین کمایا؟ کیا تمھارے
خیال کے مطابق علم ادب کا جاننے
والا کوئی ایسا انگریزی دان نہین
جو ولایت نہ گیا ہو؟
(م) کونسلی سے اور وکیل سے
بڑا فرق ہے۔ ع۔
چہ نسبت خاک را با عالم پاک
یہان کا وکیل ہزار لائق ہو مگر کونسلی
کی سی ہمت کہان سے پائے گا
اور وہ آزادی کہان سے لائیگا۔

انگریزی جسکو کہتے ہین وہ بغیر ولایت
گئے آہی نہین سکتی۔ یون گٹ پٹ
بولنا اور سٹر پٹر لکھنا کس کو نہین آتا
کونسلی لوگ ججون اور مجسٹریٹون کو
دھمکا دیتے ہین۔ بھلا یہ بات وکیل
سے کہین ہو سکتی ہے۔ قانونی تعلیم
کی تکمیل بغیر لندن مین جا کر لکچر سنے
ہوئے ممکن ہی نہین۔ یہان کے
وکلا کیا خاک قانون جانتے ہین
جو لوگ کہ ولایت سے آئے ہین
اُنکی انگریزی تقریر نہایت شستہ
اور اُنکی تحریر پختہ اور با محاورہ
اور پرزور ہے۔ اب بھلا حضور
ہی خیال کرین یہ فوائد کیون کر
ہندوستان مین حاصل ہو سکتے
اور جو شخص ایسا خیال کرے یہ
اُس کی غلط فہمی ہے۔ ولایت
ولایت ہی ہے اور ہندوستان
ہندوستان ہی۔
(ق) (غصہ ہو کر اور ہاتھونکو ٹیک
کر) ہان تمھاری کرسٹانی کی تکمیل

باقی ہے اور تم اب تک باضابطہ کرسٹان نہین بنائے گئے۔ گویا تمھاری کرسٹانی مین جو کم کی کسر ہے اُس کی تکمیل کے لیے اسقدر دور جانے کی ضرورت کیا ہے ہندوستان مین بھی سیکڑون گرجے ہزارون مشن اسکول ہین۔ وہان بھی یہ بات بہ آسانی حاصل ہو جائے گی پھُندنے والی ٹوپی تم پہنتے ہی ہو۔ دُم کتری کُرتی بھی زیب بدن رہتی ہی ہے پتلون بھی ڈٹا ہی ہوا ہے بوٹ بھی تم ایسے رنگ کا پہنتے ہی لگے ہو جیسے کافر کا نامہ اعمال چُرٹ بھی پیتے ہی ہو۔ پھر اب اور کیا باقی رہا جس کے حاصل کرنے کو میرا دس ہزار روپیہ برباد کروایا چاہتے ہو۔

(م) حضور آداب مباحثہ سے گریز فرماتے ہین کیونکہ خارج کی باتون کا مباحثے مین داخل کرنا داب مباحثہ کے خلاف ہے اور حضور سے میرا کچھ کہنا صاف حکمت بہ لقمان آموختن ہے۔

(ق) کیون نہو شاباش اب ایک آپ ہی تو آداب مباحثہ کے جاننے والے رہ گئے ہین اگر یہ بھی ہوتا تو مجھے تسکین ہوتی تمھارے یا تم جیسے اور نیم کرسٹان اور کند ذہن لونڈون کے ولایت جانے سے کیا فائدہ ہے

خرِ عیسیٰ اگر بمکہ رود
چون بیاید ہنوز خر باشد

جن لوگون کو اپنے بزرگون کے نام ونشان کو مٹانا اپنے کو مورد لعن خلق اللہ بنانا اپنے بزرگون کی روح کو ستانا منظور ہو وہ شوق سے اپنے اپنے فرزندون کو ولایت بھیجین بفضلہ تعالیٰ وبعونہ تعالیٰ مجھ مین اب تک جوش ایمان باقی ہے اور مین سچّا اور پکّا مسلمان ہون مجھے حاشا اس کی خواہش نہین کہ اپنی اولاد کو دیدہ و دانستہ جہنمی بناؤن اور مالک دوزخ کے

حوالے کرون۔

(م) حضور غصے مین نفس مطلب سے گریز فرماتے ہین۔ واقع مین ہمارے دلائل کی کوئی تردید حضور سے نہین ہوسکی۔

(ق) دلائل یا اور تردید! اور تم! سنو یہ سیکڑون کونسلی انگریز اور بنگالی کیون خاک چھانتے پھرتے ہین۔ اور کیون پالکی کا خرچ تک ان غریبون کو نہین ملتا! کیون یہ لوگ دس دس روپے مین علی پور اور پولیس کورٹ کلکتہ اور سیالدہ مین دوڑتے پڑے پھرتے ہین۔ کیون ایک ایک مختار کی خوشامد کرتے کرتے انکی زبان خشک ہوتی ہے یہ لوگ کونسلی ہین یا کوئی دوسری چیز ہین؟ جس آزادی کو تم پیٹتے ہو وہ آزادی ولایت جانے وہان پڑھنے وہان رہنے سے نہین ہوتی اور نہ قانونی تحصیل کرنے سے۔ ورنہ اگر وہی بات ہے جو تم کہتے ہو تو بنگالی کونسلی کسی ضلع کے مجسٹریٹ کو کیون نہین دباتے۔ میان قومی تاثیر ہے جسکے سبب وہ آزادی آتی ہے اور تم اپنی خام خیالی سے اُس کو تعلیم کا نتیجہ سمجھے ہوے ہو۔ لکچر اور نیچر ان لفظون کو سنکر مجھے غصہ آتا ہے۔ یہ الفاظ ہین یا معدن شرارت یہ الفاظ ہین یا کان خیانت اگر بے لکچر سنے کوئی لائق نہین ہوتا تو بتاؤ راما پرشاد رائے دوار کا ناتھ متر کہ جنکے نام سے پیشہ وکالت و عدالت قانون دانی لسانی اور بلاغت و فصاحت کو عزت ہے کون سی ولایت گئے تھے کب کونسلی بنے تھے کس دن کا لاجبہ پہنا تھا کون سے کونسلی صاحب ان کا مقابلہ کرسکتے تھے۔ اس کو جمہور نے قبول کرلیا ہے کہ جسٹس دوارکا ناتھ متر کا سا قانونی دماغ کسی کونسلی کے نہین تھا پھر بتاؤ انھون نے کمایا تھا یا نہین یہ انگریزی جانتے تھے یا

نہین ان کی تقریر پر حکام ہائی کورٹ عش عش کرتے تھے یا نہین اور اب بھی بابو کالی موہن داس چندر مادھپ بوس لوی نی موہن راے اور مولوی محمد یوسف یہ لوگ سیکڑون کونسلیون سے زیادہ مقرر اور زیادہ معاملہ فہم ہین یا نہین اور انکی آمدنی کا رشک بڑے بڑے کونسلی کرتے ہین یا نہین اور یہ بھی انگریزی دان ہین یا نہین - اِن مین سے ہر شخص دو چار کونسلی مول لے سکتا ہے - نوکر رکھنے کا کیا مذکور - ہان اب رہی انگریزی دانی - ڈاکٹر راجندر لال متر بابو شمبھو چندر مکرجی آنریبل کشٹو داس پال سی - آئی - ای ریورنڈ لال بہاری یہ لوگ کون سی ولایت گئے تھے ؟ ولایت سے جو لوگ تحصیل کر کے آئے ہین اُن مین سے کس کو اسکی ہمت ہے کہ انکے سامنے قلم

ہاتھ مین لے یا زبان کھولے - اِن کی تصانیف تحریرون اور لکچرون کو بڑے بڑے قابل حکام یہان اور ولایت اور ممالک فرانس اور جرمن وغیرہ مین بنظر استفادہ دیکھتے ہین - کیا اِن لوگون کی تحریر شستہ اور تقریر بامحاورہ اور پختہ نہین ؟

(م) اِن لوگون کی طبیعت مین ایک ازلی استعداد اور تیزی اور ذہانت کا ایک فطری مادہ تھا - یہ لوگ معمولی آدمی نہین ہین - ایسے کیا سب لوگ ہوتے ہین اور کیا تنے چند کے ایسے لائق فائق ہونے سے کوئی نظیر ہو سکتی ہے -

(ق) ازلی استعداد کیا یہ تو پُرانی ہندوستانیون کی بات ہے اسپر دنیا کے نئی روشنی والونکا تکیہ اور عقیدہ نہین ہے مین اس انگریزی مثل پر عمل کرنے کہتا ہون (جو کچھ آدمی نے

کیا ہے آدمی کر بھی سکتا ہے) کیون
یہ انگریزی ہی مثل ہے نہ ؟ دیکھو
تمھارے ہی اصول سے تمکو قائل
کرتا ہون۔جن لوگون کا ذکر ہوا اُن
مین سے چند آدمی تو اوسط درجے
کی طبیعت رکھتے ہین مگر جفا کشی محنت
اور غیرت سے سب کچھ ہوتا ہے
انکے سوا بھی سیکڑون ہین جنکے
نام سے ایک کتاب بھر سکتی ہے
اور تم خود اُن لوگون کو جانتے ہو
پس تنے چند کہان رہے یہ نمبر
سیکڑون سے بڑھا ہوا ہے۔
کہان ہو دنیا کی خبر بھی ہے ؟
(م) خیر کونسلی نہ ہوے نہ سہی سویلین
تو ہونگے یہ ایک بڑی عزت کی
نوکری ہے اور یہ عہدہ دولت
خیز بھی ہے۔
(ق) (حقارت آمیز ہنسی) ہا! ہا! ہا!
کیا خواب دیکھتے ہو۔ ہو کہان عقل
کی دوا کرو قاعدے کے مطابق اب
سویلین ہونے کا تمھارا سن کہان ہا

کیا خوب اب آپ بڈھے ہوکے
سویلین ہون گے۔ولایت کے
خردمندون نے وہ راستہ ہی
بند کردیا۔اب سویلین ہونا کارے
دارد۔انگریزی دانی کا دعوے اور
یہ بےخبری افسوس! افسوس!
(م) کچھ ہو مگر سویلین کی عزت تو
بڑی ہے۔
(ق) ارے او بےوقوف سویلین
کی عزت نہین ہے قوم کی عزت
ہے۔ہم اور بہت سے نواب رادے
ایک تازہ وارد ولایتی صاحب
اسسٹنٹ کو بیس مرتبہ خوشامد
اور خوف سے حضور اور خداوند
کہین گے مگر تم اگر سویلین کے باپ
ہوکر بھی آؤگے تو تمھاری کوئی
ہندوستانی دیسی تعظیم کبھی نہین
کرے گا اور یہ سراسر ایک امر طبعی
ہے۔کیا کوئی سویلین بابو اس کی
امید کرسکتے ہین کہ کوئی دیہاتی
بنگالی اُن کو دیکھ کر باپ رے کہکر

خوف سے الگ ہو جائے گا اور
جھک کر فرشی سلام بجا لائیگا۔ جب
یہ نہین تو سِول سروس کو سلام ہی
سلام ہے۔
(م) خیر انجنیرنگ سیکھین گے۔
(ق) یون کہو کہ گز ہاتھ مین لے
شولے کی ٹوپی سر پر رکھ ایک خچر پر
سوار ہو کر جنگل اور صحرا کی خاک
چھانوگے۔ کیونکہ انجنیرون کا تو یہی
کام ہے۔ اگر ارادہ ہے کہ سڑک
بناؤ تالاب کھدواؤ یا خانہ صاف
کرتے پھرو (گو اپنے ہاتھ سے نہین)
البتہ اس سے زیادہ ناموری اور عزت
کی اور کون سی بات ہوگی۔ ہان اس
خدمت مین ایک فائدہ اور ہے۔
کوٹ پتلون پہننے کا اکثر موقع ملے گا
پھبتیون کی دولت مفت ہاتھ
آئے گی۔
(م) خیر یہ بھی نہین تو علم معدنیات
حاصل کرنے مین کون نقصان ہے۔
(ق) نہین معلوم کون سی بڑی

سلطنت کے آپ مالک ہین کہ ہزارون
معادن آپ کی سلطنت مین ہون
اور اُن سے روز سونا چاندی
جواہرات نکالین۔ ہان ایک فائدہ
ہوگا کہ رانی گنج مین جو کولے کی کانین
ہین وہان کسی کان کے منیجر یا انجنیر مقرر
ہوجاؤگے اور اس عزت بخش
خدمت کے ملنے سے آبا و اجداد کا
نام خوب روشن ہوگا۔
(م) ان باتون کا جواب تو میرے
پاس نہین ہے مگر مین نے اور چند
فوائد سفر ولایت اور تحصیل لندنی
کے بیان کئے اُن مین سے چند
باتون کا جواب تو آپ سے نہو سکا
اور وہ باتین بھی مدلل باتین ہین۔
(ق) گھبراؤ مت ابھی اُن فوائد کی
کیفیت بھی بیان کئے دیتا ہون
ذرا سا دم لینے اور حقہ تو پینے
دو۔ ..... (تھوڑی دیر بعد) اگر حفظ
صحت کے خیال سے وہان جانا ہے
دارجلنگ مین سردی بھی خوب ہے

آلو بھی کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے چاے کی کھیتی بھی ہوتی ہے جو ولایت مین نہین۔ اطوار اخلاقی کی مرمت کے لیے مغربی پادری کا کل گھر (یعنی کالج) موجود ہے وہان چلے جاؤ سیکھ جاؤ گے اور خرچ بھی کم ہو گا بقول شخصے کم خرچ بالانشین۔ باقی رہا تجربہ تو تجربہ کسی ملک کے لیے خاص نہین ہر جگہ آدمی کو حاصل ہو سکتا ہے۔

(م) خیر آج تو فدوی حضور کی مدلل تقریر کی تردید کرنے سے قاصر ہے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے احباب سے صلاح اور تحقیق کر کے پھر کسی روز اس خصوص مین گزارش کرے گا۔

(ق) صلاح و تحقیق کیا خود اُن احباب کو میرے پاس لے آؤ مین اُن کی بھی تشفی کر دون گا۔ دس ہزار بلکہ بارہ ہزار خرچ تعلیم ولایت سے یہ مبلغ کثیر ایک آدمی کو اُمیر بنا سکتا ہے۔ اگر دس ہزار یا بارہ ہزار روپے سے کوئی تجارت شروع کرے یا اس مبلغ خطیر کو سود پر لگائے تو عرصۂ قلیل مین اسقدر نفع ہو کہ سوپلین اور کونسلی کو برسون مین بھی نہو اور علاوہ اسکے آزادی بھی ہے جس کے تم عاشق ہو (سکراکر) بسم اللہ تجارت کرو اور جس دن اور جس بنک مین کہو یہ روپیہ تمھارے نام سے جمع کر دون ہندوستان کے نوجوانون کو اس قسم کی اولوالعزمی کہان۔ اُنھون نے تو بس ایک ولایت جانے پر ساری دنیوی ترقی کا مدار سمجھ رکھا ہے جو محض ایک خیال خام ہے۔ ایک ایک نیل والا فقط ہزار دو ہزار روپے اور چند کوٹ پتلون کے زور پر ہندوستان کی تجارت کی بدولت دولت مند بنکر چلا جاتا ہے اور ہم لوگون کی ساری دولت سمیٹ لیجاتا ہے۔

(م) ہان مجھے بھی اب حضور کی یہ
تحریک پسند آئی کہ کیون ہم لوگ
تجارت نہین کرتے ہین اور واقعی
اس سے بڑھکر آزادی کا کوئی وسیلۂ
روزگار دنیا مین نہین ہے۔

(ق) اگر کچھ مردانگی اور اولوالعزمی
کا مادہ ہے تو میدان تجارت مین
کمربستہ ہو کر نکلو اور پھر ترقی کا
تماشا دیکھو۔

(م) بہت خوب مین اپنے احباب
سے شوریٰ کر کے عرض کرون گا۔

(ق) ع۔
عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است ۱
اپریل ۹۰ء

راقم
تیغ بے نیام

مولنا آزاد کا سفرنامہ

سفرنامہ مولنا آزاد

سویز۔ ۳۔ سپٹمبر ۸۸ء

جہاز میرزاپو کمرہ نمبر ۱۲۲ پہلی کلاس

میرے پرانے اور مہذب دوست
مولنا آزاد یہ پنچ آپ اس تحریر کے
عنوان کو دیکھکر اسقدر متحیر ہونگے
جس قدر میرے اور پرانے
خیالات کے احباب ایک مدت
سے آپ کے سامعے پر باوجود بعد
مسافت کے بھی مغربی خیالات
اور نئی روشنی کے برگزیدہ
اصول کے اس جھرنے کی آواز کا
اثر ہوتا رہا ہے جو میرے دماغ کے
فیض سے جاری ہے اور آپ کو
یہ معلوم تھا کہ کسی نہ کسی روز بندہ
پگڑی و گڑی سنبھال بیگ و بیگ لے

سیاحی یورپ کا تمغا اپنے سینے پر
لگاپی اینڈ او کمپنی کے کسی دخانی
جہاز پر ٹیابرج (گارڈن ریچ) سے سوا
ہو جائیگا اور تمام ہند علی الخصوص
ممالک مغربی و شمالی مین میرا نام
مثل ستارۂ ہند کے تابان و درخشان
ہونے کے چمکے اور دمکے گا۔ آپ کو
جہان میرے سفر یورپ کا یقین
ہوگا میرے بڑھاپے اور ضعف
اور تعلقات خانگی وغیرہ کا بھی خیال
ہوتا ہوگا اور کبھی کبھی ضرور آپ
اپنے دل مین یہ بھی کہتے ہونگے
کہ کہان سے وہ شعلہ بابرا اور کسل
سوز حرارت اور پھرتی مجھ مین آجائیگی
کہ مین ایسے مشکل سفر کے اختیار کرنے
کی ہمت کر گزرون گا۔ بارے الحمد للہ
کہ قادر مطلق کے فضل سے منزل
مقصود کی نصف راہ طے کر چکا ہون
یہان تک آتے آتے جو کچھ میری
آنکھون نے دیکھا اور جو کچھ میرے
تجربے مین آیا اُس کو آپ کو دکھائے

اور سُنائے اور اُس سے اپنے ہم قومون
اور ہم وطنون کو فائدہ اندوز ہونے
کا موقع دئیے بغیر اب مجھ سے رہا
نہین جاتا۔ چونکہ آپ اور مین دونون
ہی ازل کے اولڈ فیشن کے بد تہذیب
مکتب مین ہم سبق تھا اور بعد
اُس کے دنیا مین بھی ایک زمانے
تک دونون کے خیالات کا فوارہ
ایک ہی رنگ سے اُچھلتا رہا اس لیے
آپ کو تو میرے سوانح عمری پر کما
حقہ آگہی حاصل ہے مگر مین اس مقام
پر چاہتا ہون کہ عام ناظرین پنچ کے
لیئے کچھ تھوڑا سا حال اپنے اس
سفر یورپ کے اختیار کرنے کا آپ
کی اجازت سے لکھون تاکہ اُن کو
معلوم ہو جائے کہ مجھ سا دقیانوسی
اور متعصب پُرانے اسکول کا ایک
ستون اعظم کیون کر یکایک گریبان
چاک کر کے سفر یورپ کے عشق مین
دیوانہ بن گیا اور یکایک سُستی کو
چستی۔ تاریکی کو روشنی تعصب کو

آزادی۔ ذلت کو عزت۔ نحوست کو
اقبال مندی۔ پاجامے کو پتلون چپکن
کو کوٹ۔ کرتے کو قمیض۔ کلاہ مخملی کو
شولے کے ہیٹ[1]۔ دلی وال ناگوری
کو ولایتی بوٹ تسبیح کو (پیچ) کے ڈنڈے
پیری کو جوانی۔ تن آسانی کو ورزش
جسمانی۔ بی بی کی صحبت کو میم دیکھنے
کے شوق و تمنا۔ عزیز و اقارب کی
الفت ناجایز کو مردانہ سنگدلی۔
پرانی روشنی کی نحوست بار گٹھری کو
مغربی خیالات کے اقبال ریز بیگ سے
بدل کر کیونکر ایک ہی غوطے مین
نہر سویز کے اندر داخل ہوگیا جب کہ
مین نے نئی روشنی کے نامہ و پیام
کے ذریعے سے آپ کے اخبار
گہربار کے میدان صفحات مین
اپنے پاکیزہ اور سنجیدہ اور پاک
اور برگزیدہ خیالات کی نہر کو
بہنے کی اجازت دی تھی اُن ہی
دنون میرے دماغ کی تیرہ و تار اور

ادبار بار کوٹھری مین ایک شعلہ
نئی روشنی کا بڑی دقت سے
داخل ہوا تھا اور اُن ہی دنون بندہ
حضرت مولٰنا و سیدنا و مجتہدنا
نجم الہند صاحب کی تصانیف
پڑھنے لگا تھا۔ مگر اُس وقت اپنی
کہنہ سالی کے سبب سفر یورپ کے
بے انتہا فوائد سے بہرہ اندوز ہونے
سے بالکل مایوسی تھی اور وہ مایوسی
بجا تھی کیونکہ تب تک یہ معلوم
نہ تھا کہ خیالات مغربی کی پرتاثیر
اسپرٹ[2] مین کیا جادو اثر اور کیا
حیرت انگیز زور ہے۔ اُس سال گو
میری عمر ساٹھ سے زیادہ نہ تھی مگر
چونکہ اُسکے قبل تک کبھی مین نے
حفظان صحت کے قواعد کے
جاننے اور برتنے کا موقع نہین پایا
تھا۔ اس سے میری صحت مثل
ایک خستہ نان خطائی کے تھی
اور چارپائی سے مشکل سے اُٹھ

[1] انگریزی کا ٹوپ ۱۲ [2] روح شراب ۱۲

سکتا تھا۔ یعنی ہر وقت ایک دوسرے
شخص کی مدد کا محتاج تھا۔ سب سے
پہلے اپنی غذا کا باضابطہ بندوبست
کیا یعنی ایک مگ باورچی پوشیدہ
طور سے نوکر رکھا۔ چھ ہی مہینے مین
بعنایت ایزدی ایسی طاقت آئی
کہ تمام جھریان غائب ہوگئین اور
گاڑی مین سوار ہو کر دن مین ایک
مرتبہ بلکہ اکثر دو مرتبہ اُس جان پرور
اور روح افزا صحت کے گرجا گھر
مین جانے لگا جس کو آپ لوگ
ویلسن[1] ہوٹل کہتے ہین پھر تو میری
صحت نے وہ روز افزون ترقی
پکڑی کہ کبھی کبھی بخدا غرور کے
نشے سے مخمور ہو کر اپنی صحت کو
گلیڈاسٹون کی صحت سے بھی
تشبیہ دے دیتا تھا اور وہ گویا
وہ زمانہ تھا جب کہ شروع شروع
میری طبیعت سفر یورپ کی طرف
اُس پُرزور اور پُرشور رغبت اور خواہش سے
متوجہ ہوئی جس رغبت اور خواہش سے
بھوکا کرگس سڑی ہوئی لاش کیطرف جھپٹتا
ہے۔ جب کہ مین نے اپنی طبیعت مین
سفر یورپ کی کافی قوت پائی ڈاکٹر
لارنس صاحب کے پاس گیا اور
اُن کو سولہ روپیہ دیکر اپنی صحت کا
امتحان کروایا اور اُن سے سفر
یورپ کی قابلیت کی نسبت
نوشتہ رائے طلب کی۔ ڈاکٹر صاحب
موصوف نے نہایت توجہ سے
ایک بشاشت خیز تبسم کے ساتھ
(جس کو آپ شاید حقارت انگیز
تبسم کہین گے) میرا امتحان کیا
اور کہا کہ میری صحت سفر یورپ
کے لیے کافی ہے۔ اس کو اُنھون
نے مہربانی سے میری مزید تشفی
کے لیے ایک کاغذ پر لکھ بھی دیا
اور وہ سارٹیفکٹ[2] میری نوٹ بک[3]
مین یہان موجود ہے۔ اس کے بعد
مین نے مختصر طور سے تیاری سفر کی

[1] کلکتے کی ایک بہت بڑی مشہور اور لق و دق انگریزی سرا ۱۲ سنہ ۱۲ یادداشت ۱۲

اور اہلکاران کمپنی مذکور سے کمرے
کا بندوبست کر کے یورپ کا قصد
مصمم کر لیا۔ وہ صبح مجھے عمر بھر یاد
رہے گی (کیونکہ اُس کی کیفیت مین
دل سے ایک لمحے کے لیے بھول نہین
سکتا) جب کہ مین گارڈن ریچ مین
کمپنی مسبوق الذکر کے جہاز پر سوار
ہونے گیا تھا اور میرے احباب اور
عزیزون کا ایک قافلہ رخصت
کرنے اور خیر باد کہنے۔ چھ بج کر بیس[1]
دقیقے ہوئے تھے کہ گھنٹی بجی اور
گورے خلاصیون نے ایک کل کے
ذریعے سے خوش الحانی سے زمزمہ
سنجی کر کے لنگر اُٹھایا۔ ادھر لنگر نے
زمین سے سر اُٹھایا اور جہاز مثل
ایک پر کھولے ہوئے عقاب کے
ترچھا ہو کر گنگا کے بیچ مین چلا۔ احباب
نے کنارے سے رومال اور ٹوپی ہلانا
شروع کیا اور مین نے بھی اپنی ٹرکی
ٹوپی کے سیاہ پھندنے کو پکڑ کر
خوب زور سے اس طرح چکر دیا جیسے
ہمارے ملک کی چرخ پوجا مین کوئی ہندو
رسی مین بندھکر مذہبی جوش و خروش
سے چکر کھاتا ہو۔ یہ بات قابل غور کرنے
کے ہے کہ اُس وقت میرے دل مین
کوئی ویسی دل پژمردہ کن سردی طاری
ہونے نہین پائی جو اکثر ہندوستانیون
کے کم زور اور غیر مستقل دل مین ایسے
موقعون پر ہوتی ہے کیونکہ میرے
دل کے آتش خانے کو گرم رکھنے کے
لیے میرے دماغ کے مضبوط اور وسیع
گُدام مین نئی روشنی کے کوئلے کا کافی سیرآ
تھا اور مین اُس وقت تک جہاز کے
(ڈک) یعنی اوپر کے درجے پر ہشاش
بشاش ٹہلتا رہا کہ جب تک وہ کنارہ
نظر آتا رہا جہان کہ جہاز کا گھاٹ تھا
اور بعد اس کے مین اپنا کمرہ دیکھنے
اور اسباب سجانے اور اسباب کا
انتظام کرنے نیچے کے درجے مین چلا
گیا اور وہان جاتے ہی اپنے کو اُس

[1] منٹ ۱۲

مہذب پری خانے مین پایا جس کا
اس کے قبل کبھی تصور نہ تھا۔ میرے
کمرے مین کل ضروری سامان اور اسباب
مناسب مقامات پر لگے تھے۔ اگرچہ
مین دیر تک کھڑا سوچتا رہا کہ کسی اور
چیز کی تو ضرورت نہین مگر کچھ بھی میرے
خیال مین نہ آیا کیونکہ وہان کا انتظام
ہر طرح سے کامل تھا۔ کہین نکتہ چینی
کی جگہ باقی نہین رکھی گئی تھی۔ کوچ۔
کرسی ٹول وغیرہ جتنے اسباب تھے
سب مضبوط پیچون سے کسے ہوے
کہ جہاز کو کسی طرح کی جنبش ہو اُن کا
حرکت کرنا غیر ممکن۔ جہان اور بہت
سی چیزین میرے متحیر اور متعجب
کرنے کو تھین وہان ایک جانب
سنگ مرمر سے مڑھا ہوا نہایت
خوشنما ایک قاب نما برتن بھی تھا
جو ایک موزون بلندی پر لگا ہوا
تھا اور اُس کے اوپر ہی پانی آنے کا
پیچ بھی نظر پڑا۔ بندہ اپنی سادہ لوحی

اور نیک نیتی سے اُس کو مُنھ ہاتھ دھونے
کا طشت خیال کر کے صابون اور
تولیا لے کر اور پیچ کھول کر نہایت
آسانی سے مُنھ دھونے لگا اور
مُنھ ہاتھ دھونے سے فارغ ہو کر
کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ (بٹلر[1]) نے
دستک دی۔ مین نے اُس کو
آنے کی اجازت دی۔ وہ آیا اور
آن کر بعض انتظام ضروری کر کے
ایک تبسم انگیز ادا سے وہان سے چلا
مین نے اُس سے جب غیر معمولی تبسم
کی وجہ پوچھی تو اُسنے معافی مانگ کر
مجھ سے کہا کہ وہ ظرف جس مین مین
نے مُنھ دھویا تھا دوسرے مصرف
کے لیے تھا۔ نہ کہ جیسا میرا خیال تھا
مُنھ ہاتھ دھونے کے لیے یہ سُنکر
مین سمجھ گیا کہ وہ مہذب بول دان
تھا اور مین نے اُس کے استعمال
مین غلطی کی۔ اُس وقت میرے
خیال مین یہ بات آئی کہ اگر اُس

[1] بٹلر انگریزون کا بوتل بردار جس کو عرف مین شربدار بھی کہتے ہین ۱۲

بول دان پر اُس کا مصرف انگریزی
مین لکھدیا جاتا تو مسافرون کی ہدایت
کے لیے اچھا ہوتا اور اُسی وقت مجھے
اپنے مجتہد العصر صاحب کا مکلّف اور
مہذّب پاخانہ یاد آیا جس مین بعنوان
شایستہ اس قسم کی ضروری ہدایت
خط روشن سے مناسب مقامات پر
لکھی ہوئی تھی۔ مین مُنھ ہاتھ دھوکر تیار
ہی ہوا تھا کہ اتنے مین حاضری کی
گھنٹی بجی۔ اور سب مسافران فی وی العزۃ
اپنے اپنے کمرے سے نکل کر اُس
بڑے کمرے کی طرف جانے لگے جہان
حاضری کی میز لگی تھی۔ گو ایک مدت
کی مشق سے انگریزی کھانون سے
میری طبیعت نے ایک اچھی مناسبت
حاصل کی تھی مگر دو باتون کی کسر
میری تہذیب مین اُس وقت تک
باقی تھی ایک تو یہ کہ اُس کے قبل
مین نے کبھی معزز یورپین کے ساتھ
ایک میز پر نہین کھایا تھا اور ثانیاً
غذائی تہذیب اور اخلاق سے

بالکل ناواقف تھا اور اس باب مین
میری تحقیق تمام ترخانساما نان ہوٹل
کی ہدایت پر مبنی تھی۔ الغرض کوٹ
بوٹ وغیرہ سے مسلح ہوکر میز پر جا پہنچا
اور وہان جاتے ہی مصنوعی سنجیدگی
اور بُردباری کا پرتو اپنے چہرے کو
دے کر ایک کرسی پر آہستہ سے (یا اللہ
کہکر بیٹھ گیا جب کہ سب لوگ اپنی اپنی
جگہ پر آبیٹھے پھر تو چھُری کانٹے اس
سرعت اور صفائی سے چلنے لگے کہ
گورون کی سنگین اور کابلیون کی
تلوار کی کاٹ یاد آگئی۔ اُس وقت
مین نے اپنی تہذیب کی حفاظت
کی بجز اُس تدبیر کے جو اکثر رندان
خانہ خراب عید اور جنازے کی نماز
مین کرتے ہین یعنی کنکھیون سے
دوسرون کی طرف دیکھتے جاتے
ہین اور جے مرتبہ تکبیر مین اُن کو ہاتھ
اُٹھاتے دیکھتے ہین اُتنی ہی مرتبہ
آپ بھی اُٹھاتے ہین اور کوئی معقول
اور بکار آمد تدبیر نہین دیکھی۔ پس

اس عمدہ اصول کو آغوش خیال مین
دبا کر کھانے لگا مگر خلاف معمول جلدی
جلدی تیز چھری کانٹے سے کام لینے
مین زبان اور لبون پر بڑی آفت
آئی اور کھانا تمام ہونے کے قبل
میری زبان کی وہ کیفیت ہوئی جو
مربے کے آمون کی شیرے مین
ڈالنے کے قبل کانٹون سے ہو۔
اب مصیبت کا وقت آگیا وہان
تو مچھلی تقسیم ہو رہی ہے یہان مین
ابھی تک مٹن چاپ کو کانٹے سے
گرفتار کر کے محبس دہن مین ڈال
نہین چکا۔ وہان کاری بھات برتنون
مین چمچے اور کانٹے سے سٹاسٹ
اُڑ رہا ہے۔ اور مین ہون کہ مچھلی کے
ٹکڑے کے پیچھے برتن پر کانٹے کو اس
تیزی سے دوڑا رہا ہون کہ کیا سرکاری
سوار ایوب کی فوج کا پیچھا کرین گے
مگر وہ ٹکڑا ہے کہ کسی طرح ہاتھ ہی نہین
لگتا اور بغل مین جو دو ایک شوخ طبع
میم ہین وہ آپس مین چشمک کرتی جاتی
ہین مگر اس غلط خوف سے کہ مین انگریزی
خوب جانتا ہون کسی کو بولنے کی جرأت
نہین ہوتی۔ پھر تو یہ ہوا کہ جب صاحب
لوگ فرینی (پوٹن) یا (پوٹنگ)
کھانے لگے اُس وقت مین نے
کاری بھات کو ہاتھ لگایا اور پھر بعد
اس کے اخلاق کے برتاؤ کے خیال
سے بمجبوری اشتہا باقی رہنے کے
ساتھ بھی چند چیزون کا کھانا ترک
کر دینا ہوا۔ کیونکہ میرے واسطے دو بجے
دن تک میز کا لگا رہنا معلوم علاوہ
برین سفر مین کُل مہذب لوگ بہ نسبت
اپنے گھر کے کچھ جلد بھی کھاتے ہین۔
مگر یہ نہین کہ فاقے سے رہتے ہون۔
قصہ مختصر حاضری سے فارغ ہو کر مین
کمرے کی طرف چلا آیا اور کھاتے وقت
جو تکلیف ہوئی اُس پر غور کرنے لگا
اور حافظ کا یہ مصرع یاد کیا۔ ع۔

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

کھانا کھانے کے بعد جو ہمیشہ سے حقہ
پینے کی عادت تھی اُس عادت و خواہش کے

رکھنے اور پورا کرنے کی غرض سے
مین چرٹ نکال کر پینے لگا مگر اُس سے
تسکین کہان - آخر کار گھنٹا بھر بعد
ریاح کا غلبہ ہوا تو کس غضب کا کہ
پیٹ پھول کر ایک مشک کی صورت
بن گیا - سیکڑون ہی قطرے پیپرمنٹ
وغیرہ کے پیئے مگر ریح کا خیمہ ہے کہ
معدے سے اُٹھتا نظر ہی نہین آتا
اُس وقت مین نے اپنی طبیعت
پر بہت جبر کیا اور تھوڑی دیر کے
واسطے سو رہا -

راقم

محمد بصیر اللہ خان

مولنا آزاد کا اشتہار مسرت یار

اشتہار مسرت بار

مشتہر ایک مجرد شخص ہے اور
اُس کو ایک ایسی بی بی کی ضرورت
ہے جس مین صفات ذیل ہون -

(۱) عالی خاندانی کی چندان ضرورت
نہین - مگر جس خاندان سے ہو اُس
کے خون مین تازگی ہو - اس تازگی کا
ثبوت یون ہو سکتا ہے کہ بذریعۂ
اسناد یا بشہادت چند گواہان
معتبر کے یہ بات ثابت کی جائے
کہ اُس کی اوپر کی دو تین پشتون
مین خون مین قوت اور تازگی دینے
کے خیال سے کسی قوی الخلقۃ اور
صحیح المزاج غیر خاندان کے آدمی کے
خون کو نیچر کے معمولی قواعد فرحت
بخش و نسل انداز کی تائید سے
منتقل کیا گیا تھا - (انگلستان کے
تہذیب یافتہ ملک مین طبی خیالات
سے تازگی خون کا ایسا سامان اکثر
کو ہی لوگون سے قرابت کے ذریعے
سے کیا جاتا ہے) -

(۲) پختہ سن کی عورت ہو یعنی
چالیس اور پچاس کے اندر - کاٹھی
مضبوط - قوی درست - طول مین
۵ سے ۶ فٹ کے اندر - نہ بہت دُبلی

نہ بہت فربہ۔ وزن قریب تین من کے
(جوکہ متوسط درجے کی صحیح المزاج عورت
کا وزن سارے ممالک تہذیب یافتہ
مین ہے) رنگ سرخ و سفید سرخی
زیادہ اور سفیدی کم غزالان ختن
اور نرگس بیمار کی سی آنکھون کی
ضرورت نہین۔ معمولی چھوٹی گربہ نما
آنکھین بہت خوشگوار ہون گی۔
صحت نہایت اچھی ہو ایسی کہ سوائے
مرض موت کے ڈاکٹر اور حکیم بلانے
اور اس فضول مدین روپیہ خرچ کرنے
کی ضرورت نہو۔ کسی قدر معمولی دوائین
بچون کے علاج کے قابل اُس کو معلوم
ہون تو بہتر۔ تعلیم و تربیت اس انداز
کی ہو کہ متوسط اور اعلیٰ درجے کی تہذیب
یافتہ انگلش یا نیم انگلش ہندوستانی
سوسیٹی مین نہایت آسانی سے بے
خلش طور پر چل پھر سکے۔ گانے بجانے
کا سلیقہ اگر زیادہ نہین تو اس قدر تو
ضرور ہی ہو کہ مجھے شام کے بعد گھر مین
روک رکھنے کی قوت ہو۔ ناچنے مین
اگر کمال نہو تو اتنا دم خم تو ضرور ہی ہو
کہ ایک دو جنٹلمین کو (بال پارٹی) ناچ
کے جلسے کی مہذب اور فرحت بخش ایلی
مین بخوبی تھکا دے۔ گھس بیٹھ کا اچھا
سلیقہ چاہیئے اور اگر اس کی مشق نہو
تو ایسا مادّہ ہو کہ آیندہ اس خصوص
مین طبیعت تعلیم پزیر ہونے کے لیے
تیار ہو۔ بڑے بڑے نامی گرامی لوگون
سے کسی قسم کی قرابت ہو تو بہت عمدہ
بات ہے۔ اگر واقعی طور پر نہو تو ایسی
قرابت کا دعوےٰ۔ وہ یا اُس کے
قرابت مند زور و شور سے کرتے
ہون یا کرنے پر راضی ہون (نسب نامہ
کی ہر شاخ کو عمدہ اور قدیم شجرون سے
آسانی اور صحت کے ساتھ ملا دینا
میرا ذمہ۔ اس کا تردد ہرگز نہ کرین)
خوش خوراک۔ خوش گپ۔ خوش دا۔
اور خوش مزاج ہو (خوش خوراکی سے
ایک چپاتی اور چار تلے ہوے کباب
غرض نہین بلکہ اقل مرتبہ دو تین سیر
گوشت دس پندرہ انڈے سیر دو سیر

دودھ پاؤ آدھ پاؤ سوجی کی روٹی اور
اس کے ماسوا میوہ جات وغیرہ وغیرہ
اور مفرحات اور ولایتی پانی اور چاے
وغیرہ وغیرہ کھائے پیے) مذہبی خیالات
مین نہ بہت خشکی ہو نہ بہت تری ہو
نئی روشنی کی پھلجھڑی تہذیب
کی ہتھکڑی آزادی کی چھڑی خلاصہ
یہ کہ چھٹی نیچری ہو۔ گھوڑ سواری اور
مہذب اور صحت بخش کھیلون سے
واقف ہو اور ہر طرح کی آب و ہوا
کی سختی کو برداشت کر سکے۔ قانون
کے مطابق شادی ہوگی۔ اور رجسٹرار
قانونی قاضی ہوگا۔ بوسہ بازی کے فن
مین کمال مہارت ہو۔ اگر نقص تعلیم یا
صحبت کی وجہ سے اس فن سے مطلق
بے بہرہ ہے تو اُس مین اس فن نامی مین
مہارت حاصل کرنے کا مادہ ہو (کیونکہ
بغیر ایسی مہارت کے ایک تہذیب یافتہ
انسان کی بی بی دنیوی کامون مین عمدہ
طور سے قابل استعمال نہین ہو سکتی)
اگر اس فن مین مہارت ہے تو کس درجہ
(اس کو لکھنا ضرور ہوگا) کیا اُس کے
بوسے کی کشش اور کوشش سے
نوکری۔ ووٹ۔ یا کسی کونسل وونسل
کی ممبری مل سکتی ہے یا اُس کے بوسے
سے کسی مجرم کی خطا دھوئی جا سکتی
ہے؟ یا اُس کے بوسے سے ترقی یا
تمغے مل سکتے ہین؟ یا اُس کا بوسہ
کمند بن کر کسی جنٹلمین کو پھنسا سکتا
ہے؟ (ان ضروری مضامین سے
بہت تفصیل سے واقف کرنا ہوگا
کیونکہ اور صفات کے مقابلے مین اس
صفت کو بہت زیادہ رجحان ہوگا)
اعلیٰ درجے کی انگریزی سوسیٹی مین
پہاڑون کے اوپر اور اُن کے دامنون
اور شہرون مین اپنے شوہر کے صفائی
اور بے روک ٹوک طور سے پوری
آزادی سے آنے جانے اور ملنے جلنے
مین کلکتے کی نمایش گاہ کے سیزن ٹکٹ
یعنی اُس ٹکٹ کا کام دے جو نمایش گاہ
مذکور مین برابر ہر وقت اور ہر دروازے
سے آنے جانے کے لیے کافی تھا۔

بے امتیازی سے لڑکے جن جن کر اپنی
صحت کو غارت۔ شوہر کی دولت کو
رخصت اور اپنے گھر کو ایک مصیبت
انگیز وحشت سرا نہ کردے بلکہ لڑکون کے
جننے کے شوق سے اُس کا دل و دماغ
ایسا پاک اور صاف ہو جیسا ہر باغ
خزان مین پھول اور پتون سے۔
مشتہر اپنے مختصر حال سے بھی
پہلے سے اُن بیبیون کو واقف ہونے
کا موقع دیتا ہے اور درصورت فرمایشی
جوڑے کے میسر ہونے کے اپنے تفصیلی
حالات سے بھی واقف کرنے کا
وعدہ کرتا ہے۔ فی الحال بفضل نیچر
مین ایک ممتاز عہدے پر مامور ہون
اور میرا مشاہرہ ایسے ایک فرمایشی
بی بی کو لے کر آرام سے رہنے کے
لیے کافی ہے اور آیندہ میری ترقی
کے لیے دکن کا مطلع صاف نظر آتا
ہے۔ کیونکہ اُس طرف آج کل میرے
ہم خیال اور ہم مشرب لوگون کا دور
دورہ ہے اور میرا لگا بھی گویا ایک طرح
لگ چکا ہے وفضل نیچری کے سایے
مین دو چار برس وہان بسر کرنے
سے پھر مین بھی اپنے شہر نیچر آباد کا
کالا ڈیوک بن جاؤن گا اور پھر اپنی
آرام جان کو لے کر نینی تال پر (جو
میرے شہر سے قریب ہے) مزے
سے رہون گا۔ مجملاً میری موجودہ
حیثیت ایک فرمایشی میم صاحبہ کے
لُبھانے اور اُن کا مجھے اپنا دائمی
شریک رنج و راحت بنانے کے
لیے کم نہین ہے۔

نیچر آباد۔ ملحدی اسٹریٹ نمبر ۱۲
تاریخ ۱۰ سپٹمبر ۱۸۸۵ء

المشتہر
ایک سی سالہ مجرد

مولانا آزاد کی ستایش نیچر

ستایش نیچر

او بحر و بر کے خالق۔ شجر و ثمر کے
خالق۔ خورشید و قمر کے خالق۔
اخگر و شرر کے خالق۔ نار و نور کے خالق

تاڑ اور کھجور کے خالق۔ نیل اور جھیل کے
خالق۔ کوثر اور سلسبیل کے خالق۔
بھمن ودے کے خالق۔ ہر چیز اور ہر شئے
کے خالق۔ تو ہی کہین ابر گہر ریز ہے۔
کہین عمان دُرخیز۔ کہین گلفام شفق
کہین حکما کا دقت انگیز سبق۔ کہین
برف آسمانی کہین باڑھ کہین طغیانی
کہین زمردین رنگ بصیرت نواز سبزۂ
کہین جیحون۔ کہین فرات۔ کہین برق
آتشبار۔ کہین رفیع الشان اور برف
پوش سلسلۂ جبال۔ کہین غضب
نشان۔ عافیت سوز۔ اور نیستی طلا مال
بھونچال۔ کہین نحوست بار ستارۂ
دنبالہ دار۔ کہین کہکشان ہزار تنگ
در کنار۔ کہین برق کے آتشین اساس
پردے مین گرم شرر افشانی کہین
کان مین لعل رُمانی۔ کہین باغ مین سبز
قبا دولھن کہین چاند مین دل آزار
گہن۔ کہین نیاگرہ[۱] کے قال کی پرہیبت
آواز سے نہنگون کا زہرہ آب کیا۔
کہین سرزمین حبش کی تپش بن کر ملک
کے ملک کو قیروش اور سیہ تاب کیا
کہین شہاب ثاقب کی گرم رفتاری
کہین زنگاری سقفِ فلک مین ہزارون
فروغان انجم سے مصروف گلکاری۔
کہین سحاب کے پردے مین خورشید
جہان آرا کے رخ کا نقاب۔ کہین دریا
کی موج کہین پہاڑون کا اوج کہین برسات
کا شباب۔ تو ہی بہار آفرینش کی
جان ہے۔ تو ہی فضائے چمن جوش
بہار اور زینت صحرا و بیابان ہے۔
کہین آفتاب عالمتاب کو دولھن
بنا کر آسمان کے نیلگون حجلے مین بٹھاتا
ہے۔ کہین سے چمک دمک کر ظلمات
لیالی کو یک قلم ہٹاتا ہے۔ ہمالیہ کی
چوٹی کو برف کا نورانی تاج تو نے
پہنایا۔ آیس لنڈ کے فرش خاک کو
کثرت برف باری سے تختۂ عاج تو نے

[۱] امریکا مین اس نام کا ایک بہت بڑا معلق آبشار ہے جو کمان کی شکل مین بڑے زور سے پہاڑ
پر سے کوسون دور جا کر گرتا ہے اور دنیا کے سات عجائبات مین سب سے بڑا شمار ہوتا ہے ۱۲۔

بنایا۔ کہین گنگا کے پانی کا تعجب انگیز زور ہے
کہین پہاڑی جھرنون کا قدرتی شور ہے
کہین چشمۂ سیتا کنڈ کے عقیدت
انگیز پانی کی کھل بلی۔ کہین انسان۔
کہین بنی جان۔ کہین شیطان کہین
ولی۔ کہین لالہ کہین نسترن۔ کہین
نرگس۔ کہین سوسن ہے۔ کہین رنگ
کہین روغن۔ کہین جوش اور کہین
جوبن ہے۔ کہین دامن کوہ مین غنچۂ درو
لالہ زار۔ کہین سبز ستون کے رنگ مین
کحل الجواہر ابصار۔ کہین سبزہ رویون
کی زلف پُر پیچ کا خم ہے۔ کہین اپنی
جلوہ گری کے لیے خود ہی آئینہ سکندر
اور جام جم ہے۔ کہین کیک رفتار نسیم
سحری ہے۔ کہین قاف کے پردے
مین پری بن کر وقف جلوہ گری ہے۔
کہین باغ شداد کی غیر معمولی زینت
وخوبی کا افسانہ۔ کہین فرعون کے
دریاے نیل مین ڈوبنے کا بہانہ کہین
اپنی ہوش ربا اور حکمت آموز قدرت
نمائیون سے دنیا کے ہزارون بھوت

جن دیو پریون کی قدرت کی کہانی ہے
کہین اپنی معصومانہ آتشین نفسی سے
ہمارے بہکنے اور بھٹکنے کی معذرت
مین غول بیابانی ہے۔ کہین سمندر
کی جبین پر موج کی چین بنکر کشتی
نشینون کو ڈراتا ہے۔ کہین زعفران
کے کھیت مین پھول پھل کر ایک
عالم کو ہنساتا ہے۔ کہین تبسم بن کر لب
پر چڑھائی کی۔ کہین نالۂ وشیون
بن کر دل کے تہ خانے سے دُہائی دی
کہین درخت چنار سے فطرتی آتشبازی
بن کر چھوٹا۔ کہین آسمان سے تارا
بن کر ٹوٹا۔ کہین سنگ مین رنگ
بنکر لعل شب چراغ بنا۔ کہین دریا۔
کہین صحرا۔ کہین باغ کہین راغ بنا۔
بہزاد و مانی تیرے رنگ آفرین اور
ہمیشہ آباد مرقع آفرینش کے
خوشہ چین۔ تیری ہی روشنی سے
بہار ہستی کی جملہ تزئین۔ سرو آزاد
تیری ایک کم قیمت چھڑی ہے۔
کوہ آتش فشان کی شعلہ ریزی

تیری ادنی پھلجھڑی ہے۔ ہر ایک
مصور اور نقاش تیرا نقال ہے۔
تیرا ہی جادو سحر حلال ہے۔ شباب
تیری ہستی کی ایک پر لذت ترنگ
ہے۔ پیری تیرے آئینۂ قدرت کا بدر نگ
زنگ ہے اژدر کے منہ مین آگ کی
زبان تو ہے۔ آگ مین سمندر کی
جان کی امان تو ہے۔ کہین ایک
مشت پر مین حیرت افزا قدرت
پرواز۔ کہین ہمت کی بلندی کہین
دنارت کی پستی۔ کہین عنا اور کہین
آز۔ کہین غمزہ۔ کہین کرشمہ کہین
ناز اور نیاز ہے۔ کہین مسرت۔
کہین حسرت۔ کہین سوز اور کہین
ساز ہے۔ کہین سبز توپن مین اکسیر
بن کر مسند نشین ہے۔ کہین مہوسون
کی نحوست بار یاد درشت اور ناکامی
درجلو چنان وچنین ہے۔ کہین اپنے
گلستان قدرت کے مردم گیاہ
جیسے ضعیف البنیان پاسبان
کا اشرف المخلوقات کو جذب
منفعت کے لیے محتاج بنا کر
اُس کا غرور توڑا۔ کہین مومیائی
کے شیشے مین نباتاتی سبز پری
بن کر اُتر آیا اور سیکڑون ٹوٹی
چھوٹی ہڈیون کو دم کے دم مین بلا
فتور جوڑا۔ کہین آہو کی ناف مین
خودرو اور خوشبو نافہ بنا۔ کہین
انسان کا مادہ رو اور جنگ جو قیافہ
بنا۔ کہین نورانی سیمائے صبح پر
افشان شبنم ہے۔ کہین مسلمانون
کی شادابی عقائد اور سرسبزی
صحت کے لیے آب مطہر زمزم
ہے۔ کہین اپنے غیر مصنوعی حسن
کی جلوہ نمائی کے واسطے دریاین کر
آئینہ دار بنا۔ کہین غزالان ختن
کی آنکھون کی شوخی۔ کہین نرگس
کی بیماری اور کہین بار بیماری
کہین گل رخون کے رخسارون
کی شفیق ریز سرخی۔ اور کہین
سیم تنان بنگالہ کے حسن کے
پیرایے مین صباحت بار اور ملاحت نثار

بنا۔ حسن سبز مین نمک ریزی تیری ہے گل اندامون کے پسینے مین عطر بیزی تیری ہے۔ سینے کے حسن خیز اور لذت ریز ٹیلے سے دل جو اور خود رو جوے شیر بن کر جاری تو ہے چشمۂ چشم سے سرشک بن کر مصروف گہرباری تو ہے خم فلاطون تیرے بیت الخلا کا ایک پرانا اور چھوٹا لوٹا ہے۔ عصاے موسے تیرے ہات کا ایک معمولی سونٹا ہے اپیکور[1] تیرے خوان نعمت کا ایک حریص بلا ہے۔ ڈارون[2] تیرے صحراے وحشت کا ایک بے تمیز گورلا[3] ہے خزانۂ حکمت کی دانش آموز کلید تو ہے نحس اکبر اور ہلال عید تو ہے شہد کی مکھی کا معلق ایوان تیری انجینیرنگ کا ادنے نمونا ہے جس مین نہ اینٹ ہے نہ لکڑی ہے نہ سرخی ہے نہ چونا ہے چینیون کی ناک تیرے ہی

قاعدے کے روسے محذوف جس کے شاہد عادل جملہ چینی ظروف۔ اونٹ کے معدے مین پانی کا مضبوط اور محفوظ خزانہ تو ہے۔ عجائب خانۂ رحم مین دم مین دم ہو کر بنی آدم کا آب ودانہ تو ہے دنیا مین ہر شے تیرے آئین قدرت کی صحت کی دلیل ہے۔ تیرے قوانین سے برگشتہ ہمیشہ سرگشتہ علیل اور ذلیل ہے۔

شاعرون کے آئینۂ خیال کی صیقل تو ہے۔ اُن کی فکر کی چشم بصیرت کا کاجل تو ہے۔ وہ تیرے پر نعمت دسترخوان کے زلہ ربان ہین۔ صاف تو یہ ہے وہ اور تو دونو آپس مین کاہ و کہربا ہین۔ شعرا کی بہار دانش تو ہے۔ اُن کی وجہ آفرینش تو ہے تجھ سے دنیا مین اُن کا وجود اور اُن سے تیری زینت ہے یہی

---

[1] ایک حکیم کا نام ہے جو حکماے کلیین کو یا مقتدا تھا اس کا قول ہے کہ کھاؤ پیو اور خوش رہو ۱۲

[2] ایک انگریزی حکیم کا نام ہے جس کا قول ہے کہ آدمی ابتدا مین بندر تھا ۱۲ [3] ایک قسم کا بندر ۱۲

شاعری نصف کرامت ہے۔
مقناطیس و آہن کا محبت انگیز اور
حیرت خیز تعلق تیری بہار اور اُن
کے افکار مین تیرا دل رُبا اور مسرت بار
نغمہ اُن کے خیال کے ہر تار مین شاعر
کا دماغ تیرا جواہر خانہ ہے۔ اُس کے
لب پر تیرا ہی ترانہ ہے۔ اُس کا دامن
خیال تیری گُہر افشانیون سے
گنجینۂ معانی ہے۔ خاقانی اور
قاآنی کی زبان پر آخر یہ کس کی
کہانی ہے۔ سچا شاعر تیرا سچا
فدائی ہے۔ انکشاف حقیقت
اشیا اور ادراک جہر و ولا مین ہر
شاعر کا تو باخبر رہبر ہے۔ اور دنیا
مین وہ تیرا سچا پیغمبر ہے۔ تیری شمع
صحبت سے تمام شعرا کی قندیل
دماغ روشن ہے۔ اس لیے
اُن کے کلام کا دیکھنا بھی عین تیرا
درشن ہے۔ اُن کی زبان کو
آب حیات اور آب کوثر سے تو
دھوتا ہے۔ اُن کے اذہان متقدر کرکے

خیال کی لڑیون مین مضامین تازہ
کے موتی تو پروتا ہے۔ یہ تیری بدولت
ہے کہ شاعری عمر جاودانی کی دلیل
ہے۔ یہ تیرا فیض ہے کہ شاعری
مادہ پر جوش حقیقت کی سبیل ہے
شاعری ورق خیال پر تیری عکسی
تصویر ہے۔ اسلیے ہر فکر تازہ کی
روشنی مین تیری تنویر ہے۔ شاعر
تیرے خمخانۂ لذت کا متوالا ہے۔
جب ہی تو متوالون مین اُس کا
سب سے بول بالا ہے۔ تیرے
ایک غیر مکمل نسخے کا نام علم الابدان
ہے۔ حکمت فلسفہ فلاحت جغرافیہ
یہ سب تیرا فیضان ہے۔ اپنے
غیر مقلد نامردون کی وقتی تسکین
اور مصنوعی آسایش و نازش
کے لیے کفِ ابابیل و ماہی سقنقور
تو ہے۔ مردم گیاہ مین قوت باہ۔
تریاک مین امساک۔ اور انگور مین
سرور تو ہے۔ نیش عقرب مین سم ہے
زبان سگ مین مرہم ہے شیران مین

خون خون مین قوت روانی۔ کہین آگ۔ کہین خاک۔ کہین باد۔ کہین پانی۔ بوڑھون کی سستی۔ جوانون کی چستی۔ لڑکون کی اُچھل کود ہے۔ خلقی قوتون کے چلانے جلانے کو آتش بے دود ہے۔ کہین مجذوب کی بڑ۔ کہین موسیٰ کی لن ترانی ہے سحر جادو کرامت یہ سب تیری پرانی رام کہانی ہے۔ بہار ہر سال تیرا جادو جگاتی ہے۔ خزان انسانکو تنزل اور انقلاب کا سبق تیرے مکتب مین پڑھاتی ہے۔ ہزار رنگ سے تیری پرستش دنیا مین جاری ہے بودھ۔ زردشت۔ رام۔ لچھمن۔ اور سغربی رفارمر کے کاندھے پر تیری سواری ہے۔ کہین کوئل کی کوک اور فاختہ کی کوکو کا اثر افشان سوز و گداز ہے۔ کہین موسیقار کی منقار شر ربار سے حیرت انگیز انداز سے نغمہ پرداز ہے۔ کہین

عندلیب کے خوش آہنگ چہچہون سے سامعے پر گل افشانی۔ کہین میان تانسین کی تان۔ کہین حضرت داؤد کی خوش الحانی۔ کہین حسان کی معجز بیانی۔ کہین برک[1] کی لسانی۔ کہین فلاطون کے سر کا شور ہے۔ کہین نادر کی خونخوار طبیعت۔ کہین نپولین[2] کی نادر ہمت۔ اور فولادی عزیمت اور کہین رستم کا اہرمن گسل زور ہے عقیق شجری کے جگر مین حیرت بار نقش و نگار جہان نہ عقل کی رسائی نہ قلم کی گنجایش۔ نہ کار پرکار۔ بے حصولی تیری جیب جنبش مین کہان ہے۔ زخم جگر پر شتش بن کر نمک ران ہے۔ اربعہ عناصر کی قوت پر تیری قبض سرشت سلطنت کی بنیاد ہے۔ اس لیے ہمیشہ سرسبز ہمیشہ یک رنگ اور ہمیشہ آباد ہے کہین عقلا کا قفل دہن ہے کہین شعرا کا ذوق سخن ہے کہین گنہگار

[1] برک انگلستان کے ایک مشہور فصیح اور مقرر مدبر سلطنت کا نام ہے ۱۲ [2] فرانس کا ایک بہت بڑا فاتح فرمانروا ۱۲

کے لیے کیفر کردار کی وار ہے۔ کہین
خوش اطواری کے برقع مین تحسین
و آفرین کا سزاوار ہے۔ کہین جسام
رذالت کے قلب مین کم ظرفی کی
دردی ہے۔ کہین شرفا کے دماغ
مین نشۂ ہمت وجوانمردی ہے۔
کہین نودولتون کی بدنما خودنمائی۔
کہین کم ظرفون کی ذلت درآستین
خودستائی۔ کہین فضول گویون
کی سامعہ گزا بیہودہ سرائی۔ کہین سفہا
کی غیرت غارت کن بے حیائی کہین
دغابازون کی جوفروش گندم
نمائی۔ کہین جہلا کی پرشور وشر
ہرزہ درائی۔ اور کہین گُنگا کی بےمعنی
خویشتن فراموشی ہے۔ کہین نجبا کا
مرتبہ افزا انکسار۔ کہین کملا کا عالی منش
اعتذار۔ کہین اُمرا کا صداقت آثار
افتخار۔ کہین غیرت مندونکی توکل
آموز اور طمع سوز بے پروائی کہین
نیک نیتون کی دل خوش کن بےغرضانہ
پارسائی۔ کہین آزادون کی سرکف

اور اثر در جلو حق سرائی۔ کہین
جوان مردون کی صف شکن
جان بازانہ زور آزمائی۔ اور کہین
خردمندون کی ہزار مصلحت در
آغوش خاموشی ہے۔ ہر چیز کے
حسن کا توہی ضامن ہے ہر شے
کی نمو کا توہی معاون ہے۔ جملہ اشیا
مین توہی ساری ہے۔ اس کا شاہد
ہر پھول پھل اور ترکاری ہے کہین
تکبر کی سیہ مستی کی کالی گھٹا بنکر
رذیل النفس اور بد اصل حکام کے
مطلع خصلت پر چھایا۔ کہین ظلم کے
لباس مین شوق داب و رعب بنکر
سیکڑون خودسرون کا سر کھایا۔
کہین کم سنون کی اپنے لباس زری
سونے کی گھڑی۔ اور فیل دندان کی
چھڑی پر حقارت انگیز مضطر نظر ہے
کہین نخوت کی مصیبت سرشت تخمیر
سے انکا دائمی دردسر ہے۔ کہین
ہمدردی انسان کا فوارہ بنکر انسان
کے سینے سے اُچھلتا ہے کہین سنگدلونکی

سنگ دلی کی چکی سے غربا کے دلونکو
دال کی طرح دلتا ہے۔ کہین ناصیۂ
سعادت پر امید خیز اور بلند طالع
اختر نورانی ہے۔ کہین شمشیر طبیعت
مین شقاوت کا سم آلودہ پانی ہے
کہین توکل کی بے غل وغش خوش
حالی۔ کہین جنون مین بے خلش
فارغ البالی۔ تیرے قانون کی مخالفت
کی تعزیر اُس سے طبیعی طور سے
بغل گیر ہے۔ تیرے مجرم کو نہ حاجت
حاجت نہ قید تجبس۔ اور نہ پابندی
زنجیر ہے۔ کہین شوہرون کے زخم
جگر کے لیے پاک دامن بیبیون کے
محبت ریز تبسم کا مرہم ہوا۔ کہین
کسبیون کی شیرین کلامی مین گھل
مل کر لچون کی دل خراشی کے واسطے
میٹھا سم ہوا۔ انگریزون کے دل مین
قومی ہمدردی کا جوش بن کر آیا۔ مسلمانو
کے گھر مین نفاق آموز ہیجان وش بن کر آیا۔
کہین عورتون کا حجاب بن کر اُن کی
عصمت کی حفاظت کو نقاب ہوا۔

کہین شرم بن کر اُن کے خیمۂ عفت کی
طناب ہوا۔ کہین اولاد کی تمنا
بن کر عورتون کے بار حمل کی متنوع
تکلیف اور بدمزگی کو گھٹاتا ہے پھر
کہین رحمت در کنار اور مسرت بار
محبت مادری کا آنسو بن کر نقش
تکلیف پرورش کو اُن کے دل صفا
منزل کی لوح سے یک قلم مٹاتا ہے
کہین آمون مین ہزار رنگ ہزار شکل
اور ہزار لذت ہے۔ کہین لذت
مین ہزارون قسم کی چاشنی اور
لاکھون طرح کی لطافت ہے کہین
آفت بار اور کہین قیامت خیز ہے۔
کہین پیام صلح اور کہین شوق رستخیز
ہے۔ کہین نپولین کی کشورکشائی
اور ملک گیری کی خواہش آور ہمت
کی بارود سے برسون ممالک یورپ
وافریقیہ مین شعلہ برسایا۔ کہین چنگیز
کی خونخوار طبیعت کے رنگ مین
خون ریز بدلی بن کر سارے ایشیا
پر چھایا۔ کہین نرخون کی نحوست

بنیاد نہاد کی گھریا مین عورتون کے
خوشس نما ناز و ادا کا کشتہ خام ہوا
کہین خلاف وضع فطری مردون مین
لعنت ریزا اور غضب انگیز شوق اغلام
ہوا۔ کہین ہواے نفسانی کا جھٹکا بنکر
سیکڑون آدمیون کی خصلت اور
اصول کی کمر کو توڑا۔ کہین مدبّر دل اور
وزیرون کی حکمت عملی کی کامیابی کی
گردن کو کمزوری خصلت کے پنجے
سے مروڑا۔ کہین ہیجڑون کے چہرے
پر دائمی بے رونقی کی لعنت بن کر
برستا ہے۔ کہین انسان کو شش و پنج
حیص و بیص و ریس و پیش کے شکنجے
مین رکھکر کستا ہے۔ کہین پاکدامن
محبوب کے رخسارۂ پرنور کا غازہ ہے
کہین کنواری عورت کے بشرے پر
حسن کا گل تازہ ہے کہین عورتون
کے دل کی موم آسا نرمی۔ کہین اُنکی
محبت کی مزہ دار اور خوش گوار گرمی
کہین حرام زادے کی رسّی بن کر دراز
ہوا۔ کہین چشم بصیرت بن کر بیچارے
دلون پر بار ہوا۔ کہین کم اندیشون کی
بداندیشی اور منافقون کے دل کا غبار
ہے۔ کہین انسان کے دل مین شک
و حسد کا خار ہے۔ کہین ہونہار
بردے کے چکنے چکنے پات۔ کہین
شیرین زبانون کی میٹھی میٹھی بات کہین
خانۂ مروت بن کر خراب و برباد ہوا۔
کہین خانۂ احسان مین بسکر آباد ہوا۔
کہین نامور بننے کا شوق ہے۔ کہین
گم نامی کا ذوق ہے۔ کہین مجنونانہ
بیخبری ہے۔ کہین ہٹ دھرمی
بدمغزی اور خود سری ہے۔ کہین پیر
من خس ست اعتقاد من بس ست
کی صدا ہے۔ کہین دہن خلق من نقارۂ
خدا ہے۔ کہین حال و قال کی مستی
کہین شرک و بدعت کی دراز دستی
تیرے فیض ترقی کا خاص و عام مین نام
نام ہے۔ تیری پرجوہر شمشیر قدرت کا
دنیا ایک مرصع کار نیام ہے کہین
انفعال کا خجالت و ندامت مالا مال
سینہ خراش خنجر ہے۔ کہین ضبط و

تحمل کی بے ضرر اور مصلحت اثر سپر ہے۔
کہین قدر افزائی نور کے لیے شب دیجور
ہوا۔ کہین قیمت افزائی ہوش کے لیے
بیہوشی کا سرور رہوا۔ تیرے امساک کا
تام خشک سالی ہے۔ تیرے زمانۂ
انحطاط کی تعبیر پیرانہ سالی ہے۔ کہین
بی بی کی سچی ہمدردی اور خالص محبت
کی استوار اور مزہ دار بیڑی ہے۔
کہین ہمارے جنس دوام کے لیے
درد فرزندی کی ابد پایدار ہتکڑی ہے
تیرے مجرم کی سزا اُس کے جُرم کی
ہمزاد ہے۔ تیرا مقلد پابندی مذہب
سے ہمیشہ آزاد ہے۔

چہرہ افروزی اخلاص کے لیے
کینے کا آئینہ ہوا۔ کسی دماغ کے جلانے
کو تکبر کا اخگر اور کسی دل کی قیمت بڑھانے
کو حُسن مین محبت و اخلاق کا دفینہ ہوا
کہین بوم کی شومی کا غل ہوا۔ کہین
زمزمہ سنجی بلبل ہوا کہین نفی مروتون کا
قفل وہان ہے۔ کہین بدزبانون کی
آتش زبان کی جان سوز زبان ہے

کہین کالبد انسانی مین شیر ژیان۔ اور
کہین گربۂ مسکین ہے۔ کہین کم اندیش
کم بین۔ کہین دور اندیش دور بین
ہے۔ کہین ترکمانون کی خلقت کے
دوش پر خانہ بدوشی مین خانہ آبادی
کہین کافران سیہ پوش کی خصلت
کی پرجوش وخروش مشہور آزادی
کہین بات مین خلش خار۔ کہین گونگے
کے سکوت کا اسرار۔ کہین دامن
تبسم مین ہزار گلزار۔ کہین کسی کے
چہرے پر خدا کی پھٹکار۔ روح کے
قالب مین مسئلۂ تناسخ کے رو سے
ہمیشہ نیا جنم لیتا ہے۔ موت کے
آغوش عاطفت مین آخر چلکر
دم لیتا ہے۔ کہمن قُم باذنی کا ترانہ
ہوا۔ کہین موت کا بہانہ ہوا۔ کہین
موسی کی لن ترانی ہے۔ کہین یوسف
کے پیرہن مین محبت کی بو بن کر
یعقوبؑ کی قوت روحانی ہے۔
کہین بانگ جرس کی اُداسی اور
سناٹا بن کر ہمارے دلون پر چھایا۔

کہین کسی پُرانے اور ویران گنبد مین
وحشت انگیز اور مہیب صدا بن کر
کانون مین سمایا۔کہین روحانی
بلند پروازی سے جوگیون کا گٹکا
ہے۔کہین غریب جاہل عورتون
کی تسکین کے لیے ٹوٹکا اور اُن کو
ٹھگنے کے لیے فقیرون کا لٹکا ہے۔
کہین اپنے جوش کی پرلذت تراوش
کے لیے عیاشون مین بلا کی بدمستی ہے
کہین حیوانی خواہشون کے روکنے
مین طبیعت کی طبیعی زبردستی ہے
کہین دوا کی تیزی سے ہر دم ہمارے
لیے تازہ عذاب ہے۔کہین اُس کی
کمی سے ہر طرح کی طمانینت اور ہر قسم
کی عافیت کا فتح الباب ہے۔کہین
اپنی عظمت اور اپنی ہیبت کی
شان ہے۔کہین بحر زخار اور کوہ
عظمت نشان ہے۔شیطان
تیرے مجرمون کے جرم کا خیالی دفع الزام
ہے۔مسرت عافیت اور صحت تیرے
وفادار عقیدتمندون کا منظور شدہ

انعام ہے۔کہین دانۂ خشخاش کی روح
مین پیوست بن کر خشکی دماغ لالہ۔کہین
بصیرت افروزی خلائق کے لیے باغ لالہ
اور کہین تسکین فروشی دل عشاق
کے لیے داغ لالہ۔کہین گل افشانی
سامعہ کے لیے زمزمہ سنجی ہزار ہے
کہین بوم کی آواز دل آزار و نحوست بار
ہے۔کہین چھاتی سے شیر۔شریان
سے خون۔ناک سے نزلہ۔احلیل
سے بول۔بول سے چینی۔اور مشل
سے ریشم بن کر نکلا۔کہین کوہ سے
لعل۔دریا سے صدف۔صدف سے
موتی۔موتی سے چونا۔چونے سے
دھوان۔اور سینۂ مادر گیتی سے
زر وسیم بن کر نکلا۔کہین شریف
عورتون کی عصمت کا پایدار حصار
ہے۔کہین چھنالون کی بےحیائی
اور ہوائے نفسانی کا برق رفتار
رہوار ہے۔کہین سبزہ کہین سرنگ
اور کہین ابلق ہے۔کہین ملاؤن
کی بدنام۔نافرجام۔اور ہمیشہ ناتمام۔

زق زق اور بق بق ہے۔ بجلی تیرا عبرت آموز اور ہیبت انگیز تازیانہ ہے
آسمان تیرا بے ستون اور بوقلمون شامیانہ ہے۔ کہین نادر کی خون ریز تیغ ہمت کا پانی ہے۔
کہین کسرٰے کے عدالت بنیاد قصر طبیعت کا بانی ہے۔ کہین تنگ چشمی کا خار بن کر بخلا کی نظر مین در آیا۔ کہین سیر چشمی کے سیلاب سے دریادلون کے حوصلے کی باڑھ کو اور بڑھایا۔ کہین عقلا کا بڑا ہوش وگوش ہے۔ کہین حمقا کا خواب خرگوش ہے کہین منافقون کے دل کی تاریکی کہین حکما کی عقل کی باریکی۔ ہوا کی آنکھ مین الوپ انجن کا عملی سرمہ لگایا۔ دریا کے کاسۂ دل مین موج کی غیر محسوس اُنگلیون سے قدرتی جلترنگ بجایا۔ کرگس کی قوت بصارت اور عمر کی درازی تو ہے۔ طاؤس کی خوشخرامی اور عنقا کی بلند پروازی تو ہے معصوم اطفال کی بے بسی تو ہے۔ یتیم

لڑکون کی ماتم انگیز بے کسی تو ہے۔ کہین شیخ چلی کا خیالی پلاؤ بن کر دماغ کی ہانڈی مین بے آگ پانی کے پکتا ہے۔ کہین بلبل مضامین بن کر شعرا کے شاخسار طبیعت پر چہکتا ہے
رزم و بزم مین تیرے جوہر کھُلتے ہین
باغ و راغ مین تیری قدرت کے غنچے کھلتے ہین۔ دریا تیرا قاسم زمین ہے زمین تیری امین ہے۔ رندون کے دلون مین لذت نائے و نوش۔ روح بیکس (رب النوع شراب) کے قبۂ دماغ مین صدائے بدہ بدہ بنوش بنوش۔ انسان اور حیوان کی پرورش کے لیے ہزارون قسم کا اناج ہوا۔ عروسان چمن کے سرون کے لیے پھولون کا خوشرنگ تاج ہوا۔ کہین کج اندیشون کی طبیعت کا بل ہے۔ کہین کلید رزق گدا کی شکل مین پائے لنگ اور دست شل ہے
کہین۔ ع۔

چارپائے برو کتابے چند۔ ہے۔

کہین ذہن نقاد - طبیعت خداداد۔
اور فکر بلند ہے۔ بہار آفرینش تیرا
البم ہے۔ دفتر ہستی تیرے روزنامچۂ
قدرت سے ایک کالم ہے۔ کہین
فکر معیشت اور کہین دغدغۂ محشر
ہے۔ کہین جان سوز باد سموم اور کہین
صحت در برصرصر ہے۔ کہین مرگ مفاجات
کے شعلے سے سیکڑون نارسیدہ
خرمن امید کو جلا کر خاک کیا۔ کہین
ہزارون دامن تسکین کو ناخن یاس
سے چاک کیا۔ حیات سے مستفید
ہونے مین موت کی دھمکی کی ضرورت
ہے۔ تیری دورُخی تصویر سے انسانی
سیرت وصورت ہے۔ کہین شیر مردون
کی ہمت کی قوت کا فولادی پنجہ ہے
کہین حسّاد کی دائمی سزا کے لیے رشک کا
پرعذاب شکنجہ ہے۔ کہین رحم کی
سیپی مین ایک پانی کے قطرے
کی خلقت آفرین قطرہ زنی۔ کہین سینے
کے ماتم خانے مین تپاک قلب کے
ہاتھون سے مصروف صد ہزار سینہ زنی
طوفان نوح تیری ایک غیر معمولی حرکت
تھی۔ من وسلوے کی بارش تیرے
نعمت خانے کی برکت تھی۔ رندون
کی نشیلی آنکھون مین خود غرضانہ
قدر و قیمت ساقی۔ بعض طبیعتون مین
پر ذلت لذتِ قرمساقی۔ کہین احتیاج
کے مکتب مین شیرون کو روباہ مزاجی
کی تعلیم۔ کہین خداپرستی مین شیوۂ
رضا و تسلیم۔ کہین خردمندون مین عقل
سلیم۔ کہین چنگ ورباب کی غلغلہ انگیز
آوازمین روحانی مسرت اور لذّت۔
کہین چشم و ابرو کے حسن خیز ناز و انداز
مین وجدانی لطف اور کیفیت کہین
کوتاہ گردن اوندھی پیشانی۔ کہین
پاے لنگ سے حرامزادے کی
نشانی۔ کہین چورون مین سینہ زوری
کہین سینہ زورون مین چوری کہین
حکمت چین۔ کہین حجت بنگالہ کہین
سامری۔ کہین گوسالہ کہین غربا کی

خستہ حالی۔ کہین مفلسون کی بے پروبالی۔ ہمایون ہما کی استخوان خواری سے قناعت آموزی کی کوشش ریشم کے پشمینے سے پولینڈ کے نازک اور خوبصورت کتون کی پوشش قارون کے گنج طبیعت مین امساک کا رنگ تو تھا۔ حاتم کے باغ طبیعت مین بہار کا رنگ تو تھا۔ انسان کے بشرے مین سعادت و شقاوت کی نشانی تو ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ علم قیافہ کا اصلی بانی تو ہے۔ اربع عناصر تیری چاربیتی کی کی تفسیر ہے۔ ہر سبز پتے پر تیری معرفت کا قانون تحریر ہے۔ طبیعت انسانی پر فقط تیرا ہی اجارہ ہے۔ مادرزاد شاعر کا خیال تیرا قدرتی فوارہ ہے فاختہ کے گلے مین طوق منت تو ہے۔ صوفیون کے دلون مین ذوق جنت تو ہے۔ کہین نطفے کی صورت مین شیرۂ جان شیرین کا شفاف قوام ہوا۔ کہین دماغ کی تر و تازگی سے کے خیال سے صاف روغن بادام ہوا۔ کہین تقاطر امطار ہے۔ کہین موسلا دھار ہے۔ کہین دولت کی حفاظت کے لیے انسان کی کھال کی کینچلی مین مار گنج ہے۔ کہین مجذوبون کے پیرایے مین یاوہ گو۔ کہین ظریفون کے روپ مین بذلہ سنج ہے۔ کہین بد دماغی اور زود رنجی سے اپنے اور دوسرون کے لیے آفت جان ہے۔ کہین خوش اخلاقی اور خوش طینتی سے شیوہ ستودہ مرنج و مرنجان ہے کہین گوزن کے سر سے خودرو شاخ بن کر جمکا۔ کہین سانپ کے مُنھ سے جہان افروز من بن کر دمکا۔ کہین طاؤس کی خوشنما طناری۔ کہین روباہ کی مشہور دم بازی۔ کہین لذت پاک عصبی تار مین ہڈی کی طاقت۔ کہین انزال مین سریع الزوال۔ زود فراموش جان فرسا۔ اور سراپا ذلت راحت۔ زبان سگ مین قدرت اندمال جراحت

ف یورپ کے ایک سرد ملک کا نام ہے جہان کُتے بدن پر بڑے بڑے بال رکھتے ہین ۱۲

توہے۔ بندر کے تمسخر امتزاج مزاج مین
قہقہہ خیز شرارت تو ہے۔ لڑکون
کے چوتڑون مین نے سواری کی خواہش
کی خارش۔ دانۂ بواسیر سے بے شاخ
گمان خون کی بارش۔ کہین لعابِ دہن
سے آب حیات کا کام لیا۔ کہین حرفِ
تسلی سے دل ساتھام لیا۔ کہین شہید
تبسم دیت عشوۂ خونبہا۔ کہین مظلومون
کی آہ۔ کہین ظالمون کا قہقہا۔ کہین
بندرون مین بیجا شوق نخاری کہین
بوالہوسون مین ہوس کی لاعلاج بیماری
انسانون مین میان مٹھو تیرے طوطے
ہین۔ تیری زنبیل قدرت کے کنج عافیت
مین ہزارون عمرو عیار پڑے سوتے ہین
کہین کھوٹے کھرے کا عقدہ اپنے چلن
سے کھولے۔ کہین یاقوتی زبان سے
سراسر موتی رولے۔ دنیا تیری قدیم
بستی ہے۔ اس مین سب سے نمایان
تیری بلندی و پستی ہے غیر تمندون
کے چہرے پر عرق انفعال تو ہے۔
حاجت مندون کی صورت سوال تو ہے

کہین بدمزاجی کے عیب سے ہر شخص کا
عذاب جان ہوا۔ کہین مان نہ مان
مین ترا مہمان ہوا۔ کبھی زندگی کی لڑائی
مین مغلوب الغیظ ہو کر بے سپر ہوا
کبھی جوانمردون کی حفاظت آبرو
کے لیے ضبط و تحمل کا چارآئینہ اور
بکتر ہوا۔ کہین ضبط مزاج سے ہمارا
حصار عافیت ہے۔ کہین بزدلی اور
خردماغی سے ہمارا دائمی سبب ادبار
و مصیبت ہے۔ کہین عریانی مین اصلی
لباس انسانی۔ کہین کتون مین قدرتی
پاسبانی۔ کہین نیاید زگرگ چوپانی[1]
کہین گرسٹے ہونڈ کی ناک مین شکار کی
بو۔ کہین سگون مین علی العموم وفاداری
کی خو۔ کہین چیل کے گوشت مین
خاصیت جنون تازی۔ کہین اُلّو کے
گوشت و پوست مین قدرت
احمق سازی۔ کہین تعلقات زن
فرزند سے کسی کا بار سر دوش۔
کہین کم خرچ بالا نشین محبوبہ کی

[1] بھیڑیا کبھی چرواہے کا کام نہین کرسکتا ۱۲

بدولت سبک دوشی سے ہم
آغوش - توجس کا کھاتا ہے - اُس کا
گاتا ہے - توہی کمینون کی زبان سے
احسان جتاتا ہے - خصلت انسانی
مین تیرے رنگ کو ردّ و بدل نہین
تیرا ہی جوہر اصلی کسی تیزاب سے حل
نہین - تیرا چراغ ماہ شب افروز کسی
طوفان کے جھونکے سے گل ہو نہین
سکتا - تیرے گلستان قدرت مین
کسی تدبیر سے بوم بلبل ہو نہین
سکتا - شراب فقط تیری عقدہ
کشائی سے بدنام ہے - وگرنہ
دختر رز کے ذمّے اور کیا الزام
ہے - چاپلوسی مین ہزارون قسم کی
ضمانت تو ہے انسان مین ہزارون
قسم کی عادت تو ہے - کبوتر کو تونے
ہمارا قاصد بنایا - تب تو کہین منشت یہ
ہمیر بے پروا پر مین پروانہ لایا - کہین
بالک ہٹ کہین تریا ہٹ ہے
کہین سوتون کے آپس کی
تسکین سوز اور آفت بارکھٹ
پٹ ہے - کہین ڈوبتے کو تنکے کا
سہارا - کہین انتظار کے خنجر آبدار
سے بے پانی کے وار انیارا -
سوزن طمع بن کر خرد مندون کی
ہمیشہ بیدار آنکھون کو توسیتا ہے
جونک بن کر حفظان صحت کے
لیے ایک عالم کا خون تو پیتا ہے -
کہین عورتون سے صفِ جنگ
مین مردون کا کام لیتا ہے - کہین
زبان سے کار تیغ بے نیام لیتا ہے
بے حیاؤن کے دل کی شرم سوز
دلیری تو ہے - بھوک پیاس اور
سیری تو ہے - خیال رنج کو امنڈا
زمانہ کی بارد سے تو اُتار تا رہتا
ہے - خیال مسرت کو امید نوبہ نو
کا دست شفقت پھیر پھیر کر تو بڑھاتا
رہتا ہے فقط

راقم
فطرت
۱۸۹۶ع

بادشاہ نسب امراض

ہمارے اس عنوان ندرت نشان
کے دیکھنے سے غالبًا آپ کے ناظرین
ظرافت قرین گھبرائینگے - مگر ہمکو
یقین ہے کہ انکی تشویش ساری
تحریر کے مطالعے سے مبدّل بہ تحقیق
ہوجائیگی اور بہت سے تعجب انگیز
امراض کی مطول فہرست اُن کے
ہاتھ آئیگی - ہمنے اپنے تجربہ مین
بعض ذہین قابل اور شوخ طبع
احباب کو دیکھا کہ اوُنھون نے
اپنے چہرے کے بعض خوشنما یا
بدنما داغ کی تعبیر اورنگ زیب
پھوڑے سے کی - ایسے پُر بہار
داغدار حضرات سے جو اس
پھوڑے کی تفصیلی کیفیت پوچھی
گئی تو انھون نے بیان کیا کہ
اس قسم کا پھوڑا اکثر حسین اور
خوشرو نوجوان کو ہوا کرتا ہے اور

اوس کا داغ علامت حُسن مین گنا
جاتا ہے خواہ وہ دوسرے کی آنکھ
اور تجویز مین خوشنما معلوم ہو یا نہو
اورنگ زیب پھوڑے کے داغ
بتانے سے اوس معمولی داغ مین
ایک قسم کی غیر معمولی زینت اور
عظمت آجاتی ہے اور اوس کی
خوبی کا قبول کرنا ضروری ہوجاتا ہے
اس سے زیادہ تحقیق اس بادشاہ
نسب مرض کی نسبت اُن لوگون
سے نہین ہوئی جو داغ کو باغ کیطرح
دیکھتے ہین -

ہم نے اس لفظ کی تحقیق کے
لیے قبل دیکھنے کتب تاریخ و لغت
کے جو اپنے خیال سے کام لیا تو
یہ بات ذہن مین آئی کہ شاید کسی
زمانے مین بادشاہ کے چہرے
پر کوئی پھوڑا نکلا ہو - زخم کے خشک
ہوجانے کے بعد جبکہ کوئی بدنما
داغ یا نشان باقی رہگیا اور اطبا
سے اوس کا مٹانا ناممکن نہوا تو

مصاحبین امرا و وزراے اوس
نشان عظمت نشان کی زینت و
خوبی کی بیحد تعریف شروع کردی
اور اوس زمانے کے اطبا نے بھی اس
جدید مرض کو اپنی تصانیف مین
یہ مرض مبارک داخل کر دیا اسکے
بعد سے جس کسی کے چہرے پر کوئی
نشان یا داغ ہوا اور اوس کی
بدنمائی سے وہ گھبرایا فوراً اوسنے
اورنگ زیب پھوڑے کی عیب پوش
پٹی اوسپر باندھ اپنی خوبصورتی کی
تائید مزید مین اوسکو استعمال کیا۔
اطباے وقت نے کچھ معمولی
علامتین بھی اس حسن افروز پھوڑے
کی کتابون مین لکھدی ہون گی مگر
شاید آج بہت کم لوگ اون کو
جانتے ہین۔ اورنگ زیب پھوڑا
اب اکثر ذلت انگیز اور حقارت خیز
امراض چھپانے کا ایک محفوظ سرپوش
ہے اور خدا جانے کن کن داغون
اور نشانون کی مدحت سرشت
تاویل اس نام سے کی جاتی ہے اور
کتنے بدنما اور ذلت افزا داغون
کے نام یہ شاہی بیماری آتی ہے۔
بعد اس کے ہم نے اپنی راے
کی تائید کے لیے ایشیاٹک سوسائٹی
اپنے دقیانوسی کتب خانے۔ اور
بھی چند پرانے مخزن کتب قدیمہ
مین نہایت توجہ اور مشقت سے
اس مرض کی تلاش اور تحقیق شروع
کی۔ دو تین برس کی تلاش مین الحمدللہ
اب یہ عقدہ حل ہوا اور تحقیق کا
ایک دریا ہماری نظر کے آگے
موج مار گیا۔ ہمارے اپنے کتب
خانے اور بعض قدیم اور نامی
کتب خانون مین فن طب کی نہایت
قدیم اور بیش بہا چند کتابین ہماری
نظر سے گذرین۔ جن کے مطالعے
سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس قسم کے
امراض مین اورنگ زیب (یا اورنگ
زیبی) پھوڑا نہایت متاخرین امراض
مین سے ہے اور اس قسم کے بادشاہ

نسب امراض کی ایک بہت بڑی
فہرست ہے اور اون کی نسبت
اون کتابون مین خاص فصلون مین
حکما نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ
بحث کی ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے
کہ سلطنت کے زائل ہو جانے کے
باعث یہ امراض بھی رفتہ رفتہ
معدوم ہوتے گئے اور آخر کار نہ
مریض رہے نہ معالج۔ اس زمانے
کے اطبا نے تو شاید اون کتابون کو
دیکھا بھی نہین ہے۔ لیکن اطبائے
قدیم نے ان بادشاہ نسب امراض
کی کیا کیا نازک۔ غیر ممتاز۔ اور دلفریب
علامتین لکھی ہین کہ جن کے دیکھنے
سے اون بزرگوارون کی قابلیت
اور جودت طبیعت کا بخوبی اندازہ
ہو سکتا ہے۔

اللہ اللہ سلاطین ماضیۂ ایشیائی
کی کیا جلالت اور عظمت تھی کہ مرض
مین انکی مجرد نسبت سے ایک خصوصیت
طبی پیدا ہو جاتی تھی اور اوس خصوصیت
اور عظمت کا اثر آج تک اس قدر
باقی رہگیا ہے کہ اورنگ زیب سا
پھوڑا اور غدار اور گلدار چہرون کا
نقاب عظمت و زینت مآب بنا ہوا
ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ امراض
کو سلاطین کی نسبت سے عزت
حاصل ہوتی تھی اور ایک زمانہ یہ ہے
کہ ہندوستان مین بہت سے
واقف کار اور تجربہ کار شرفا بہت
سے بادشاہ نسب لوگون سے
نسبت کرنے کو مصیبت و ذلت
سمجھتے ہین گو وہ زبان سے اس کا
اقرار نکرین۔

اب ہم اون بادشاہ نسب امراض
کی جو ہماری تحقیق مین آئے ہین ایک
فہرست مع فہرست کتب ذیل مین
درج کرتے ہین اور امید کرتے ہین
کہ جن حضرات کو ہم سے زیادہ فرصت
اور سرمایۂ کتب طبیہ ہے وہ ہماری
اس تحقیق کو اپنی تائید سے اور
زیادہ چمکائینگے اور اہل ہند کی

معلومات کو اس تاریخی مسئلے کی نسبت بڑھا کر ملک کو فائدہ پہنچائینگے اورنگ زیب پھوڑے کے

ہم قالب امراض :- کیکاؤسی کابوس تاناشاہی مالیخولیا۔ شدادی داد چنگیز خانی بول الدم۔ شیر شاہی خارشت تیمور شاہی نقرس۔ سلیم شاہی گھیگا۔ فناشاہی نواسیر۔ خلجی فالج۔ جمشیدی رعشہ۔ بطلیموسی ذیابیطس راوی جلندھر۔ کالا پہاڑی بخار۔ رنجیتی ناخنہ۔ لندھوری ہیضہ۔ نمرودی آتشک فرعونی رعونت۔ محمد شاہی بحۃ الصوت حجاجی ایلاؤس۔ یزیدی سوزاک۔ مروانی قولنج۔ اردشیر دنبل شاہجہان پھنسی۔ فرخ سیر دردسر۔ داراشکوہ ریاح افرسہ (کوزہ پشتی) اعظیم الشان سرطان۔ نورجہان جھائین۔ نادر بواسیر جہانگیر اختلاج۔ منصور ناسور :-

شواہد کتب :- معالجۃ السلاطین فی امراض الحساطین مخزن الامراض فرہنگ دقیانوسی قرابادین عادل شاہی

نوادرات عالی۔ تجربات جعفری معالجات حکیم عبید زاکانی شفاء السلطان صاحبقرانی۔ ہنڈیۃ العلاج ملا دو پیازہ دیگستانی۔ سفرۃ الامراض فناشاہی۔ لغات الامراض علامۂ بیارستانی۔ قابض الارواح حکیم غوث خان سوداوی۔ مفاجاۃ الاموات ملا غسال الدین گورستانی۔ حقنۃ الخلل فی حقائق العلل حکیم فتح خان اسہالی۔ قارورۃ القول فی تقریر البول حکیم شانۃ الدولہ ریگستانی۔ باؤ بداثر مصنفہ بھٹ جی پدمانند پرپون نگری

راقم

آزاد

حُسن کا مالیخولیا

دوستانہ اور بے تکلفانہ گپ شپ

مرزا اسعاد تمند۔
مرزا ہوشمند۔

ہ۔ (س کو خطاب کرکے) تم سے تو
مہینوں مین نہین ملاقات ہوتی ہے۔
معلوم نہین تم آج کل کس فکر مین پڑے
پھرتے ہو۔ خیریت تو ہے۔

س۔ جی ہان خیریت ہے۔ ادھر کچھ
چند دنون سے مزاج نادرست تھا
اس کے علاوہ مہینے بھر سے مہمانون
کی وہ یورش رہی کہ گھر سے قدم نکالنا
دشوار تھا۔ کہو تمھارا ادھر کیا حال
رہا۔ تمھارے متعلق تو کالج سے باہر
تک نہایت دلچسپ اور گرما گرم
خبرین مشہور ہین۔

ہ۔ (گھبراہٹ کی خوشی کی ادا سے)
وہ کیا۔ وہ کیا ؟

س۔ کیا خوب تجاہل ہے۔ ارے
میان وہی قتل عام جو تم نے برپا
کر رکھا ہے۔

ہ۔ تم بھی کتنے واہی ہو۔ قتل عام
چہ معنے۔ کیا مین نادر یا ہلاکو ہون ؟

س۔ اُن سے کہین بڑھکر ماشاء اللہ

ہ۔ اس مین میرا کیا قصور ہے اگر اس
کے لیے کوئی جوابدہ ہے تو فطرت ہے

س۔ خوش قسمتی کیون نہین کہتے
فطرت بھی خوش قسمتون ہی کو
سنوارتی ہے۔

ہ۔ مین چاہتا تھا کہ کسی روز تم سے
تخلیہ کی ملاقات ہو تو مین کچھ اپنے
خیالات بعض اپنی خاص حالتون
کی نسبت تم سے ظاہر کرون اور
تمھاری راے سے فائدہ اٹھاؤن

س۔ مین کیا اور میری راے کیا۔
یہ تمھارا حسن ظن اور خلوص ہے
کہ تم مجھے اپنے امور مین راے دینے
کے قابل سمجھتے ہو۔ وگرنہ۔ من آنم
کہ من دانم۔

ہ۔ نہین نہین یہ کیا بکتے ہو۔ واللہ

تم ہی تو میرے کالج کے دوستون مین ایک شخص ہو کہ جس کی راے کی میرے دل مین وقعت ہے اور جس پر مین پورا بھروسا کرتا ہون۔ حسن بیشک ایک نعمت ہے۔ مگر

س۔ یہ تو خدا نے تم کو دی ہے۔

ہ۔ میرا فقرہ تمام بھی نہین ہونے پایا تھا کہ تم نے دخل در معقولات کر دیا۔

س۔ خیر ارشاد ہو اب مین ساکت ہون۔

ہ۔ مگر اس کے ساتھ ہزارون آفتین بھی لپٹی ہوئی ہین۔ اور خدا جانے کن کن خطرناک گھاٹیون مین یہ انسان کو لے جاتا ہے اور زندگی کے کوچون مین کیا کیا ٹھوکرین کھلواتا ہے۔

س۔ کوئی گل بھی ایسا ہے جو خار سے خالی ہو۔ اکثر اچھی چیزون کے ساتھ ضرر کے پہلو ہین۔

ہ۔ بیشک۔ مگر میری حالت ایک خاص ہے اور مین بہت ہی مشکل مین گرفتار ہوتا چلا جاتا ہون۔

س۔ پھر تم اپنے کو روکتے کیون نہین ہو۔

ہ۔ میرے اختیار کی بات نہین ہے دوسرے کی طبیعتون اور دلون پر کیا قابو ہے۔

س۔ کالج مین تو تم ہم لوگون مین سب سے تہذیب یافتہ طور کے وضعدار اور فیشن ایبل نوجوان تصور کئے جاتے ہو اوس روز آخر مسٹر (ش) پروفیسر نے کہی نا دیا کہ لندن کی گلیون مین تم پر ضرور ارمنی بچے کا دھوکا ہوگا۔

ہ۔ اب تم مجھے بنانے لگے۔ (دل ہی دل مین خوش ہو کر)

س۔ واقعات کا بیان اگر بنانا ہے تو اسکا جواب میرے پاس نہین ہے کیا تم اس کا بطلان کر سکتے ہو کہ جو مین نے بیان کیا ہے۔

ہ۔ (مسکرا کر) نہین مین تم کو جھوٹا تو

کہہ نہین سکتا مگر ہان کسی قدر مبالغہ سے
تمھاری تقریر کبھی خالی نہین رہتی۔
س۔اس مین حاشا مین نے مبالغہ
سے کام نہین لیا ہے انگریزی تعلیم
کا کیا یہی فائدہ ہے کہ انسان بیہودہ
طور پر مبالغہ کرے۔ ہان تو پھر یہ کہو
کہ تمھاری جان آفت مین کیون ہے
اپنے حسن سے فائدہ اوٹھاؤ۔مزے
کرو۔ گلعذارون کے حلقے مین چمکو۔
پری وشون کے گلے کے ہار بنے رہو۔
چشم ماروشن دل ماشاد۔ پھر
فقط کا ذکر کیا۔ واللہ تمھارے بعض
ہجے سمجھ مین نہین آتے۔
ہ۔سنو بھئی میری مصیبت یہ ہے
کہ ایک زمانہ مجھے چاہتا ہے اور ایک
عالم حسد کرتا ہے اور دشمن بنا جاتا
ہے۔میری راے مین اس مین سے
کوئی فعل غیر فطرتی نہین۔ حالت یہ ہے
کہ جس قسم اور جس قماش اور جس درجہ
کی عورت نے مجھے دیکھا وہ عاشق
ہو گئی اور دو چار ہی دن مین اپنی
اداؤن اور حرکتون سے بیتابی کا اظہار
سیکڑون طرح سے کرنے لگتی ہے پھر
تو پیام ہے۔ سلام ہے۔ اشارہ ہے
کنایہ ہے۔غمزے ہین۔ نخرے ہین۔
پان پیشکش ہے۔جان حاضر ہے۔
افیون کھانے پر مستعد۔جان دینے
پر تیار۔ گھر سے نکل جانے پر اصرار۔
نکاح اور متعہ پر دل سے راضی۔
س۔کیا اس مین گھر گرہست اور
برادری اور قرابت کی عورتین بھی
شامل ہین یا وہ اس سے مستثنے ہین؟
ہ۔غضب تو زیادہ یہی ہے کہ اس
جنون مین ہر قسم کی عورتین مبتلا ہین
مین کرون تو کیا کرون۔ اور اس مین
تم ہی بتلاؤ کہ میرا کیا قصور ہے۔
نہ گھر مین چین ہے اور نہ باہر پناہ
ملتی ہے۔جدھر سے ہو کر مین نکلا
نسوانی آنکھون کے فرش ہین کہ میرے
قدمون کے استقبال کے لیے بچھے ہے
ہین۔سڑک پر سے ہو کر نکلنا مشکل ہے
ہر کوٹھے سے آتش عشق شعلہ زن ہے

س - یہ تو تم نے واللہ ایسی روداد
بیان کی کہ میرے ہوش اوڑ گئے واقعی
تم تو اونیس صدی کے تہذیب یافتہ
مہادیو نکلے -
ہ - مین تو تم سے دوستانہ مشورہ
کیا چاہتا ہون اور تم ہو کہ دلگی کرنے
پر اودھار کھائے بیٹھے ہو -
س - نہین جی اس مین دلگی کیا ہے
واقعی تمھارا قصہ محض عجیب وغریب
ہے - مین تم کو اس غیر معمولی دلفریبی
کی قوت پر مبارکباد دیتا ہون -
ہ - یہ سب کچھ تو ہے مگر میری
اسٹڈی مین بھی اس سے بہت بڑا
فتور واقع ہوا - اور ان خیالات مین
ایسا گھرا رہتا ہون کہ طبیعت کورس
کی طرف مطلق متوجہ نہین ہوتی ہے
اور میری صحت بھی کسی قدر مخدوش
ہو چلی ہے -
س - حسن وعشق کا شیدا یونیورسٹی
کورس کیونکر یاد کر سکتا ہے - اور اب
میری راے مین تم کو چندان ضرورت

بھی پڑھنے کی نہین ہے - دو چار
(ایا ریس) دولتمند خاتونون یا دو
ایک امیر کسبیون کو لے مرو پھر
عمر بھر مزے اوڑاؤ - کہان کا امتحان
اور کیسی ڈگری - پھر جس کو چاہو
تم خود ڈگری دو - اور جس کا مقدمہ
چاہو ڈسمس کر دو -
ہ - ہان ایسی نظیرین تو انگلستان
اور فرانس مین بھی بہت ہین اور
وہان بھی میرے کلاس کے لوگ
بہت کچھ - مفت را چہ باید گفت -
کے اصول پر بے خلش عمر بھر مزے
اوڑاتے اور عیش کرتے ہین - اور
اس ملک مین بھی اعلیٰ درجہ کے
مسلمان اور رؤسا اور عہدہ دارون
مین اس کی اکثر مثالین ملتی ہین -
س - تو پھر تم کو تامل کیون ہے -
اور تم کو کھٹکا کس بات کا ہے؟ سہ
درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست
ہ - یہ سچ ہے مگر مین اسی کی دلشکنی
بھی کرنا پسند نہین کرتا ہون - اور

اس خیال کی پابندی سے مجھے
بہت تکلیف بھی ہوتی ہے۔ گو مین
اس کثیر جماعت کی تمنا بر لانے سے
تو رہا مگر ہان حتی الوسع سب کی تشفی
مختلف عنوان سے کرتا رہتا ہون۔
ورنہ دو چار ہی دن مین قیامت ہو جائے
اور شاید سرکاری پاگل خانے مین
مجنونہ عورتون کے رہنے کی جگہ نہ ملے۔
س۔ اگر واقعی یہی حالت ہے جیسا
کہ تمھارا بیان ہے تو شاید سرکار کو
اون بدبختون یا نیک بختون سے
پہلے تمھارا بندوبست کرنا ہوگا کیونکہ
اس طرح کی مجنونانہ اثر پھیلانے کی
ایک چیز پبلک کے امن و عافیت کی
مخل سمجھی جا سکتی ہے۔
ج۔ مین بھی تو اکثر انھین باتون کو
سوچکر متردد ہوتا ہون اور تم سے
مشورہ کرنے کی بھی یہی وجہ ہے۔
س۔ بازاری معاملہ تو چندان
مشکل نہین ہے مگر ہان اور دوسرے
قسم کے معاملون کا جو ذکر آپ نے کیا
وہ البتہ ہر اعتبار سے بہت خوفناک
ہین اور وہان تو آپ پر قانون کا زبردست
ہاتھ بھی پڑ سکتا ہے۔ یہ دوسری
شق بہت خراب ہے اس سے آپ
ضرور باز آئے ورنہ قانون اور سوسائٹی
کوئی آپ کو معاف نہ کریگی۔
ج۔ اوس مین میرا قصور کیا ہے اگر
کوئی گرہست اور قرابت کی عورت
مجھ پر مرے یا جان دے تو مین
کیا کرون پاکبازانہ مبادلہ محبت و
اخلاق مین کیا نقصان ہے۔ تمام
تہذیب یافتہ ممالک مین اس قسم کے
معاملات ہوتے اور اون سے
اخلاقی نتیجے نکلتے ہین۔ مگر یہان تو
خیالات کا ماتھا اس طرح بگڑا ہوا
ہے کہ ادھر نگاہ محبت کسی طرف
پھری اور بدنیت اور بدتہذیب
ہندوستانیون نے سخت آبروریز
الزام عورت و مرد کو لگا دیا اور
سیکڑون جھوٹی باتین اپنے
خیالات کی کل مین ڈھال دین۔

س ۔ فقط الزام و لزام نہین بلکہ ملک تو خدا کے فضل سے ابتک اس قدر وحشی ہے کہ ایک ادنے سے ادنے اور رذیل سے رذیل آدمی بھی اپنی عورت کو ذراسی بیوفائی اور بد اطواری کے شک پر ذبح کر ڈالتا ہے سیکڑون عورتون کے ناک کان روز کاٹے جاتے ہین بیسیون مختلف طرح سے ایک بیوفائی کی ادا اور ادنے اسی بد اطواری کے شک پر مار ڈالی جاتی ہین ۔ ایسے معاملون مین بدکار بدنیت اور بد نہاد مردون کی جو سزائین ہوتی ہین اون سے شاید آپ واقف نہین ہین ۔ وہ مضامین بہت خوفناک اور شرمناک ہین ۔ اسلیے مین اون کے بیان کرنے سے باز رہتا ہون ۔

ہ ۔ پھر کیا یہ سب بزدلی اور بے تعلیمی کا سبب ہے کہ بہائم منشانہ برتاؤ اور غیر مہذبانہ شیخی ایسے نازک اور بے ضرر معاملون مین ہوا کرتی ہے مجھے بھی کسی قدر اسکا تجربہ ہو چکا ہے مگر خیر اوس خوفناک زینے تک نہین بڑھا تھا ۔ خود میرے عزیز و واقارب ایسے وحشی ہین کہ عورتون کا اپنے بھائی بندون سے ہنسکر بات کرنا کفر جانتے ہین ۔ بھلا اس حماقت کا کوئی علاج ہے ۔

س ۔ آپ سے دوستانہ کہے دیتا ہون کہ آپ کا جو جی چاہے آپ کرین ۔ اپنے خیالات تہذیب کو جس زینے پر چاہین رہنے دین مگر للہ اس قسم کے معاملات مین ہرگز در نہ آئین ورنہ سوسایٹی کی دائمی سزا الگ آپ کو عمر بھر عذاب شدید مین مبتلا رکھیگی اور وہ اوس صورت مین کہ آپکی جان بچی رہی ۔ ورنہ جب کبھی کسی ہندوستانی شریف یا رذیل سے ایسا معاملہ پیش آئیگا تو کتے کی موت مار کر آپ کو ایک گڑھے مین گرا دیگا اور خوشی سے جا کر پھانسی چڑھ جائیگا ۔

ہ - مگر انگریزون مین روزانہ عورت
و مرد مین ہنسی تفریح ہوتی ہے اور
وہ لوگ آپس مین ملتے جلتے ہین۔
اور امریکا مین تو اب ایسی آزادی
ہے کہ ہر عورت اور ہر مرد ایک زمانہ
معین کے لیے ایک دوسرے سے
عیش کرنے کا اگریمنٹ کر لیتا ہے۔
س - یہ نہ امریکہ ہے نہ انگلستان
نہ وہان کے رسوم و قوانین یہان
مروّج ہین - آپ کو اپنی جان اور
آبرو کی اگر خیر منظور ہے تو بہت
ہوشیار ہو جائے اور ان کوچون
مین ہرگز قدم نہ رکھئے اور ان مضامین
کا ذکر کسی شخص کے سامنے نہ کیجیے
مین نے افسوس کے ساتھ آپ کے
یہ حالات و خیالات سُنے - اگر آپ
کا یہی حال رہا تو پھر آخر بکرے کی
مان کب تک خیر منائیگی۔
ہ - فقط یہ خیالات و رسوم ہی نہین
بلکہ میرے اکثر عزیز و احباب بھی
میری عالم فریبی کو دیکھ کر مجھسے
جلنے لگے ہین اور ان لوگون نے میری
نسبت بہت سی غلط روایتین مشہور
کر دی ہین - (ف) اگو رشتے مین مجھ سے
بڑے ہوتے ہین مگر اونکی آرام جان
بی - م - مجھپر مرنے لگین - میرا ناک مین
دم کر دیا - انسانیت کے تقاضے نے
مجھے بھی تھوڑی سی توجہ کرنے کے لیے
مجبور کیا - پھر اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اب
حضت میرے خون کے پیاسے ہین
اپنی صورت - میری صورت - اپنی قوت
میری قوت کو نہین دیکھتے - نیچر کے
قواعد پر بھولے سے نظر نہین ڈالتے
مگر غصہ ہونے کو تیار رہین - ابھی تک
اون سے صفائی نہین ہوئی۔
س - خدا چاہے تو عمر بھر نہ ہوگی۔
ہ - کیون ؟
س - مین اون کو خوب جانتا ہون
وہ بھی غیر مہذّب وحشی ہین۔
ہ - اسی قسم کے نیم وحشیانہ خیالات
نے مجھے سخت تنگ کیا ہے اور اب
میرا جی گھر مین نہین لگتا ہے - مین

کیونکر ایسے غیر مہذب آدمیون کے ساتھ زندگی بسر کرون جو فطرت کی ہر قوت کو بیکار رکنا چاہتے ہین۔

س۔ آپ سے تو اس سے پہلے عرض ہی کر چکا ہون کہ دو ایک ایا ریس (کسی قسم کی ہون) لے مرئے پھر نہ عزیز و اقارب تکلیف دینگے نہ نیم وحشی لوگون کے خیالات کے سمی ابخرون سے آپ کا روشن اور نازک دماغ خراب ہوگا۔ جہان بقول آپ کے یہ عالم فریبی ہے تو پھر انھین مین دو چار کو منتخب کر لیجیے۔ اگر کہئے تو دو چار بازار کی سونے کی چڑیائین خود آپ کو بتا دون۔ ہان دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی تو مجھے کچھ خبر نہین وہ آپ جانین کہ آپ کی برادری یا قرابت مین کون اس لائق اور اس کام کی ہین۔

ہ۔ یہ تو ہے مگر بازاری معاملہ مین ذلت کا خوف ہے اور خانگی معاملہ خالی از دقت نہین۔

س۔ جب یہی ہے تو پھر لعنت بھیجئے۔ خود اپنی قوت بازو سے کچھ کمائے مزے اوڑائیے اور تیر تکے پر اوقات رکھئے۔

ہ۔ ہان کچھ تو کرنا ہی ہوگا۔ پہلے ان آفتون سے تو کسی قدر فرصت مل لے کیا کہون کل ہی کا ذکر ہے۔ ایک چمارن پنگھٹ کے قریب سے جا رہی تھی اوس سے جو چار چشمی ہوئی بس سکتے کے عالم مین کھڑی ہوگئی۔ اب اوس وقت سے میرے بنگلے کے گرد چار پھیرے تو کر گئی ہے اور عجب حالت اوس کی ہوگئی ہے۔ یہ تو ایک نقل مین نے آپ سے کہی۔ روز یہی صورت ہے۔ گھر سے نکلنا مشکل ہے۔ ایک کنجڑن پڑوس مین رہتی ہے کیسقدر طرحدار ہے۔ وہ روز آنکھین لڑائے کھڑی رہتی ہے اور بیسیون پیغام اوسکے آچکے ہین۔

س۔ مبارک باشد۔ بیش باد۔ اور مین کیا کہون۔

ہ - میری طبیعت خود ایک اولجھن مین پڑی ہوئی ہے اور مین فیصلہ نہین کرسکتا کہ کیا کرونگا۔

س - ہان آپ تو راجہ اندر سے اور ہمارے اودھ کے جہان پناہ سے اسی عمر مین بڑھ گئے۔ تعجب نہین کہ آیندہ زمانے مین آپ بھی نشان خلقت کی طرح خاص خاص فرقہ کے لوگون کے پوجنے کی چیز مانے جائین۔

ہ - تم سخت مہمل آدمی ہو۔ مین کیا کہہ رہا ہون اور تم کیا بک رہے ہو۔ مین تو واقعات تم سے کہتا ہون اور تم پھر مجھے بنانے کی فکر مین ہو۔

س - جو کچھ حالات آپ بیان فرماتے ہین اوس پر سواے اس راے کے اور کیا راے قائم ہو سکتی ہے۔

ہ - آپ نے شاید بنگالے کی سیر نہین کی ہے۔

س - جی نہین۔

ہ - واقعی بعض بنگالیون نے بڑی ترقی کی ہے اور اون کے خیالات۔ معاملات آزادی نسوان مین بہت روشن اور لائق تعریف ہین۔ اُنکی عورتین مثل فرنگنون کے تعلیم یافتہ ہین۔ اور خوب مردون سے ملتی جلتی ہین۔ عیاشون مین تو دِلّی کی لاٹھی ایک کے بوجھ کا طریقہ مروّج ہے۔ یعنے چار پانچ عیاش ملکر ایک عورت کو نوکر رکھتے ہین۔ سب کے اوقات ملاقات مقرر اور بٹے ہوے ہین۔ کسی را با کسی کارے نباشد۔ کا پورا پورا برتاو۔ کہان ایک وہ لوگ ہین۔ اور کہان ایک ہماری جماعت کے لوگ ہین۔

س - جی ہان۔ آج کل کی تہذیب نے بہت سی مشکلون کو حل کر دیا ہے معلوم ہوتا ہے بنگالیون سے اور آپ سے خوب قاردرہ لڑا ہے اور اون کے آزادانہ خیالات کا پالش آپ کے قلب و دماغ پر ہوا ہے۔

ہ - بیشک - مین اون لوگون کو بہت
پسند کرتا ہون کیونکہ وہ لوگ تہذیب یافتہ
ہین - مس جی - ٹی - سے مجھ سے بڑی
ملاقات ہے اور اون کے والدین
اس قسم کی پاک محبت کو اور بڑھاتے
ہین اکثر معصومانہ شوخیون سے چشم
پوشی کرتے ہین - وہان کوئی کان ناک
نہین کاٹتا ہے -
س - کیا آپ بنگالی ہو جا سکتے ہین
اگر یہ ممکن ہو تو کل ہی ٹوپی اوتار ڈالئے
اور مہاشا لوگون مین ملجائیے بس بھی
ملے گی - اور بیبی بابا بھی ملجائینگی -
ہ - ملنا کیا مشکل ہے - اب تو اونکی سوسائٹی
مین داخل ہونے کا دروازہ کھلا ہوا ہے
مین برہمو ہو جاؤن تو کل خوشی سے
وہ لوگ مجھے اپنی جماعت مین لے لینگے
ایک عمدہ قانون سے شادی کر دینگے -
س - مگر پھر جب اوس فرقہ کی بھی تمام
عورتین آپ پر مبتلا ہو جائینگی تو بڑی
آفت مچیگی - ایک انار صد بیمار کی قطع
آپ کی بنیگی - آپ کے قوی بھی تو نظاہر

بہت ہی نازک ہین پھر آخر کیا ہوگا -
وہان ایک سے زیادہ زوجہ کی بھی جائز
نہین ہے اور وہ لوگ آئین وقانون
بھی جانتے ہین - خلاف قانون کام ہوگا
تو آپ پر تڑسے مقدمہ بھی چل جائیگا -
ہ - نہین مین بنگالی نہین بن سکتا ہون
یہ تمھارا خیال غلط ہے - چونکہ مین دیکھ
رہا ہون کہ فطرت کے ایسے عطیہ کا
جو مجھے عنایت ہوا اس نیم وحشی
ملک مین برباد کرنا خدا کی (اگر وہ ہو)
ایک قسم کی ناشکر گزاری ہے - اس لیے
اوس سے فائدہ اوٹھانے اور اپنے
ابنای جنس (علی الخصوص فرقہ اناث)
کو لذت اور خوشی دینے کے خیال سے مین
انگلستان جانے کا عزم مصمم رکھتا ہون -
س - اتنی دیر مین تم نے دل کی بات کہی
میری رای مین اس سے بہتر صلاح
تمھارے لیے نہین ہے - بسم اللہ -

راقم

اوبزرور

رویداد اجلاس حنجال کونسل

منعقدہ یکم اپریل ۱۹۰۳ء

منتخب شدہ ممبرون نے ذیل کے سوالات کئے جنکا جواب سرکاری ممبرون نے قاعدہ کے موافق دیا۔

آنریبل منشی ٹینی پرشاد

(۱) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اس کی خبر ہے کہ ایک مہینے سے دریائے جمنا (برھم پوتر) کے اوس حصے مین جو ضلع میمن سنگھ کے متصل ہے جنگلی شوربن بلاو اور دیگر اسی قسم کے جانورون کی سیکڑون لاشین بہی چلی جاتی ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی قسم کا مہلک مرض وبائی ان جنگلی جانورون مین پھیلا ہے جس وجہ سے کثرت سے اودھر کے جنگلون مین یہ جانور مرے ہین کیا گورنمنٹ نے فورسٹ ڈیپارٹمنٹ کے افسرون سے اس غیر معمولی ہلاکت کی وجہ دریافت کی ہے اور کیا تدابیران جانورون کو (جو خدا کے مخلوق ہونے مین ہر طرح ہمارے برابر ہین) اس ہلاکت سے بچانے کی سوچی ہین؟

آنریبل مسٹر شارپ

جواب۔ خس کم جہان پاک۔

(۲) سوال۔ کیا گورنمنٹ کی توجہ اخبار بھارت درپن مورخہ ۳۔ مارچ ۱۹۰۳ء کی طرف ملتفت ہوئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وسط ایشیا سے مغلون اور ترکون کی ایک نہایت ہی خانہ بدوش دغاباز پرشور اور خوفناک جماعت مشرقی اور جنوبی بنگالہ کے مختلف مقامات مین پھر رہی ہے اور انکے ساتھ گھوڑے خچر بیل

اور دیگر قسم کے چارپائے ہین
اور یہ لوگ اپنے جانورون کو
زبردستی غریب کاشتکارون
کے کھیتون مین چرا کر اونکا نقصان
عظیم کرتے ہین اور درصورت
مزاحمت کے اونکو مارتے ہین
اس آفت ناگہانی کے نازل ہونے
سے غایت درجہ کی وحشت خوف
اور بے اطمینانی اون اطراف مین
پھیلی ہے۔

ایضاً۔

جواب۔ ماراچہ ازین قصہ کہ گاو آمد
وخر رفت۔

(۳) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اس کی خبر
نہین ہے کہ چند سال سے ایک
کثیر تعداد کابلیون کی اس صوبے
مین مہاجن کا کام کرتی ہے اور
یہ لوگ یہان کے غریب کمزور اور
معصوم صفت رعایا اور دیگر
پیشہ ورون کو فریب اور دغا کے
جال مین پھنسا کر بہت ہی زیادہ
سود پر روپے قرض دیکر تباہ
کر رہے ہین اس قرض کے روپیہ
کے ادا کرنے کے لیے بہت کم
یہ لوگ قانونی کارروائی کرتے
ہین اور اکثر لوٹ مار کی سرسری
کارروائی سے اپنا روپیہ مدیون
سے زبردستی وصول کر لیتے
ہین کیا گورنمنٹ ایسے سخت ظلم
اور تعدی سے اپنی غریب رعایا کو
پناہ دینا ضروری نہین سمجھتی ہے

ایضاً

جواب۔ گوشت خر و دندان سگ۔

(۴) سوال۔ کیا گورنمنٹ پراونشل سروس
ممبرون سے کسی کو اس لائق
نہین سمجھتی ہے کہ وہ عہدۂ سکرٹری
اور گورنمنٹ سپرنٹنڈنٹ اسٹیشنری
اینڈ اسٹامپ پر مقرر ہو اور اگر
گورنمنٹ انکے تقرر مین کوئی قانونی
عذر نہین دیکھتی ہے اور اس سروس
مین قابل اور تجربہ کار عہدہ دار
بھی موجود ہین تو کیا وجہ ہے کہ

آج تک کوئی ممبر اس سروس کا
اون عہدون پر مقرر نہین ہوا۔

ایضاً۔ جواب۔ گورنمنٹ ان عہدہ دارونکی اعلیٰ
عہدون پر ترقی دینیکے مسئلے پر غور کر رہی ہے۔

(۵) سوال۔ کیا وجہ ہے کہ ایسے ایسے
نامی اور قابل انڈین ممبران بار
کے ہوتے ہوئے کہ جو دنیا کی
عدالت کے باعث زینت اور
فخر ہو سکتے ہین گورنمنٹ کسی انڈین
کو عہدۂ ایڈوکیٹ جنرلی پر مقرر
نہین کرتی ہے۔

ایضاً۔

جواب۔ رموز مملکت خویش خسروان دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

آنریبل بابو بگلا چرن داس۔

(۶) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اس کی
واقفیت نہین ہے کہ بسبب
کثرت محنت دماغی اور ملیریل اور
مرطوب مقامات مین رہکر کام کرنے
کے ایک کثیر تعداد منصفون کو
سب ججون کی مرض آب نزول
مین مبتلا ہو کر بے وقت کی موت
کی دعوت ہی صرف نہین کرتی ہے
بلکہ اپنے فرائض منصبی کے انجام
دینے سے روز بروز قاصر ہوتی
چلی جاتی ہے اگر گورنمنٹ کی توجہ
اس طرف ملتفت ہوئی ہے تو کیا
تدبیران وفا شعار اور قیمتی عہدہ دارون
کی اس آفت سے بچانیکی گورنمنٹ
کر رہی ہے یا کرنا چاہتی ہے یہ بھی
جاننے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ
پانچ برس مین اس مرض کے سبب
سے کتنے عہدہ دارون نے دار البقا
کا سفر کیا ہے اور کتنون نے
بمجبوری پنشن لے لی ہے۔

آنریبل مسٹر فوکس۔

جواب۔ جس مرض کے حسرت ناک
طور پر ممبران جوڈیشل سروس مین
پھیلنے کی طرف آنریبل ممبر نے
توجہ دلائی ہے اسکی خبر گورنمنٹ

کو ہے مگر اونکو یہ جاننا چاہئے کہ
جن اضلاع مین یہ عہدہ دار مامور
ہین وہان سیکڑے مین پچہتر آدمی
کو اس قسم کا مرض ہے اور اس کی
کثرت آب و ہوا کے خاص اثر پر
موقوف ہے جس مین گورنمنٹ کو
کچھ دخل نہین علاوہ برین تجربہ سے
دیکھا گیا ہے کہ اس قسم کے امراض
سے کسی قسم کا خلل ان عہدہ دارون
کے کام کی انجام دہی مین واقع
نہین ہوتا ہے بلکہ وہ ایک استقلال
اور تسکین کے ساتھ اپنی جگہ قائم
رہکر اپنے فرائض منصبی کو مضبوطی
سے انجام دینے کے عادی ہوتے
چلے جاتے ہین اور کسی طرح یہ مرض
اونکے ظاہری اقتدار اور اعتبار
مین خلل انداز نہین ہوتا ہے اور
نہ اونکے وزن کو پبلک کی آنکھ
مین گھٹاتا ہے جن لوگون کا مرض
اوس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اوسمین
فن جراحی سے مدد لینے کی ضرورت

ہوتی ہے اونکے لیے گورنمنٹ
کا ایک حکم نمبر ۱۵۶۲ مورخہ ۳۰۔
جون سنہ ۱۹ع میڈیکل ڈیپارٹمنٹ
سے جاری ہوچکا ہے اور جسکا یہ
منشا ہے کہ ہر ایسے عہدہ دار کو اسکا
اختیار ہوگا کہ کلکتہ میڈیکل کالج مین
آنکر وہان کے نامی اور گرامی سرجن
سے آپریشن کروا کر اس تکلیف
سے سبکدوشی حاصل کرلے۔ اسکے
متعلق کل اخراجات کی ذمہ داری
گورنمنٹ رعایتاً کریگی۔ یہ حکم لوکل گزٹ
مورخہ ۹۔ جولائی سنہ ۱۹ع ۲۷ ورق
مین چھپ چکا ہے گورنمنٹ
اسکو تہذیب کے خلاف سمجھتی ہے
کہ ایسے امراض کے متعلق کوئی
نقشہ تیار کروا کر ممبرون کی واقفیت
کے لیے پیش کرے اور شاید
تمام آنریبل ممبرون کو
ایسی زیادہ دلچسپی ایسے
نقشون سے نہین ہے۔

آنریبل بابو بھتم چرن داس

(۷) سوال - کیا گورنمنٹ نے اخبار پتر کا مورخہ ۲- مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کے پرچہ مین یہ ملاحظہ کیا ہے کہ بھوت نگر کے مجسٹریٹ صاحب اپنی حکومت اور ذاتی اقتدار کا دباؤ ڈالکر مینوسپل الیکشن مین چند ایسے اشخاص کو منتخب کروا دینا چاہتے ہین کہ جنکو وہان کے ٹکس دینے والے دل سے پسند نہین کرتے اور جو اونکے حقوق کی پوری حفاظت کبھی نہین کر سکتے اور جن پر اونکا اعتماد نہین ہے اور اس ناجائز کاروائی کا بالکل آیہ اثر پڑیگا کہ چند عمدہ امیدوار جنکو رعایا اپنی زبان جانتی اور بہت مانتی ہے وہ منتخب نہین ہوسکینگے کیا گورنمنٹ صاحب مجسٹریٹ کے ہاتھ کو اس بے ضابطہ اور نامناسب کارروائی سے نہین روکے گی اور کیا گورنمنٹ یہ نہین سمجھتی ہے کہ ایسی کاروائی لوکل سلف گورنمنٹ کے اصول کے بالکل خلاف ہے۔

آنریبل مسٹر ہوبگ مینوسپل سکریٹری

جواب - گورنمنٹ کو جہانتک خبر ہے صاحب مجسٹریٹ بھوت نگر نے ابتک کوئی ناجایز یا خلاف ضابطہ کارروائی وہان کے مینوسپل الیکشن کے متعلق نہین کی ہے اور نہ اونسے ایسی امید کیجاتی ہے کیونکہ وہ علاوہ ایک تجربہ کار اور سنجیدہ عہدہ دار ہونے کے لوکل سلف گورنمنٹ کے مشہور دوست ہین اسقدر گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ اس شہر مین دو مینوسپل پارٹی ہین جنکے اراکین اکثر آنریبل ممبر کے آنریبل پروفیشن کے لوگ ہین اور ہمیشہ زمان الیکشن مین اونکے آپس مین غایت درجہ کی

آبرو ریز اور عافیت سوز خانہ جنگی ہوا کرتی ہے جسکا ایک برا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کبھی وہان سے کوئی عمدہ آدمی منتخب نہین ہوتا ہے چنانچہ گورنمنٹ کو خبر ہے کہ ابکی بھی وہان سے ایک راجہ کا پیادہ اور ایک سی کلاس بدمعاش ممبر منتخب کیا گیا ہے۔

آنریبل مہاراجہ ہنومان چندر سنگھ

(۸) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اسکی خبر نہین ہے کہ ضلع بیربھوم مین یکایک ایک بہت بڑا قافلہ خاص قسم کے موذی اور بدذات بندرون کا کسی طرف سے آگیا ہے اور وہان کی رعایا کو ان بندرون کی وجہ سے سیکڑون قسم کا جانی اور مالی نقصان پہنچ رہا ہے اور ایک شدید بے اطمینانی تمام ضلع مین پھیلی ہوئی ہے اور بہت سے لوگ اس ضلع سے بھاگ رہے ہین یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ان بندرون کے دانتون مین ایک خاص قسم کا زہر ہے اور انکے کاٹے ہوئے آدمی پر ہائیڈرو فوبیا (سگ گزیدہ) کے آثار چوبیس گھنٹے مین نمودار ہوتے ہین۔ اگر گورنمنٹ کو اسکی خبر ہے تو گورنمنٹ نے اس آفت کے دفع کرنے کے لیے کیا تدبیر سوچی ہے اور کیا احکام جاری پائے ہین انسے پبلک کو مطلع ہونے کا موقع دیکر ممنون کرے۔

آنریبل مسٹر فوکس چیف سکرٹیری

جواب۔ جس ہیمونی وبا کی طرف آنریبل ممبر نے توجہ دلائی ہے اس کی کوئی خبر گورنمنٹ کو نہین ہے بہت تحقیق کرنے کے بعد حکام سے معلوم ہوا کہ ضلع بیربھوم کی ایک بستی مین جو پہاڑ تلیسی کے قریب ہے ایک بڑا جنگلی بھالو

بھاگ کر نکل آیا تھا اور اوسنے
اوس اطراف کے دو چار شخصون
کو زخمی کیا تھا صاحب مجسٹریٹ
نے اوسکو گولی سے شکار کیا ہے
اور زخمیون کو ہسپتال مین بھجوادیا
ہے اس جانور کے مجروحین کے
زخمون مین کوئی خاص سمیت
صاحب سول سرجن نہین پاتے
ہین تاہم آنریبل ممبر کے شکوک
رفع کرنے کے خیال سے گورنمنٹ
نے حکم دیا ہے کہ اس بھالک
کے دانت کیمیکل اکزامنر کے
یہان امتحان کے لیے بھیجدیے
جائین نتیجۂ امتحان آیندہ کونسل
مین ممبران عالیشان کی واقفیت
کے لیے پیش کیا جائیگا

آنریبل مولوی مقراض الدین احمد خان

(۹) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اخبار پنجالی
مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۰۳ء کے پرچہ
سے یہ خبر ملی ہے کہ مسٹر ہاٹ
ہیڈ مجسٹریٹ ضلع احمق آباد نے
ایک معزز وکیل کی پگڑی اون کی
گردن مین لٹکوادی اور اجلاس کے
کونے مین اونکو ناحق اس جرم پر
مقید کردیا کہ وہ جب اجلاس پر
گئے تھے تو انھون نے وہان
کھکارا اور غلطی سے زمین پر پان
کی پیک گرادی تھی اس شدید
جابرانہ کارروائی سے وہان کے
بار مین سخت کھلبلی مچی ہے اور
ممبران بار نے اونکے اجلاس
مین کام کرنا چھوڑ دیا ہے اور اس
سے پبلک کو سخت تکلیف اور
نقصان پہنچ رہا ہے۔

آنریبل مسٹر فوکس چیف سکریٹری

جواب۔ گورنمنٹ کی توجہ اس اخبار
کے مضمون کی طرف متوجہ ہوئی
تھی عند التحقیق معلوم ہوا کہ اخبار
مذکور نے بہت سے غلط اور بے
بنیاد مضامین لکھے ہین اور مبالغہ

اور سخن آرائی سے خوب کام لیا
ہے۔ صاحب مجسٹریٹ نہایت
خلیق متواضع اور ملنسار شخص
ہین مگر اندنون اون کی صحت خراب
ہے اور جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کسی قدر
دماغ کمزور ہو گیا ہے وہ ۱۵ مئی
کو فرلو پر ولایت چلے جاتے ہین
ایک وکیل جسکو شدید کھانسی
تھی وہ اس حالت علالت مین
فقط زرکشی کے لالچ سے کچہری
مین صاحب موصوف کے اجلاس
مین حاضر ہوا تھا اور زور زور
سے کھانس کر نہ فقط تمام اہل معاملہ
اور اہل پیشہ کے کامون مین خرابی
ڈالتا تھا بلکہ اجلاس کے کمرے کو
تھوک تھوک کر بے تہذیبی سے
غلیظ بناتا تھا۔ صاحب مجسٹریٹ
نے اسکو کمرے سے نکل جانے کو
کہا مگر اوس شخص نے اس حکم
کی تعمیل نہ کی اور ترشروئی سے
گستاخانہ جواب دیا۔ اس قصور پر

صاحب موصوف نے اسکو
چشم نمائی کی تھی اور اون کی یہ
کارروائی بخیال انکی کمزور حالت
صحت اور بوجہ اسکے کہ شخص
مذکور ایک عام مقام مین نہ فقط
لوگون کی عافیت و آرام مین
خلل ڈالتا تھا بلکہ وہان کی سینیٹری
حالت کو بے محابا اور بے تمیزانہ
بگاڑ رہا تھا۔ بہت بجا تھی۔

ایضاً

(۱۰) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اسکی خبر
نہین ہے کہ کورٹ آف وارڈس
مین جتنے رؤسا اور امرا کا اسٹیٹ
لے لیا گیا ہے اون مین کثرت
سے لاولدی کا مرض پھیلا ہوا ہے
کیا گورنمنٹ نے اس خوفناک
حالت کے پیدا ہونے کی وجہ دریافت
کی ہے اگر کیا اسکا کوئی نقشہ
کونسل مین پیش کیا جا سکتا ہے کہ
گزشتہ تیس برس مین کتنے
رئیسونکا اسٹیٹ کورٹ آف وارڈس نے

لیا ہے اور ادنہین سے کتنے ابتک
لاولد ہین آخر اسکی طبی توجیہ
گورنمنٹ کیا کرتی ہے اور اس
مصیبت عظیم سے اس معزز
گروہ کے آیندہ بچانے کا گورنمنٹ
کیا سامان کرنا چاہتی ہے۔

آنریبل مسٹر وارڈ ریونیو سکرٹری

جواب۔ شاید معزز ممبر کا خیال اسطرف
رجوع نہین ہوا ہے کہ قریب قریب
کُل وارڈ نابالغ ہوتے ہین۔

آنریبل بابو کرن بھوج لال

(۱۱) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اس کی
خبر نہین ہے کہ ضلع رام نگر کے
ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے
ایک برس مین چھ سو خرگوش
مار ڈالے اور اس سے اوس
ضلع مین سخت تشویش پھیلی
ہوئی ہے کہ اس خرگوش کی نسل
اب باقی نہین رہیگی علاوہ برین

غریب بے زبان جانورون پر
اسطرح کا ظلم بھی گورنمنٹ کی مصلحت
اور عام رحم دلی کے خلاف ہے
اور آیندہ ایسے ظلم اور بیجا
کارروائی کی انسداد کی کیا ترکیب
گورنمنٹ مناسب سمجھتی ہے۔

آنریبل مسٹر فوکس چیف سکریٹری

جواب۔ گورنمنٹ جنگلی جانورون کے
ابقائے نسل کی جوابدہ نہین ہے
اور نہ گورنمنٹ کا کوئی سررشتہ
ایسا ہے کہ جسکے ذریعے سے یہ
پتہ چل سکے کہ کون شخص سال بھر
مین کتنے قسم کے جنگلی خرگوش یا
اور جانورون کا شکار کرتا ہے۔
قانون انسداد ظلم چارپایہ دیہاتون
اور جنگلون مین نافذ نہین ہوسکتا
ہے اور نہ ویسے مقامات مین
قانون حفاظت شکار موثر ہے
گورنمنٹ کو تحقیق کرنے سے خبر
ملی ہے کہ صاحب موصوف نے

قریب ایک سو بیلون اور گیدڑون
کا شکار کیا تھا جس سے وہان کی
رعایا اون کی بہت ہی ممنون ہے

آنریبل مہاراجہ بھوکھل چند داس

(۱۲) سوال۔ کیا حکومت کی توجہ بھارت
متر کا مورخہ ۲۲۔ مارچ ۱۹۰۳ء کی
طرف ملتفت ہوئی ہے اور کیا
یہ خبر بھی ملی ہے کہ مشرقی بنگالہ
مین وہان کے کاشتکار مسلمانون
نے ہزارون بیلون کو خصی بنا
ڈالا ہے اور اس وجہ سے تمام
ہندؤن کی جماعت مین غایت
درجہ کا تہلکہ اور رنج پھیلا ہوا ہے
اور معلوم نہین کہ اونکی حمیت
مذہبی جوش مین آکر کیا رنگ پکڑے
کیا گورنمنٹ اس بہائمانہ کاروائی
کے پرضرر اثر سے واقف نہین
ہے اور اگر یہ بہائمانہ کارروائی
نہ روکی جائیگی تو تھوڑے عرصہ
مین اوس مقدس اور مفید جانور کی
نسل کے اوس حصۂ بنگالہ سے
مفقود ہو جانے کا خوف ہے
کہ جسکی پرستش واجب ہے اور
جسکے دودھ سے ایک عالم کی
پرورش اور زندگی وابستہ ہے
کیا حکومت جلد کوئی تدبیر ایسی
کرنے والی ہے جس سے یہ معصوم
جانور اس ظلم سے بچائے جائین اور
مشرقی بنگالہ کے ہندؤن کے
اطمینان اور تشفی کا باعث ہو۔

آنریبل مسٹر فوکس چیف سکریٹری

جواب۔ جس اخبار کا آنریبل ممبر نے حوالہ
دیا ہے وہ حکومت کے ملاحظہ مین
آیا ہے یہ اخبار ایسی ہی خبرون
کے مشتہر کرنے کے لیے بدنام
ہے تعجب زیادہ تر اسکا ہے کہ
آنریبل ممبر کے ایسے عالی وقار
اور لایق لوگ ایسی خبرون پر ایسے
سوالات کی بناڈالتے ہین گورنمنٹ
کو کوئی ایسی خبر نہین ہے کہ

ہزارون بیل خصی بنائے گئے یا
بنائے جارہے ہین بلکہ مدت سے
کاشتکاران مشرقی بنگالہ و
دیگر مقامات مین یہ دستور چلا
آتا ہے کہ چند بیل جو خاص
کاشتکاری کے کام کے لیے جملہ
اعتبارات سے موضوع ہوتے
ہین اونکو خصی بناتے ہین اس
عمل کے کرنے سے وہ بیل نہایت
جفاکش مضبوط اور شایستہ
ہوجاتے ہین اور اس خاص کام
کو اچھی طرح انجام دیتے ہین شاید
آنریبل ممبر کو معلوم نہین ہے کہ
بعض مقامات مین ہندو کاشتکار
بھی بیل کو اوسی غرض سے اس
بڑی قوت سے محروم کرکے
کاشتکاری کے کام کے لیے
زیادہ تر مفید بناتے ہین۔

ایضاً۔

(۱۳) سوال۔ کیا حکومت کو اسکی خبر
نہین ہے کہ مِتلا اور ڈائمنڈ ہاربر
ریل کے لین پر کسی درجہ کی گاڑی
مین کوئی غسل خانہ نہین ہے
اور اس وجہ سے مسافرون کو
شدت سے تکلیف ہوتی ہے
کیا گورنمنٹ جلد اسطرف توجہ
کریگی اور اس بڑی تکلیف سے
اس ریل کے مسافرون کو نجات
بخشیگی۔

آنریبل مسٹر جونس سکریٹری پبلک ورکس

جواب۔ شاید آنریبل ممبر کو معلوم نہین
ہے کہ یہ لین چالیس پچاس میل سے
زیادہ طول مین نہین ہے اور
اس لیے اس ریل کے مسافرونکو
کسی حالت مین تین گھنٹے سے
زیادہ قیام کرنا نہین پڑتا۔ کسی
صحیح المزاج آدمی کو تین گھنٹے
مین عموماً غسل خانے کی ضرورت
نہین ہوتی ہے اور اسی خیال
سے وہان کی گاڑیون مین غسل خانہ
بنانا ضروری نہین خیال کیا گیا۔

ایضاً۔

(۱۴) سوال۔ کیا حکومت کو اسکی خبر نہین ہے کہ اضلاع مشرقی اور جنوبی کے اکثر عدالتون کے مکانات مین غسل خانہ کا انتظام بالکل نہین ہے اور اگر بعض جگہہ ہے بھی تو ایسے بینڈے طریقے کا ہے کہ ہندوستانی عہدہ دار آسانی اور آرام سے رفع حاجت نہین کر سکتے کیا اس حسرت انگیز حالت کی اطلاع حکومت کو ہے کہ معزز جوڈیشیل اور دیگر ہندوستانی عہدہ دارون کو ایسے مقامات مین جہان غسل خانے عدالتون سے مفقود ہین آس پاس کی جھاڑیون کھیتون اور درختون کے نیچے نہایت کسر شان اور بے اطمینانی کے ساتھ رفع ضرورت کرنے کی نوبت آتی ہے اور بسا اوقات ایسی نازک حالت مین اہل معاملہ اور بعض قسم کے جانور جیسے کتے اور بیل وغیرہ انکے قریب نادانستہ اچانک جا کر انکو دلی اور جسمانی تکلیف پہنچاتے ہین امید کیجاتی ہے کہ گورنمنٹ جلد ان مقامات کی کچہریون مین ضرورت کے لائق غسل خانے بنوا دیگی اور اس شدید تکلیف اور بے آبروئی سے اپنے معزز ملازمونکو بچائیگی

ایضاً۔

جواب۔ کبھی گورنمنٹ کو ایسی حالت کی خبر نہین ہے کہ جسطرف آنریبل ممبر نے اسکے خیال کو رجوع کیا ہے عند التحقیق معلوم ہوا کہ بعض مقامات مین البتہ کافی انتظام غسل خانون کے متعلق نہین ہے مگر وہان کے عہدہ دارون نے کبھی اسکی شکایت حکام ضلع سے نہین کی بلکہ ایسے مقامات مین افسران

اعلی کا برابر یہ خیال رہا کہ یہ لوگ
اپنے قومی اور معمولی طریقے سے
آزادانہ رفع ضرورت کو زیادہ
پسند کرتے ہین اور شاید اسلئے
انکو حوائج ضروری کے لیے کھلے
ہوئے ہوادار ایسے مقامات
زیادہ پسند ہین جہان ہمیشہ
دھوپ آتی ہے اور جہان کی
سینیٹری حالت فطرتاً عمدہ
واقع ہوئی ہے بعض مقامات
مین جو مغربی مہذب غسل خانے
کا انتظام ہے اسمین پُرانے
قسم کے لوگون کے عہدہ دار
جانا قبول نہین کرتے - اس قسم
کے لوگون کی ضرورت کے
لائق خاص انتظام کا حکم نافذ
ہوا ہے اور امید کیجاتی ہے
کہ ایک سال کے اندر اس
قسم کی شکایت باقی نرہیگی -

آنریبل بابو کرن بھوج لال

(۱۵) سوال - کیا حکومت کو اسکی خبر ہے کہ
آجکل کلکتہ او راطراف کلکتہ مین ہر قسم
کی ملون اور تجارتی کارخانون
کے کثرت سے ہونے اور وہان
ہر طبقے کے چھوٹی قوم کے زن و
مرد کو زیادہ تنخواہ پر نوکری ملنے
کے سبب خدمتگارون اور
ماماؤن کا قحط اس شہر مین پڑا
ہوا ہے اور شرفا اور رؤسا کو
کوئی وفادار نوکر اور خدار ماما
مشکل سے ملتی ہے - کیا
حکومت کوئی تدبیر ایسی کریگی
کہ ایک حد تک اس کلاس کے
لوگ ان کارخانون مین کام
کرنے پائین اور ایک کافی تعداد
اونکی خدمت گاری اور ماما گری
کے کامون کے لیے چھوڑ
دیجاے -

آنریبل مسٹر فوکس چیف سکریٹری

جواب - جس امر کی طرف آنریبل ممبر نے

حکومت کی توجہ کو ملتفت کیا
ہے۔ اسکی کوئی خبر حکومت کو
نہین ہے حکومت کی عام
پالیسی کے یہ خلاف ہے کہ رعایا
کی آزادی مین کسی طرح دست اندازی
کرے تحقیق کرنے سے یہ بات
ثابت ہوئی ہے کہ ابتک ملک
اسکے لیے تیار نہین ہے کہ آقا
اور ملازم کے قانون کے اجرا
کی ضرورت اور مصلحت پر غور
کیا جاے ۔

آنریبل بابو بھیتم چرن داس

(۱۶) سوال ۔ کیا حکومت کو اس کی
واقفیت نہین کہ چند خودراے
ناتجربہ کار ڈاکٹرون کے ناتمام
اور غیر قابل تشفی تحقیق کی بنیاد پر
ہزارون بے جرم اور ناکردہ گناہ
چوہون اور مچھرون کے قتل عام
کی سرکاری طور سے اجازت
دی گئی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے
کہ روزانہ اس ملک مین فقط خیالی
احتیاط اور غیر ضروری شک کی
بنا پر ان جانورون کے مارنے
مین بے تحاشا اور ظالمانہ کوشش
کیجاتی ہے اور اس قسم کا ایک
خونریز اور دل شکن منظر اس
ملک کے نرم دل اور دین پرست
رعایا کے سامنے روزانہ پیش
رہتا ہے کہ جن مین سے ہزارون
افراد غایت خوش اعتقادی
رحمدلی اور خدا ترسی سے بیسیون
قسم کے جانورون کی آج تک
نہایت گرمجوشی اور خلوص سے
پرستش کرتے ہین ۔ اور جنکا
دل ایسے ایسے خون افشان
اور دل شکن منظرون کے دیکھنے
سے بہت صدمہ اوٹھاتا اور
اکثر ناحق چور ہو جاتا ہے ۔ کیا
ہماری رحمدل اور عادل حکومت
اسباب ظلم کی انسداد کی کوئی فکر
کرنی ضرور نہین جانتی ہے اور

کیا بالکنایہ ایسی کارروائی سے
حکومت کی راے مین ہندوؤن
کے بعض خاص قسم کے مذہبی
خیالات کو صدمہ نہین پہنچا ہے

آنریبل مسٹر ہٹ ہونگ مینوسپل سکریٹری

جواب - آنریبل ممبر کو شاید معلوم نہین کہ
حکومت نے نہایت کامل غور اور
وسیع تحقیقات کے بعد ان موذی
بدسرشت اور نقصان رسان
جانورون کے قتل عام کی اجازت
دی ہے کہ جو یوروپین اور ایشیائی
طبی تحقیق کے مطابق پلیگ اور
ملیریا کے زہریلے مادے کے اکثر
والنٹیر حمال ثابت ہوے ہین اور
اور جنکے ذریعہ سے ڈھائی برس
سے تمام دنیا مین یہ سمیت ایک
مقام سے دوسرے مقام مین
منتقل اور منتشر ہوتی رہی ہے اور
آج تک ہوتی چلی جاتی ہے اور
جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہزارون
بندگان خدا ان امراض مین مبتلا
ہوکر اپنی جان دیتے ہین علاوہ
برین کوئی انصاف دوست اور
تجربہ کار آدمی اسکا منکر ہو نہین
سکتا ہے کہ علاوہ امراض مذکور
الصدر کی سمیت کے پھیلانے کے
یہ جانور اور سیکڑون طرح سے
عافیت انسانی مین خلل انداز
اور حارج ہین - ان وجوہات سے
بھی انکا مار ڈالنا حفاظت اور
آرام عامۂ خلائق کی غرض سے
بھی انسب معلوم ہوتا ہے - آج
تک حکومت کو اسکی خبر نہین
ہے کہ کوئی قوم ہندوستان مین
ایسی آباد ہے جو ان جانورون سے
مذہبی تعلق رکھتی ہو یا انکے مارے
جانے پر جسکو بعوض مسرت کے
کسی قسم کے رنج پیدا ہونے کا
احتمال بھی ہو سکتا ہے -

راقم

خاص رپورٹر اودھ پنچ

گرما گرم تار کی خبرین

تاریخ ۱۷- مارچ - وائنا-

دو چار دن سے یہان کے سفارتی حلقون مین بڑی ہل چل مچی ہے اور یہ بات اب یقین کے قریب ہے کہ وہ ژولیدہ ہیجان بد آواز اور وحشی کاکاتوا جو بوسفورس کے کنارے ایک بڑے ایوان عالیشان مین سرخ تاج پہنے ایک خوفناک تمدنی اڈے پر نیم غنودگی کے عالم مین بے اعتنائی سے جھوم جھوم کر اپنی بے پروائی اور سرکشی کی غیر مہذب اداؤن سے سلاطین یورپ کے نازک خیالات عظمت اور بے غرضانہ صلح جوئی کی عادت کو برسون سے سخت صدمہ پہنچا رہا ہے آسانی سے مشکل اور پیچیدہ مسئلہ مشرقی کے سلجھانے کے لیے اپنے بیش قیمت اور خوبصورت پرون کو نوچنے نہ دیگا-

تاریخ ۱۸- مارچ - پیرس-

کمپس کے نامہ نگار کو معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ روسی تمدنی دخانی امداد سے سلطانی حکمت عملی کی کل چند تجربہ کار ترکی انجینیر چلا رہے ہین اور اس لیے اس ہنگامۂ عظیم مین کہ ہر طرف سے فتنہ و فساد کا ابر غلیظ مشرقی سطح پر چھا رہا ہے اوسکے پھوٹنے کا احتمال بہت کم ہے- مشرقی معاملات کے اداشناسون کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر خدانخواستہ یہ تمدنی انجن اسوقت شاہان یوروپ کی بے اعتدالی سے پھوٹا تو بہت سی سلطنتین سخت جانی اور مالی نقصان اوٹھائینگی-

تاریخ ۱۹- مارچ قسطنطنیہ-

جرمنی کے ایک نیم تمدنی اخبار کا نہایت معزز اور معتمد نامہ نگار راوی ہے کہ چار روز سے بیمار آدمی (سلطان) شبانہ روز اونگھ رہا ہے محل سلطانی مین نہایت تشویش پھیلی ہوئی ہے مگر اس خبر کے چھپانے کی بہت کوشش کی جاتی ہے بعض بیخبرون کی راے ہے کہ گریس کی شوخی اور

فوج کشی کے صدمہ سے سلطان کی
یہ حالت یکایک ہوگئی ہے مگر بعض
رؤسا اور ذی اقتدار پاشا سے
ایسا معلوم ہوا کہ بے گناہ اور مظلوم
ارامنہ کے قتل عام کا خیال اکثر
سلطان کو ستاتا ہے اور ایک وقتی
طور پر اونکو ساکت اور غمگین اور افسردہ
بنا دیتا ہے۔

تاریخ ۲۰۔ مارچ۔ اتینس۔

یہان کے خاص وعام مین
غیر معمولی جوش وخروش ہے ہر ایک
گریک جان ہاتھ مین لیے پھرتا ہے
اور شاہان یوروپ کی بے انصافانہ
کارروائی اور ظالمانہ حکمت عملی پر
نفرین کرتا ہے۔ جوق جوق ہتیار بند
گریک کریٹ کو اور سرحد کی طرف
جارہے ہین اور ہر ایک شخص اس
غرض سے والنٹیر بنا ہے کہ اپنے کرسٹین
عیسائی بھائیون کو ترکی اہرمن سیرت
ظالمون کی تلوار سے بچائے اور اونکی
عورتون کی عزت کو پناہ دے۔

ہر والنٹیر گروہ کے رخصتی پر ہر کوچہ و
بازار سے خوشی کے نعرے بلند
ہوتے ہین۔ شاہان یوروپ کو بہت
سنبھل کر کارروائی کرنی چاہیئے۔

تاریخ ۲۱۔ مارچ۔ لندن۔

لارڈ سالسبری یوروپ کی
تمدنی قوت اور حکمت عملی کے ترازو کو
نہایت غور سے دیکھ رہے ہین اور
اس آلے کا اون سے زیادہ تجربہ کار
استعمال کرنے والا شاید آج یوروپ
مین کوئی کم ہے اب تک وہ بڑی شکلون
سے دونون پلّون کو برابر رکھے جاتے
ہین اور اوسکے ہموار اور درست
رکھنے مین اونکو بڑے بڑے پیچیدہ
اور پر وزن اور بے معنی فقرون اور
لفظون کی پاسنگ کے تراشنے
اور بانٹون کے بنانے کی ضرورت
ہوتی ہے بعض سلطنتین اون کو اس
جگہ سے ہٹایا چاہتی ہین تاکہ اوس
تمدنی آلے کی حرکت پر مضرت ہوجائے
مگر جان بول کے بھونکنے اور غرش کی

قوت اونکو قریب پھٹکنے نہین دیتی ہے
گریٹ برٹن کو گریس کی دل شکنی
اور اہانت بھی نہایت شاق ہے
اور سلطان کی آزادی اور حکومت
کے قائم رکھنے کو بھی وہ اپنا فرض سمجھتی
ہے۔ مگر صرف اوس وقت تک جبتک
سلطان سلاطین یوروپ کی اون
خیر خواہانہ اور مدبرانہ مشورون پر
بلاشور و شر نیک نیتی سے عمل کرنے
کے لیے تیار ہین کہ جو اون کو امن
یوروپ کے قائم رکھنے اور اونکی
سلطنت کے ابقا کے خیال سے
دئیے جاتے ہین۔ گریٹ برٹن عام
دنیا کی امن قائم رکھنے اور ظلم و تعدی
کے روکنے کا ضامن ہے اور اس
اصول سے اوسکو کوئی نہین پھیر سکتا۔

تاریخ ۲۲۔ مارچ۔ ماسکو۔

یہان کے نیچے درجے کے
فوجی حلقون مین نہایت کھل بلی
مچی ہوئی ہے کل شب کو چند بجز وزدہ
سپاہی عالم سرخوشی دماغ مین بعض
ضرورت کے رفع کرنے کے خیال سے
چند گریشین متوکلہ عورتون کے
مکان مین گئے تھے اور واجبی طور پر
جرمانۂ عقل بھی دینے پر تیار تھے مگر
اونھون نے جوش ہموطنی اور قومی
عزت اور ہمدردی کے پر زور خیال
سے نہایت اعلان کے ساتھ روسی
سپاہیون سے مختلط ہونے سے
اپنی نفرت ظاہر کی اور نہایت بے مروتی
اور پرخاش کی ادا سے غل مچا کر
یہ کہدیا کہ معاملات کریٹ کے
متعلق نامردی اور بے رحمی کے
اظہار سے روسیہ روسیون نے
جس قدر اپنا مُنھ کالا کیا ہے وہ قیامت
تک اون کی رسوائی اور ذلت
کے لیے کافی ہے۔ کوئی گریک قوم
کی عورت مدد نہین دے سکتی ہے
یہ بھی خوف کیا جاتا ہے کہ شاید
روسی فوج کی عمدہ صحت پر اس کا
برا ضرر اثر پڑے یا چند عورتونکی
قابل قدر غلطی سے کہین بلوہ نہو جائے

گریک لوگون کے جنگی جوش وخروش قومی عزت اور ہمدردی کے تھرمامیٹر کا مزاج اس واقعہ سے بخوبی ثابت ہوسکتا ہے۔ وزراے انگلستان اس واقعہ کو ضرور معاملات کریٹ کے طے کرنے مین پیش نظر رکھین۔

تاریخ ۲۳۔ مارچ۔ لندن۔

وینیس ہرلڈ کے نامہ نگار کو معتبر سفارتی ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سلطان نے جبل الخطر سے باشی بزدقون کی ایک نافرجام اور خون آشام وحشی سیرت جماعت کو اس غرض سے جلد طلب کیا ہے کہ ان مردم آزار اور خونخوار بھیڑیون کو کریٹ کے معصوم مظلوم مصیبت زدہ اور آفت رسیدہ عیسائیون پر چھوڑدے۔ اس خبر کے پھیلنے سے یوروپ کے تمام تہذیب یافتہ حلقون مین نہایت تشویش پھیلی ہوئی ہے۔

تاریخ۔ ایضاً۔ ایضاً۔

اوسی اخبار کا نامہ نگار پھر لکھتا ہے کہ چند جہازان درندے جانورون کے کریٹ لے جانے کے لیے تیار ہورہے ہین۔ مگر مالی دقتون سے ترکی کا خزانہ ایسے عمدہ حال مین نہین خیال کیا جاتا ہے کہ وہ محفوظ جہازون کا بندوبست کرسکے یا ان وحشیون کو اسلحۂ جنگ کافی طور سے دیکر روانہ کرے۔

تاریخ ۲۴۔ مارچ۔ لندن۔

وینیس ہرلڈ کے تار مطبوعۂ مارچ تاریخ ۱۲ کے دیکھنے کے بعد سے مسٹر گلیڈ اسٹون کی حالت صحت بہت نازک اور مخدوش ہورہی ہے دو شب سے اونکو مطلق نیند نہین آئی اور ایک سرسامی حالت مین بعض اوقات مبتلا ہوکر زیر لب سلطان کی نسبت کچھ لعن طعن اور گریس کے حق مین دعا کرلیتے ہین اور وزارت سے اپنی معزولی پر اکثر آہ سرد بھرتے ہین ڈاکٹرون نے

اس مرض کو بلگیرین ہذیان بتایا ہے
اور مذہبی جوش انسانی ہمدردی اور
مسلمانون کی فطرتی عداوت کو اسکی
اصل وجہ کہتے ہین۔ڈاکٹر سر چارلس
ہگڈن ڈف جو امراض دماغی کے
خاص ڈاکٹر ہین وہ اس سرسامی دورہ
کی خرافت پیری سے تعبیر کرتے ہین
ڈاکٹرون نے گرانڈ اولڈ مین کا اخبار
سُننا بالکل بند کرا دیا ہے اور خاص کر
ترکی اور گریس کے متعلق جو خبرین
ہوتی ہین۔

تاریخ ۲۵ - مارچ - لنڈن۔

مسٹر گلیڈ استون نے ایک
تسکین بخش رات کاٹی اور جسوقت
چونکے پہلے ہی اپنے سکریٹری سے
ارامنہ اور کریٹ کے مظلومونکا حال
پوچھا۔ڈاکٹر لاری ڈم جو کہ امراض قلوب
اور اعصاب کے اسپشلسٹ ہین مسٹر
گلیڈ استون کی حالت کو چندان
قابل تردد نہین سمجھتے اور اون کے
نزدیک یہ حالت قلب اور اعصاب کی
کمزوری سے واقع ہوئی ہے وہ کہتے
ہین کہ ایسی وحشت انگیز خبرون کا
اونکو سُنانا ہرگز مناسب نہین ہے
اور فقط اونکے قلب پر جو اس تردد
اثر خبر کے سُننے سے صدمہ ہوا اُسی
سے یہ حالت پیدا ہوئی ہے۔

تاریخ - ایضًا - ایضًا۔

سر چارلس بلیک نے لیورپول
مین اپنی اسپیچ مین بڑے زور سے
کہا کہ جملہ شاہان یوروپ (یوروپین
کنسرٹ) مسٹر گلیڈ استون کی زندگی کے
جواب دہ ہین اور اگر خدانخواستہ
اونکا مرض اور زیادہ ہوا تو انصاف
اور ایمان کے داوری گاہ مین ضرور
یہ لوگ زیر مواخذہ آئین گے۔

تاریخ - ایضًا - قسطنطنیہ۔

شہر فلسطن اور بلاد جرمان مین
ارمینیون اور گریکون نے مسٹر
گلیڈ استون کی صحت اور ترقی حیات
کے لیے گرجا مین خاص نماز پڑھی
دعا کے وقت پادریون کی آنکھون

سے اشک کے فوارے اوچھلتے تھے
اور سارے مقتدی سنجیدگی سے سرنگون
بیٹھے رہے۔

تاریخ۔ ایضاً۔ ایضاً۔

کلونیل اخبار کا خاص نامہ نگار
لکھتا ہے کہ سلطان نے چار جنگی
جہازون کے کریٹ روانہ کرنے کا
حکم دیا ہے۔ خزانۂ شاہی مین چونکہ
ان جہازون کو جنگی سامان سے تیار
کرنے کے لیے کافی روپیہ نہین ہے
اس لیے بہت ہی نیم دلی سے کارروائی
ہورہی ہے۔ چند واقف کاران فنون
جہاز رانی نے ان جہازون کو دیکھا
اور کہدیا کہ یہ سمندر مین جانے کے قابل
نہین ہین اور پہلی توپ کی آواز کے
صدمہ سے یہ پاش پاش ہوکر سمندر کی
تہ سے عجلت کے ساتھ ہم آغوش
ہونے کو روانہ ہوجائینگے۔ بعض
لوگون کی راے ہے کہ ان جہازونکو
ضرور ڈاڈنلسی کے قریب غرق
ہوجانا چاہیئے۔

تاریخ ۲۶۔ مارچ۔ قسطنطنیہ۔

جہازون کی روانگی کے وقت
ترکون اور دیگر متعصب اور سنگدل
وحشی خصال مسلمانون کا بندرگاہ پر
بڑا ہجوم ہوا۔ ہر شخص نشۂ جنگ جوئی
اور خون آشامی سے اس طرح متوالا
تھا کہ اون کو نعرۂ خوشی کے مارنے
مین دوسرے کے کان کے پردون کا
مطلق خیال نہ رہا۔ اس مذہبی جوش
وخروش کا اثر سفراے دول خارجیہ پر
اچھا نہین ہوا ہے اور وہ لوگ عام
مسلمانون کے مذہبی تعصب اور
کاوش کی آگ کو بجھانے کی صلاح
سلطان کو دے رہے ہین اور کل
اس خصوص مین کنسرٹ کی طرف سے
۷ بجے صبح کو جائنٹ نوٹ پیش ہوگا۔

تاریخ۔ ایضاً۔ ایضاً۔

اکثر ترک سپاہی جو کریٹ کو
جارہے ہین تو سدان کی جگہ ذیل
اور بدرنگ کپڑون کے تھیلے باندھے
ہوئے ہین۔ اونکے بشرون پر

متعصبانہ خونخواری کے سرخ خطوط
او بھرے ہوئے ہین اوہر ترک گرکون
برداشت نہیں رہا ہے۔

تاریخ ۲۷۔ مارچ۔ وینس۔

سواحل مشرقی کے قریب ایک
فضا اور تاریخی مقام پر ایک بڑی بھاری
موٹی اور پھولی ہوئی لاش پڑی ہے
تمام یورپ کے تمدنی گیدڑ جنگی کتے
اور تاجدار کرگس اوسی لاش کے
اردگرد اپنے کان کھڑے کیے اور منہ
کھولے ہوئے ترددا ثر خوشی مین ادھر
سے اودھر منڈلا رہے ہین اور گویا
ایک قسم کی حرام خواری کی انٹرنیشنل
کانگرس اوس ویرانہ مین اوس
للچانیوالی لاش کو تقسیم کرکے کھانے
کے لیے چند زمانہ سے قائم ہے۔
ان مین سے کوئی سر کی طرف لپکتا
ہے کوئی ٹانگون کو تاکتا ہے کوئی
ہاتھون کو لے بھاگنا چاہتا ہے کوئی
چوتڑون پر حملہ کرتا ہے۔ مگر چونکہ
سب کے سب شدت سے بے اصول

لالچی ہین اس لیے اتنے دنون سے
انصاف پسندانہ طور پر کوئی تقسیم
نہین ہوسکتی ہے۔ جان بول کو چونکہ
مال مفت کے تقسیم کرنے کی غیر
معمولی قدرت اور مہارت ہے اس
لیے وہ لاش کے آسانی سے بٹوانے
اور اس کار خیر مین مشاورہ کے لیے
بلائے گیے ہین۔ مگر وہ اس قدر زیادہ
حق السعی طلب کرتے ہین کہ ابھی تک
اون کی شرکت مین اور حضرات کو
عذر ہے مگر تاہم یہ دور ہی سے ممبران
کانگرس کو یہ کہکر ہوشیار کر رہے ہین
کہ یہ مردہ میری عمر مین پچاس مرتبہ اس
طرح سے مکر کرکے یہان پڑا رہا ہے
اور اس نے کبھی اپنے جسم سے اب
تک کوئی بڑا ٹکڑا گوشت کا کسی کو
لینے نہین دیا ہے اور قریب جانے
پر کان ہلاتا ہے۔ لات مارتا ہے۔
اور جیفہ خوارون کو دانتون سے
زخمی کرتا ہے اور انواع واقسام
طرح سے نقصان پہنچاتا ہے۔ اب

کل سے یہ انتر نیشل حرامخواری کانگریس
پشیمانی در بغل سکوت کے عالم مین
سر بگریبان اور مردے کی شرارت سے
حیران ہے۔

تاریخ ایضاً۔ کریٹ۔

جنرل ڈی ماسکو کا خاص نامہ نگار
راوی ہے کہ کل صبح کے ۷ بجے سے
پھر اوس لاش نے کان ہلانا شروع
کیا ہے اور بڑے بڑے سفید اور مہیب
دانت نکال رہا ہے۔ کبھی اوٹھ بیٹھتا
ہے اور کبھی گھونسا بھی بتاتا ہے ممبران
کانگرس ایسے وحشی سے مٹ بھیر مناسب
نہ خیال کرکے ایک احتشام اور خودداری
اور استقلال سے پیچھے قدم ہٹا رہے ہین
اور عنقریب امید کیجاتی ہے کہ منتشر
ہو جائینگے۔

تاریخ ایضاً۔ ایتینس۔

جنرل ڈفلونی کو جو بلیک ایگل کا
تمغہ زار نے دیا تھا اوسکو اونھون نے
اظہار نارضامندی قومی اور حقارت
روس کے خیال سے اپنے مکان مین
سنگ فرش بنایا ہے اور اون کے
ڈرائینگ روم کے قالین کے کنارے
وہ ایک نمایان مقام پر دھرا رہتا ہے

تاریخ ۲۸۔ مارچ۔ برلن۔

لیبرل پارٹی کے خاص گلیڈ
اسٹونی ایک سو ممبران پارلیمینٹ نے
جو ہمدردی کا تار بادشاہ گریس کو
بھیجا ہے اوسکا شاہی اور سفارتی
دونون حلقون مین بڑا چرچا ہو رہا ہے
اس غلط کارروائی سے اکثر مدبر اور
تجربہ کار وزرا نفرت ظاہر کرتے ہین
اور اسکو صاف طور سے سمجھتے ہین کہ
انگلستان کے چند کج فہم اور غل مچانیوالے
پولیٹیشین ناحق گریس کو ہمت دلاکر
شاہان یوروپ کا غضب اوسپر
نازل کروایا اور اوسکو ترکون کے ہاتھ
سے مٹوایا چاہتے ہین بعض لوگ ایسا
بھی سمجھتے ہین کہ اسکا نتیجہ خونخوار لڑائی
ہو تو تعجب نہین ہے مگر انگلستان کے
اکثر بیہودہ شور و شغف کرنیوالے لوگ
کہ جو تمام دنیا کا اپنے کو خود ساختہ وکیل

مصلح اور دلی محافظ قائم کرلیتے ہین
سرچارلس ڈیلک کے اوس تار پر
دستخط کرنے سے ایسا یقین کرتے
ہین کہ یوروپین کنسرٹ پراس تار کے
مارل فورس کی مار سخت پڑیگی اور
غالبًا کریٹ گریس سے ملحق کردیا جائیگا
تاریخ ۲۹- مارچ - لندن -
میل کو اپنے خاص نامہ نگار
مقیم ہندوستان سے معلوم ہوا کہ
مسلمانان ہند معاملات مشرقی سے
مطلق دلچسپی نہین رکھتے ہین اور انکو
شاید اسکی بھی خبر نہین ہے کہ آج کل
کون سلطان ترکی ہے چند ہندوستانی
نابکار اور بے وقعت مسلمان اخبار
سلطان کو غلط طور پر اپنا خلیفہ قرار
دیتے ہین - حالانکہ کل شیعہ سلطان
کے جانی دشمن ہین اور متعصب سنی
نہایت حقارت سے اونکو یاد کرتے
ہین -
تاریخ ۳۰- مارچ - لندن -
یہ خبر محض غلط ہے کہ کلکتے اور
دیگر بڑے بڑے شہرون مین مسلمانون
نے عید کے دن نماز کے بعد سلطان
کی سلطنت کی القا اور اونکی ترقی و
فتح و نصرت کی دعا مانگی -
تاریخ ۳۰- مارچ - لندن -
دوسرے تار سے معلوم ہوا
کہ بعض ہندوستانی اخبار نویسون
نے سیدھے مسلمانون کو دھوکا دیکر
سلطان کے حق مین اونسے دعا
کروادی تھی -
وایضًا - ۸ تاریخ -
ڈاکٹر ریورنڈ کلیفالڈ (جو کہ
مشرقی یورپ مین ایک مشہور زوالوجسٹ
ہین) نے نہایت تحقیق سے دریافت
کیا ہے کہ یوروپین کنسرٹ ایک قسم کا
عجیب و غریب جنگلی بلاؤ ہے کہ جسکی
آواز نہایت سامعہ خراش ہوتی ہے
اور جو چند گزشتہ سالون سے کثرت
سے یورپ کے پہاڑون مین پیدا
ہونے لگا ہے - اون کا بیان ہے کہ
بہت غور کرنے سے یہ بھی دریافت

ہوا ہے کہ یہ لنکا کے اوس تاریخی اور
مذہبی بندر کی نسل سے ہے جسکا ذکر
ہندو مذہبی تاریخ مین بہت ہے۔
وہ یہ بھی کہتے ہین کہ اس جانور کی
دُم قدرتی طور پر اس قدر چکنی ہے کہ
اوسکا پکڑنا بہت مشکل ہے اور بغیر
دُم کے پکڑے یہ قابو مین نہین آتا
ہے ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ اسی
وجہ سے بار بار لارڈ سالسبری کا ہاتھ
خالی پڑ رہا ہے اور اب تک اوسکی
تمدنی چکنی دُم اونکے ہاتھ نہ لگی۔
اتینس۔ ۹ تاریخ۔
بادشاہ بیگم گریس کی ناک کی نتھ
کل ناچ گھر مین یکایک گر پڑی اسپر
رسا حلقون مین سخت کھلبلی ہے
کیونکہ متعصب عورتین اسکو مشرقی
خیالات کے مطابق گریس کے حق
مین شگون بد بتاتی ہین۔ بادشاہ نے
چند نجومیون کو فال دیکھنے کے
لیے بیت المقدس سے طلب کیا
ہے۔ غیر ملک کے نامہ نگاران اخبار
اسپر سخت مضحکہ کر رہے ہین۔
کیرو۔ ۷ تاریخ۔
مہدی کے جانشین کی نسبت
سوڈان مین نہایت بُری راے
پھیل رہی ہے۔ لوگون کو اوسکے
ظلم و ستم کے سہنے کی طاقت اب
شاید باقی نہین ہے۔ اور اوس کی
سلطنت کی عمر کا پیالہ گویا لبریز ہو چکا
ہے گزشتہ فتوحات کی کامیابی
نے درویشون کی ہمت کی کمر توڑ دی
ہے اور عنقریب اونکے آپس مین
ایک کشت و خون ایسا ہوگا کہ کسی
فوج کے وہان جانے کی ضرورت
نہ رہیگی۔
کیرو۔ ۱۱ تاریخ۔
گارڈن کا خون درویشون کی
گردن پر سوار نظر آرہا ہے۔ باہمی
نفاق اور حسد شدت سے بڑھ رہا ہے
واقف کاران تمدن مصر کا ایسا یقین
ہے۔ کہ آیندہ فصل بہار مین مصری
پھریرا خرطوم پر اوڑیگا۔

کیرو - ۱۱ تاریخ -
مھدی کے جانشین کو ایک
بردہ فروش عرب نے مسجد مین چھری
ماری اور دس منٹ مین وہ وہین
تڑپ کر مرگیا - سوڈان مین یہ خبر
آگ کی طرح پھیل رہی ہے لوگ
دل ہی دل مین اس ظالم کے مارے
جانے سے خوش ہین گو ظاہر مین اظہار
رنج کرتے ہین -

کیرو - ۱۳ تاریخ -
کیرو او بزرور کے نامہ نگار کو
خبر ملی کہ مھدی کا جانشین ہنوز
زندہ ہے اور اوس کا زخم مہلک
نہین خیال کیا جاتا ہے -

تمت بالخیر

الحمد للہ والمنہ کہ نسخہ خیالات آزاد مصنفہ حضرت
مولانا **آزاد** مدظلہ دوسری بار باضافہ حصہ دوم
بتاریخ ۲۹ فروری ۱۹۰۸ء ہزار جلد قاضی
ابو المظفر مولا بخش رضوان کے
رضوانی پریس نمبر ۵۵
امام باڑی لین (قصائی ٹولہ)
کلکتہ مین چھپکر بصیرت
افروز ناظرین
ہوا - فقط

تصحیح اغلاط خیالات آزاد

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
لوح	۱۱	۰	وغیرہ کے ترتیب	وغیرہ نے یہ ترتیب
ی	۱۵	۲	شفا اللہ	شفاہ اللہ
ک	۸	۲	گرما گرم	گرما گرم
۵	۱۳	۱	زعفران کہ	زعفران زار کہ
۹	۸	۱	فلاطون پہ	فلاطون پر
〃	۱۹	〃	اوسی کا	اوس کا
〃	۲۰		ہڈیوان	ہڈیون
۳۶	〃	۱	چالاکی و فطرت	چالاکی فطرت
۴۹	۱۰	〃	رنڈیون	رنڈیون
۵۰	۱۷	۲	سے	کے
〃	۲۰	〃	کتا کے تیز تر قوت	کتا کی تیز تر قوت
۵۱	۱۴	〃	رانیون	زانیون
۵۳	۵	۱	سرتا بن	سرتاپن
۵۴	۱۴	۲	تلخ گوئی	تلخ گولی
۵۷	۱۰	〃	بنتا ہے	جنتا ہے
۵۸	۹	۱	اختقاد	اعتقاد
۷۰	۲۰	۲	شہد	شہد
۷۴	۱۸	۱	شایستگی آزادی	شائستگی و آزادی
۹۱	۱۲	〃	کھائین	کھائین گے
〃	۲	۲	سل	رسل
۹۳	۲۰	۱	سمجھنے	سمجھنے
۱۰۰	۵	۱	سے	کے
۱۲۰	۱	۱	کال	کال
۱۲۰	۱۸	۲	افریقیہ	افریقہ
۱۴۰	۱۱	〃	بتلانے اور بتانے	بتلانے و بتانے
۱۶۴	۱۶	〃	راحت و بہلائی	راحت اور بہلائی
۱۷۲	۲	۱	افریقیہ	افریقہ
۱۷۸	۱۱	〃	بینی	پٹنے
۱۸۴	۲۰	۲	کر دے	کر دئے
۱۹۰	۱۶	〃	یہ مہذب	یہ غیر مہذب
۱۹۲	۳	〃	ستینن لی	شینن پی
۲۱۴	〃	〃	اوس خزانے	خزانے
۲۲۲	۲۰	〃	ٹمک کر	ٹھک کر
۲۲۵	۴	۱	چندرما وہب لوس	چندرما وہب گھوش
۲۴۳	۱۹	۲	شفیق	شفق
۲۴۴	۱۸	〃	افریقیہ	افریقہ
۲۴۹	۱	〃	بارہوا	بازہوا
۲۵۵	۸	۱	عشوہ	عشوہ
〃	۱۹	۲	بار سر دوش	بار سر و دوش
۲۸۵	۱۵	۱	اور جنکے	جنکے
۲۹۳	۲۰	۲	شور و شغف	شور و شغب
۲۹۴	۳	〃	القا	ابقا